خلاصۂ غایۃ الاوطار

حصہ اول

یعنی

کتاب النکاح - طلاق - (جسمین ولایت وحضانت شامل ہین) کفالت - حوالہ - شہادت
دعوی - اقرار - صلح - ہبہ - اجارہ - شفعہ - رہن - وصیت - فرائض -

کا خلاصہ



جس کو

مولوی فدا حسین خانصاحب وکیل ہائیکورٹ سرکار عالی نے

بنظر رفاہ عام وسہولت امیدواران امتحان وکالت وغیرہ تالیف کیا

بار ثانی سنہ ۱۳۱۴ھ مین

باہتمام عبد الغنی خان منیجر مطبع

مطبع آئین دکن حیدرآباد مین چھپا اور شائع ہوا

بار ثانی ۵۰۰ جلد -
قیمت فی جلد [illegible]

فہرست خلاصۃ غایۃ الاوطار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب النکاح

تعریف نکاح

مسئلہ ۱ - شرع مین نکاح ایک عقد مخصوص (یعنے بندش ایجاب وقبول) کا نام ہی جسکی وجہ سی مرد قصداً عورت سے نفع اُٹھانیکا مجاز ہوجاتا ہی -

احکام نکاح

مسئلہ ۲ - نکاح کا یہ حکم ہے کہ زوجین مین سے ہر ایک کو دوسرے سے ایسا نفع حاصل کرنیکا اختیار حاصل ہوجاتا ہے جو شرعاً جائز ہے بشرطیکہ کوئی مانع شرعی نہو (جیسے عورت کا محرم یا مشرکہ ہونا)

رکن نکاح

مسئلہ ۳ - رکن نکاح کا ایجاب وقبول ہے - یعنی ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے -

شرائط نکاح

مسئلہ ۴ - شرائط نکاح حسب ذیل ہین -

---

[1] ایجاب وہ کلام ہے جو پہلے بولا جاتے خواہ کسی جانب سے ہو اور اُس کلام کا جواب قبول ہی ضرور ہے کہ ایجاب وقبول دونون ماضی کے صیغہ ہون (جیسے نکاح کردیا اور قبول کیا) یا ایک ماضی کا صیغہ ہو دوسرا حال کا یا استقبال - یعنی امر (جیسے نکاح کردی میرا یا نکاح کردیا مین نے) یا صیغہ اسم فاعل بمعنی حال ہو (جیسے مین اب تیرے ساتھ نکاح کرنیوالا ہون) یا اسطرح پر ہو کہ مجلس نکاح مین عورت کے باپ سی کہے کہ کیا تونے وہ عورت مجکو دی اور وہ کہے کہ دی -

عاقدین عاقل[1] - بالغ[2] - آزاد[3] ہون اسلیئے کہ بدون عاقل ہونیکے نکاح منعقد نہین ہوسکتا اور بوجہ نابالغی یا غلامی کے بلا رضامندی ولی کے نافذ نہین ہوسکتا - عورت[4] ایسی ہو جس سے شرعاً نکاح جائز ہو - عاقدین[5] ایک دوسرے کے کلام کو سنین - ایجاب[6] وقبول کے وقت گواہ موجود ہون - ایجاب[7] وقبول قولی ہو نہ فعلی (پس قبول فعلی سے نکاح منعقد نہوگا) ایجاب[8] وقبول ایک مجلس مین ہو بشرطیکہ دونون حاضر ہون - ایجاب[9] وقبول کے معنون کا علم عاقدین کو ہو - عاقدین[10] موجود ہون (پس اگر ایک غائب ہو تو نکاح نہوگا) لیکن اگر مرد نے عورت کے پاس قاصد یا خط بھیجا ہو تو اُسکی اور صورت ہے ایجاب[11] وقبول باہم مخالف نہو مثلاً مرد نے کہا کہ مین نے تیرے ساتھ ہزار درم مہر پر نکاح کیا عورت نے جوابدیا کہ مین نے نکاح قبول کیا نہ مہر تو نکاح صحیح نہین لیکن اگر ایسی صورت مین بجائے ہزار کے پانچسو یعنی کم مہر پر نکاح قبول کرے تو صحیح ہے اسیطرح اگر ایجاب عورت کی طرف سے ہو تو مرد کیطرف سے زیادتی مہر بھی صحیح ہے (بشرطیکہ عورت نے اسی مجلس مین قبول کیا ہو) نکاح[12] زمانہ مستقبل کیطرف مضاف نہو (جیسے نکاح کیا کل کے دن یا قبول کرونگا کل) نکاح[13] معلق بشرط نہو (جیسے نکاح کیا مین نے بشرطیکہ میرا باپ راضی ہو) منکوحہ[14] مجہول نہ ہو (جیسے دو لڑکیون مین سے ایک کا نکاح بے نام لیے ہوئے کرنا) عورت[15] باکرہ بالغہ یا شیبہ[1] کی رضامندی سے نکاح ہو (اسلیے کہ باکرہ بالغہ اور شیبہ کو ولی مجبور نہین کرسکتا -

مہر سے سکوت کا اثر

مسئلہ ۵ - اگر نکاح قبول کیا اور مہر سے سکوت تو نکاح منعقد ہوجائے گا -

غائب کے خط لکھنے سے نکاح کا ہونا -

مسئلہ ٦ - نکاح حاضر کے لکھنے سے منعقد نہین ہوتا بلکہ غائب کے لکھنے سے منعقد ہوتا ہے پس اگر عورت کے پاس مرد نے قاصد یا خط بھیجا ہو اور اُسمین صیغہ امر کا نہ ہو بلکہ لکھا ہو کہ مین نے تجھ سے نکاح کیا تو اگر عورت نے ایسے شاہدون کے روبرو جنکو اسنے مضمون خط سے زبانی یا پڑھکر آگاہ کردیا ہو قبول کیا تو نکاح صحیح ہوگا اور اگر خط مین صیغہ امر کا ہو (یعنے اسطرحپر کہ میرا نکاح اپنے ذات سے کردے) تو عورت کا گواہونکے روبرو صرف یہ کہنا کہ مین نے فلان شخص کے ساتھ اپنا نکاح کردیا صحت نکاح کیلیئے کافی ہے ایسی حالتمین مضمون خط بھی سنانا ضرور نہین -

اقرار نکاح

مسئلہ ۷ - اگر مرد وعورت گواہونکے روبرو نکاح کا اقرار کرین تو نکاح صحیح ہوگا

[1] شیبہ اُس عورت کو کہتے ہین کہ جسکا ایک بار نکاح ہوچکا ہو اور صحبت بھی ہوئی ہو پھر طلاق وغیرہ سے جدائی ہوی ہو -

لیکن اگر شاہد یون کہین کہ ہمنے اس اقرار کو نکاح گردانا اور پھر وہ دونون قبول کرین تو نکاح صحیح ہوگا۔

ایجاب و مہر ملا کے کہنا

مسئلہ ۸۔ اگر ایجاب کے ساتھ مہر بھی ملا کے کہا جائے اور مہر کہنے سے پہلے ایجاب قبول کیا جائے تو نکاح صحیح نہوگا۔

صحت نکاح کیلئے عورت کے جسم کیطرف نسبت کرنا۔

مسئلہ ۹۔ صحت نکاح کیلئے ضرور ہے کہ عورت کے کل جسم کیطرف نسبت کیجائے یا ایسے عضو کے طرف جو تمام بدن کے قائم مقام ہو جیسے پشت و شکم (حسب محاورہ عرب) برخلاف طلاق کے (یعنی اگر عورت کے پشت یا شکم کو طلاق دے تو طلاق واقع نہوگی) لہذا اگر ایک شخص کہے کہ مین نے تیرے نصف بدن سے نکاح کیا تو نکاح صحیح نہوگا۔

الفاظ صریح

مسئلہ ۱۰۔ نکاح لفظ تزویج و نکاح سے صحیح ہوتا ہے اسلیے کہ یہ الفاظ صریحی ہین اور اسکے سوا اور جو الفاظ ہین وہ الفاظ کنایہ یعنے غیر صریح ہین۔

الفاظ کنایہ

مسئلہ ۱۱۔ الفاظ کنایہ وہ ہین جو تملیک ذات کیلئے موضوع ہون بطور تملیک کامل کے اور تملیک ذات بھی ایسی کہ جو بالفعل ہو۔ پس الفاظ شرکت و وصیت سے نکاح منعقد نہوگا بلکہ لفظ صدقہ و عطا و تملیک و ہبہ و بیع و مثل انکے اور الفاظ سے نکاح منعقد ہوجائیگا۔ اسیطرح نکاح بہ لفظ بیع سلم و استیجار بھی صحیح ہے اگرچہ عورت کو اجرت قرار دیا ہو۔ مثلاً یون کہنا کہ اپنا گھر تیری بیٹی کے بدلہ ایک برس کیلئے اجارہ دیا لیکن اگر یون کہے کہ مین نے اپنی بیٹی کو ہزار درم کے بدلہ اجارہ دیا تو نکاح نہوگا اسوجہ سے کہ یہ تملیک دائمی نہین بہ خلاف صورت اول کے۔

کب الفاظ کنایہ سے نکاح منعقد ہوگا۔

مسئلہ ۱۲۔ الفاظ کنایہ مذکورہ بالا سے نکاح جب ہی منعقد ہوتا ہے کہ عاقدین کی نیت نکاح کی ہو یا قرینہ ہو اور گواہ بھی اس مطلب کو سمجھ گئے ہون۔

کن الفاظ سے نکاح منعقد نہوگا۔

مسئلہ ۱۳۔ الفاظ اجارہ و اعارہ و وصیت و رہن و ودیعت اور مانند انکے اور الفاظ سے جو مفید ملک نہین نکاح صحیح نہوگا لیکن شبہ نکاح کا ہوسکتا ہے پس ایسی حالتمین عورت کو اضعف مہر مسمی یا مثل (یعنے جو کم ہو) ملیگا۔

غلط الفاظ استعمال کرنیکا نتیجہ۔

مسئلہ ۱۴۔ بالفاظ غلط جیسے زوج کو روح بمعنی جان کہنا یا سَلِیْم کو سُلَیْم کہنا نکاح صحیح نہوگا بخلاف طلاق کے کہ بالفاظ غلط بھی طلاق واقع

ہو گی۔ لیکن اگر کسی قوم مین ایسے غلط الفاظ بالقصد بولے جاتے ہون تو نکاح صحیح ہوگا۔ بالاتفاق

نکاح کے گواہونکا بیان

گواہ کیسے ہون

مسئلہ ۱۵۔ صحت نکاح کیلئے دو گواہون عاقل۔ بالغ۔ آزاد۔ اہل اسلام کا ہونا ضرور ہے (پس مجنون ونابالغ وغلام کی گواہی سے نکاح منعقد نہوگا لیکن گواہونکا مسلمان ہونا جب ہی ضروری ہے کہ جب عاقدین مسلمان ہون کیونکہ گواہی کافر کی مسلمان پر مقبول نہین البتہ کافرہ عورت کے نکاح مین گواہونکا اہل اسلام ہونا ضرور نہین۔

قاعدہ کلیہ صحت شہادت کا

مسئلہ ۱۶۔ صحت شہادت کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو شخص اپنی ذاتی ولایت سے قبول نکاح کا مجاز ہے اُسکی گواہی سے نکاح بھی منعقد ہوگا اور جو شخص ایسا نہو اُسکی گواہی سے نکاح بھی منعقد نہین ہوسکتا۔

فاسق وغیرہ کی گواہی

مسئلہ ۱۷۔ دو فاسق یا دو اندھون یا دو محدود القذف گواہون کی گواہی سے اور نیز ایسے اشخاص کی گواہی سے بھی جنکی گواہی عاقدین کے حق مین جائز نہو (مثلاً اپنے لڑکون کی گواہی سے) نکاح منعقد ہوگا صورت آخر مین گو زوجین مین سے فقط ایک ہی کے دو بیٹے گواہ ہون (مثلاً زوجہ کے دو بیٹے شوہر اول سے یا شوہر کے دو بیٹے زوجہ ثانی سے) تب بھی نکاح منعقد ہوجائیگا لیکن اگر عورت مدعی ہو نکاح کی تو اُسکے بیٹونکی گواہی سے اُسکا اور اگر مرد مدعی ہو تو اُسکے بیٹیون کی گواہی اُسکا دعوی نکاح ثابت نہو سکیگا۔ بلکہ مرد کے بیٹون سے عورت کا اور عورت کے بیٹونسے مرد کا دعوی نکاح ثابت ہوسکیگا۔

مرد وعورتونکی گواہی

مسئلہ ۱۸۔ دونون گواہ مرد ہون یا ایک مرد اور دو عورتین ہون۔ صرف عورتون یا صرف خنثی کی گواہی سے (خواہ کتنی ہی کیون نہون) بدون کسی مرد کے نکاح منعقد نہوگا۔

گواہونکو عاقدین کے کلام کا سننا ضرور ہے

مسئلہ ۱۹۔ چونکہ ضرور ہے کہ دونون گواہ عاقدین کے کلام کو سُنین اور سمجھین اسلئے مادرزاد بہرے یا ایسے شخص کی گواہی سے

جو عاقدین کا کلام نہ سمجھتا ہو نکاح منعقد نہوگا۔ لیکن ہکلے یا گونگے کی گواہی سے (بشرطیکہ وہ بہرے نہون) نکاح منعقد ہوگا۔

دونون گواہ ایجاب و قبول کو ایک ہی وقت سنین

مسئلہ ۲۰۔ اگر دونون گواہون نے فقط ایک کا کلام سُنا یا ایک گواہ نے مرد کا کلام سنا اور دوسرے نے عورت کا تو نکاح صحیح نہوگا۔

بہرے گواہ کو دوسرا گواہ پکار کر کہے تب بھی نکاح صحیح نہوگا۔

مسئلہ ۲۱۔ جب ایک گواہ بہرا ہو اور دوسرا گواہ سننے والا اور وہ گواہ یا کوئی اور شخص بہرے کے کان مین عاقدین کا کلام پکار کر کہے تو نکاح صحیح نہوگا (اسلیے کہ دونون گواہون کا ایک ساتھ سننا شرط ہے۔)

گواہون نے عورت کو دیکھا نہو اور کلام سنا ہو تو کب نکاح صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۔ ایک مرد نے ایک عورت سے جو ایک کوٹھری مین بند ہے نکاح کیا اور گواہون سے کہا کہ مین نے اس عورت سے جو کوٹھری مین بند ہے نکاح کیا عورت نے قبول کیا اور گواہون نے عورت کے قبول کو سُنا مگر اُسے آنکھ سے نہین دیکھا تو اگر اُس کوٹھری مین وہی ایک عورت تھی تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ نہین ہوگا۔

غیر حاضر عورت کا نکاح وکیل کی ذات سے

مسئلہ ۲۳۔ ایک عورت نے ایک شخص کو اسطرح پر وکیل کیا کہ وہ اُسکا نکاح اپنے ساتھ کرلے وکیل نے گواہونکے سامنے کہا کہ مین نے فلان عورت سے نکاح کرلیا تو اگر گواہ صرف نام لینے سے عورت کو پہچان جائین تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ ضرور ہے کہ عورت کے باپ دادا کا نام بیان کرے (اسوجہ سے کہ عورت حاضر نہین ہے۔)

دختر کا نکاح ایک مرد کی گواہی سے باپ کردے تو کب صحیح ہے اور کب نہین۔

مسئلہ ۲۴۔ ایک شخص نے اپنی دختر بالغہ کا نکاح اُسکی اجازت سے درحالیکہ وہ موجود تھی ایک شخص کیساتھ صرف ایک مرد گواہ کی موجودگی مین کردیا تو نکاح صحیح ہوگا۔ لیکن اگر دختر موجود نہو تو صحیح نہوگا۔ اور بصورت دختر نابالغہ کے باپ کا وکیل بہ موجودگی باپ اور دوسرے ایک مرد یا دو عورتون کے نکاح کردے تو صحیح ہوگا۔ ؎

سوال وجواب جنسے نکاح منعقد ہوجاتا ہی۔

مسئلہ ۲۵۔ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ کیا تو نے میرا نکاح اپنی لڑکی سے کردیا اُسنے جواب مین کہا کہ مین نے نکاح کردیا یا فقط لفظ ہان کہا تو اُسوقت تک نکاح منعقد نہوگا جبتک کہ ایجاب کرنے والا پھر قبول نکرے لیکن اگر مرد نے یون کہا ہو کہ اپنی بیٹی سے میرا نکاح کردے اور اُسنے کہا کہ مین نے کردیا تو صحیح ہوگا

؎ صورت اول مین دختر عاقد قرار دیجائیگی اور باپ اور دوسرا مرد گواہ اور صورت ثانی مین حکماً باپ عاقد قرار دیا جائیگا اور وکیل اور دوسرا مرد (یا عورتین) گواہ قرار دیجائینگی۔

پھر قبول کرنیکی ضرورت نہین۔

خدا و رسول کی گواہی

مسئلہ ۲۶۔ اگر کوئی شخص خدا و رسول کی گواہی سے نکاح کرے تو نکاح صحیح نہین ہے۔ بلکہ سخت گناہ ہے۔

عورت یا اُسکے باپکے نام مین چوک جانا۔

مسئلہ ۲۷۔ اگر عورت کا وکیل اُسکے باپ کے نام لینے مین چوک گیا۔ (مثلاً بجائے زید کی دختر کے خالد کی دختر کہہ گیا) تو اگر عورت وہان موجود ہے تو نکاح صحیح ہوگا (اسلیے کہ اشارہ سے امتیاز حاصل ہے) اور اگر عورت موجود نہو تو نکاح صحیح نہوگا۔ اسیطرح اگر عورت کا باپ عورت کے نام لینے مین چوک گیا تو بصورت اُس کے حاضر ہونے اور اُسکی طرف اشارہ کرنیکے نکاح صحیح ہوگا ورنہ نہین۔

دو لڑکیون کے نام مین غلطی سے ایک کا نام لینا۔

مسئلہ ۲۸۔ دو دخترونمین سے بڑی سے نکاح کرنا منظور تھا اور باپنے بجائے بڑی کے چھوٹی کا نام نکاح مین لیا تو چھوٹی سے نکاح صحیح ہوجائیگا بشرطیکہ کوئی مانع نکاح نہو۔ اگر چھوٹی کسی کی منکوحہ ہو یا مرد کی محرم ہو تو نہ چھوٹی سے نکاح ہوگا نہ بڑی سے۔ اور اگر چھوٹی کا نام لیکے یون کہا ہو کہ اپنی فلان بڑی لڑکی سے نکاح کیا (حالانکہ نام چھوٹی کا لے رہا ہے) تو کسی سے نکاح نہوگا۔

منگنی والونکے روبرو نکاح کردینا۔

مسئلہ ۲۹۔ کسینے چند آدمیون کو منگنی کیواسطے بھیجا اور عورت کے باپ یا اور ولی نے نکاح کردیا اُن لوگونکے سامنے تو نکاح صحیح ہوگا ایک بولنے والا خاطب قرار دیا جائیگا اور باقی لوگ گواہ۔

وکیل کا اپنے اختیار سے زیادہ مہر مقرر کرنا۔

مسئلہ ۳۰۔ ایک شخص نے دوسرے کو وکیل کیا کہ وہ اس کا نکاح فلان عورت سے مہر معینہ (مثلاً ہزار روپیہ) پر کر دے وکیل نے زیادہ مہر پر نکاح کردیا تو تا وقتیکہ موکل رضامند نہو نکاح نافذ نہوگا اگر موکل نے زیادتی کو قبول کیا تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ باطل۔

بعد قربت زیادتی مہر کا علم۔

مسئلہ ۳۱۔ اگر موکل کو زیادتی مہر کا علم بعد قربت کے ہوا ہو تو بھی اختیار فسخ نکاح اُسے ہوگا بصورت بقائے نکاح عورت کو مہر مسمی اور بصورت فسخ مہر مسمی یا مہر مثل (یعنے جو کم ہو وہ) ملیگا۔

اُن عورتونکا بیان جنسے مرد کو نکاح جائز نہین ہے

اسباب تحریم | **مسئلہ ۳۲** - اسباب تحریم نو ہین۔

۱۔ حرمت قرابت - یعنی نسبی سات عورتین مرد پر حرام ہین - ماں[1] - بیٹی[2] - بہن[3] - عمہ[4] - خالہ[5] - بھتیجی[6] - بھانجی[7] -

۲۔ حرمت مصاہرت - یعنی سسرالی رشتہ کی عورتین جیسے خوشدامن اور بہو اور ربائب[1] حرام ہین

۳۔ حرمت رضاعت - یعنی دایہ اور دایہ کی لڑکیان وغیرہ حرام ہین۔

۴۔ حرمت اجتماع - یعنی عورت اور اُسکی بہن (یا خالہ یا پھوپھی) کو جمع کرنا حرام ہے۔

۵۔ حرمت ملک - یعنی بی بی کو اپنے غلام سے یا مالک کو لونڈی سے نکاح حرام ہے۔

۶۔ حرمت مشرکہ - یعنی مجوسیہ و بت پرست سے نکاح حرام ہے۔

۷۔ حرمت بی بی کے ہوتے ہوے لونڈی سے نکاح حرام ہے۔

۸۔ حرمت مطلقہ ثلثہ - یعنی جس عورت کو تین طلاق دے چکا ہو اُس سے اسوقت تک نکاح حرام ہے جبتک کہ وہ کسی اور سے نکاح نہ کرے اور بعد نکاح شوہر ثانی اُسے طلاق نہ دے۔

۹۔ حرمت منکوحہ غیر اور معتدہ غیر یعنی دوسرے کی منکوحہ یا معتدہ سے نکاح کرنا حرام ہے

اصول وفروع سے حرمت نکاح | **مسئلہ ۳۳** - نکاح کرنے والے پر عورت ہو یا مرد اپنے اصول[2] سے خواہ وہ درجہ مین کتنے ہی اونچے ہون اور فروع[3] سے (خواہ وہ درجہ مین کتنے ہی نیچے ہون) نکاح حرام ہے۔

بہنونکا حرام ہونا | **مسئلہ ۳۴** - بہنین حقیقی ہون یا علاتی یا اخیافی اور انکی بیٹیان سب حرام ہین اور اسیطرح بھتیجیان خواہ سگے بھائی کی ہون یا سوتیلے کی سب حرام ہین اگرچہ یہ سب رشتہ زنا سے ہون تب بھی حرام ہین۔

خالہ وپھوپھی کا حرام ہونا | **مسئلہ ۳۵** - پھوپھی اور خالہ خواہ رشتہ زنا سے ہون یا نکاح سے ہر طرح حرام ہین - اور عمہ وخالہ کی حرمت مین باپ اور دادا اور دادی کی

---

[1] عورت کی وہ اولاد جو شوہر اول سے ہو شوہر ثانی کے ربائب کہلاتی ہے۔

[2] اصول سے باپ - دادا - پردادا - پرنانی - پردادی وغیرہ مراد ہین۔

[3] فروع سے بیٹا - بیٹی - پوتا - پوتی - پرپوتا - پرپوتی وغیرہ مراد ہین۔

عمہ وخالہ بھی داخل ہین۔

خالہ وپھوپھی کی اولاد سے نکاح حلال ہے۔

مسئلہ ۳۶ - چچا - پھوپھی - ماموں - خالہ کی بیٹیون اور اخیافی پھوپھی کی پھوپھی اور سوتیلی خالہ کی خالہ سے نکاح حلال ہے۔

ربیبہ کی حرمت

مسئلہ ۳۷ - ربیبہ سے نکاح حرام ہے اور حرمت ربیبہ مین اُنکی بیٹیون کی حرمت بھی داخل ہے لیکن اگر عورت سے نکاح کیا اور بدون جماع اُسے طلاق دی تو اُسکی بیٹی سے نکاح درست ہے۔

حرمت مصاہرت

مسئلہ ۳۸ - عورت کی مان - نانی - دادی - سگی ہون یا سوتیلی حرام ہین خواہ عورت سے بعد نکاح جماع کیا ہو یا نکیا ہو - کیونکہ بمجرد نکاح[1] صحیح کے عورت کی مان حرام ہوجاتی ہے۔

اپنی اصل کے زوجات سے حرمت نکاح۔

مسئلہ ۳۹ - اصل کی زوجات یعنے جن عورتون سے باپ دادا پردادا وغیرہ نے نکاح صحیح کیا ہو اور اسیطرح اپنی فرع کے زوجات یعنی جن عورتونسے بیٹے پوتے پرپوتے نواسے وغیرہ نے نکاح صحیح کیا ہو (خواہ جماع کیا ہو یا نکیا ہو) ہرحال مین حرام ہین۔

سوتیلی مان کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔

مسئلہ ۴۰ - سوتیلی مان[2] کی لڑکی جو باپ کے نطفہ سے نہ ہو یا اپنے فرزند کی زوجہ کی بیٹی جو فرزند کے نطفہ سے نہو حلال ہے اسیلئے کہ ان مین خون کا میل نہین ہے۔

حرمت رضاعت

مسئلہ ۴۱ - جتنے رشتہ نسب اور مصاہرت سے حرام ہین وہ سب رضاعت سے بھی حرام ہین مگر ذیل کی صورتین مستثنیٰ ہین۔

پوتے کی رضاعی مان دادا کو حلال ہے بخلاف نسبی کے (یعنی پوتے کی نسبی مان دادا پر حرام ہے) اسیطرح رضاعی پوتے کی نسبی مان بھی دادا کو حلال ہے اور اپنے لڑکے کی رضاعی نانی اور رضاعی لڑکے کی نسبی نانی سے بھی نکاح حلال ہے اور رضاعی بہن کی مان اور رضاعی بیٹی کی بہن اور رضاعی بھائی کی مان اور رضاعی ماموں کی مان اور رضاعی بیٹے کی پھوپھی سے بھی مرد کو نکاح حلال ہے۔

---

[1] نکاح فاسد مین جبتک جماع یا مساس نہو حرمت مصاہرت نہین پیدا ہوتی۔

[2] اس سے اخیافی اور علاتی خارج ہوگئے کیونکہ لڑکے اور لڑکی کے باپ اور مان دونون علحدہ علحدہ ہین۔

شیر خوار پر کون کون حرام ہین۔

مسئلہ ۴۲۔ رضاعی مان۔بہن۔دادی۔نانی۔بھتیجی۔بھانجی۔اس قسم کی قرابت والی عورتین شیر خوار پر بوجہ حرمت رضاعت حرام ہین شیر خوار کیطرف سی شیر خوار اور اُسکی زوجہ اور اُسکی اولاد دایہ وغیرہ پر حرام ہین۔

اپنی زوجہ کا بوجہ بہو ہوجانیکے پھر نہ حلال ہو سکنا۔

مسئلہ ۴۳۔سوال۔ایک مرد نے اپنی زوجہ شیر وار کو دو بار طلاق دی عدت کے بعد اُس عورت نے کسی شیر خوار لڑکے سے نکاح کیا اور اُسے دودھ پلا دیا۔ بوجہ دودھ پلانیکے وہ اُسپر حرام ہوگئی اور اُسنے ایک اور مرد سے نکاح کیا اُسنے بعد جماع طلاق بائن دیدی تو کیا یہ عورت شوہر اول سے کسیطرح نکاح کر سکتی ہے اور اس دوسرے نکاح مین شوہر اول ایک طلاق کا مالک ہوگا یا تین طلاق کا۔

جواب۔اس عورت سے اس مرد کو پھر نکاح کسیطرح جائز نہین اسواسطے کہ وہ مرد کے رضاعی بیٹے کی زوجہ ہوگئی اور بہو کسیطرح حلال نہین ہوسکتی۔

باپ کی لونڈی سی وطی کرنا

مسئلہ ۴۴۔باپ کی لونڈی سے وطی حلال نہین جبکہ معلوم ہو کہ باپ نے اُس سے وطی کی۔

باکرہ سے نکاح کر کے اُسے باکرہ نہ پائے تو نکاح فسخ کرسکنا

مسئلہ ۴۵۔ایک شخص نے باکرہ سے نکاح کیا مگر بوقت صحبت باکرہ نہ پایا تب اُس سے دریافت کیا کہ تیرا ازالہ بکارت کسنے کیا اُسنے کہا تیرے باپ نے۔تو اگر شوہر نے عورت کی تصدیق کی تو نکاح ٹوٹ جائیگا اور شوہر پر مہر بھی واجب نہوگا اور اگر تصدیق نہ کی تو قائم رہیگا۔

حرمت مساس ونظر

مسئلہ ۴۶۔عورت مزنیہ[ف] اور ایسی عورت کی جسے شہوت سے مساس کیا ہو اور ایسی عورت کی جسنے مرد کو شہوت سے مساس کیا ہو یا مرد کے آلہ تناسل کو شہوت سے دیکھا ہو یا مرد نے عورت کی شرمگاہ کو شہوت سے دیکھا ہو اصول (خواہ وہ درجہ مین کتنے ہی اعلی ہون) اور فروع (خواہ وہ درجہ مین کتنے ہی اسفل ہون) حرام ہین۔

حرمت مساس ونظر کا بعد انزال باقی نہ رہنا

مسئلہ ۴۷۔حرمت مساس اور نظر کی اُسوقت تک ہے جبتک کہ انزال نہو اور اگر بعد مساس یا نظر کرنیکے انزال ہو جاے تو حرمت ثابت نہوگی۔ (اسلیئے کہ مساس ونظر کے بعد خواہش جماع ہوا کرتی ہے مگر انزال کے بعد مطلق خواہش جماع

ف یعنی جس سے جماع حرام کیا ہو۔

باقی نہین رہتی۔

حرمت مساس کیلئے عورتکا مشتہاۃ ہونا ضروری ہے۔	مسئلہ ۴۸۔ حرمت مساس ونظر اور زنا کے لیئے ضرور ہے کہ عورت و مرد زندہ اور لایق شہوت ہون پس اگر مردہ عورت سے یا صغیرہ سے جسکی عمر ۹ برس سے کم ہے جماع کرے تو حرمت ثابت نہوگی۔
حرمت مصاہرت اغلام سے نہین ہوتی۔	مسئلہ ۴۹۔ اغلام سے حرمت مصاہرت ثابت نہین ہوسکتی۔ پس اگر عورت کی قبل و دُبر پھٹ کر ایک ہوجائے تو اس سے جماع کرنیسے حرمت مصاہرت ثابت نہوگی تا وقتیکہ اُسے حمل نرہے۔
صغیرہ منکوحہ کی مان و بیٹی سے نکاح۔	مسئلہ ۵۰۔ ایک شخص نے ایک صغیرہ کے ساتھ (جو لایق شہوت نہین ہے) نکاح کیا اور بعد صحبت کرنیکے طلاق دیدی اُس عورت نے بعد مشتہاۃ ہونیکے دوسرے سے نکاح کیا تو شوہر اول کو جائز ہے کہ اُس عورت کی بیٹی سے نکاح کرلے اسلیئے کہ وہ عورت شوہر اول کے پاس لایق شہوت نہ تھی اور بغیر مشتہاۃ ہونیکے ایسی حرمت مصاہرت ثابت نہین ہوسکتی۔ لیکن اُس عورت کی مان سے مرد کو کسیطرح یہ نکاح جائز نہین کیونکہ بمجرد بیٹی کے نکاح کے مان حرام ہوگئی تھی۔
مسائل مساس عمداً وسہواً مین کیا فرق ہے۔	مسئلہ ۵۱۔ مسائل مساس وشہوت مذکورہ بالا مین کوئی فرق عمداً سہواً۔ جبراً مین نہین ہے یعنے کسیطرح پر ہو حرمت مصاہرت ثابت ہوگی اور مسائل مذکورہ مین قریب البلوغ اور دیوانہ اور مست بالغ کے برابر ہین۔
زوجہ کی مان کا بوسہ لینا زوجہ کو حرام کردیتا ہے	مسئلہ ۵۲۔ زوجہ کی مان کا شہوتاً بوسہ لیا تو زوجہ حرام ہوجائے گی لیکن مساس جبتک شہوت سے نہو حرام نہوگی اور شہوتاً باہم گلے ملنا اور چٹکی لینا اور دانت سے کاٹنا حرمت مصاہرت کو ثابت کرتا ہے۔
شہوتاً اولاد کو ہاتھ لگ جانیسے زوجہ حرام ہوجاتی ہے	مسئلہ ۵۳۔ شوہر نے زوجہ کو یا زوجہ نے شوہر کو جماع کی غرض سے سوتے جگانا چاہا اور مرد کا ہاتھ زوجہ کی جوان بیٹی کو یا عورت کا ہاتھ مرد کے جوان بیٹے کو لگ گیا تو وہ عورت مرد پر ہمیشہ کیلیئے حرام ہوگئی۔
حرمت مصاہرت سے نکاح فسخ نہین ہوتا	مسئلہ ۵۴۔ حرمت مصاہرت سے بدون طلاق کے نکاح نہین ٹوٹتا۔
اپنی لڑکی کو شہوتاً دیکھنا	مسئلہ ۵۵۔ اپنی لڑکی کو شہوت سے مساس کرنا یا اُسکی شرمگاہ کو

شہوتاً دیکھنا اُس لڑکی کی ماں کو باپ پر حرام کر دیتا ہے۔

عمر مشتہاۃ ہونیکی

مسئلہ ۵۶ - اِس امر پر فتویٰ ہے کہ ۹ برس سے کم عمر کی لڑکی مشتہاۃ نہیں ہے۔

ہنسی دل لگی سے بھی حرمت مصاہرت ہوجاتی ہے۔

مسئلہ ۵۷ - ایک شخص نے دوسرے سے پوچھا کہ تو نے اپنی خوشدامن سے کیا کیا اُس نے براہ تمسخر کہا کہ جماع کیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی۔

محارم کا عدت و ملک یمین میں جمع کرنا۔

مسئلہ ۵۸ - حرام ہے محارم[۱] کا جمع کرنا عدت میں گو طلاق بائن ہی کی عدت کیوں نہو اور اسیطرح بواسطہ ملک یمین بھی محارم کا جمع کرنا حرام ہے (یعنی اگر ایک لونڈی کو تصرف میں لایا ہو تو اُسکی بہن کو ساتھ ہی تصرف میں نہ لائے۔)

عدم اجتماع محارم کا قاعدہ کلیہ۔

مسئلہ ۵۹ - نکاح - عدت - ملک یمین میں اجتماع ایسی دو عورتوں کا حرام ہے کہ اُن دونوں میں سے جس کسی ایک کو مرد فرض کریں تو اُنکا نکاح باہم حلال نہ ہو اور دونوں طرفسے حرمت ہو مثلاً عورت اور اُسکی بہن یا عورت اور اُسکی خالہ کہ انمیں سے جس کسی کو مرد فرض کریں تو دوسری سے اُسکا نکاح ناجائز ہے لہذا انکا جمع کرنا حرام ہے۔

لونڈی کی بہن سے نکاح کرنا۔

مسئلہ ۶۰ - جس لونڈی سے صحبت کرچکا ہے اگر اس کی بہن سے نکاح صحیح کیا تو اُسکی بہن کا نکاح صحیح ہوگا لیکن اگر منکوحہ کو رکھنا منظور ہے تو لونڈی کو اور اگر لونڈی کو رکھنا منظور ہے تو منکوحہ کو چھوڑنا پڑیگا۔

دو محارم عورتوں سے ایک ساتھ نکاح۔

مسئلہ ۶۱ - ایک شخص نے دو محارم عورتوں سے ایک ہی عقد میں یا علٰحدہ علٰحدہ نکاح کیا (اور پہلا نکاح بھول گیا) تو اُن دونوں عورتوں اور مرد میں جدائی کرائی جائیگی اور اس جدائی میں احکام طلاق جاری ہونگے نہ احکام فسخ - اور ان دونوں کو نصف مہر دیا جائیگا - بشرطیکہ دونوں کا مہر برابر ہو ورنہ ہر ایک کو اُسکے مہر کا ربع ملیگا اور اگر تفصیل نہ معلوم ہوسکے کہ کسکا کتنا مہر تھا تو ان دونوں میں جو مہر کم ہو اُسکا نصف نصف ہر عورت کو ملے گا - اور اگر مہر معین نہ ہو تو بعوض نصف مہر ایک متعہ[۲] دونوں کو

[۱] جنکا جمع کرنا حرام ہے۔

[۲] متعہ اُس پوشاک کا نام ہے جسمیں تین کپڑے - کرتی - اوڑھنی - چادر سر سے پانو تک ہوتی ہے۔

دینا ہوگا۔

لونڈی کا نکاح مالک سے

مسئلہ (۶۲) مالک کا نکاح لونڈی سے اسوجہ سے منع ہے کہ اوسے قبل از نکاح جماع کی قدرت حاصل تھی۔ اس حرمت سے مالک لائق عذاب نہوگا بلکہ مراد یہ ہے کہ اسپر نکاح کے احکام مثل مہر اور طلاق وغیرہ کے لازم نہ آئینگے (اگر بمقتضائے احتیاط نکاح کریگا تو حرام نہین ہے)

غلام کا نکاح بی بی سے

مسئلہ (۶۳) غلام سے بی بی کو نکاح اسلئے حرام ہے کہ غلام مملوک ہے اور مملوک کو مغلوب رہنا چاہئے اور شوہر ہونا غالب ہونیکا مقتضی ہے

مجوسیہ اور اہل کتاب سے نکاح

مسئلہ (۶۴) مجوسیہ ومشرکہ بُت پرست[۱] سے نکاح حرام ہے لیکن اہل کتاب[۲] عورتون سے (یعنے جو کسی نبی مرسل پر ایمان رکھتی ہون اور کتاب آسمانی کا اقرار کرتی ہون جیسے یہود و نصاری) نکاح جائز ہے اور مشرکہ بُت پرست سے مِلک یمین سے بھی وطی حلال نہین۔

سنی کا نکاح معتزلی سے

مسئلہ (۶۵) سُنّی مرد کو معتزلیہ[۳] یا شیعہ عورت سے نکاح جائز ہے مگر سنی عورت کا نکاح معتزلی وغیرہ سے ناجائز ہے۔

قاعدہ کلیہ

مسئلہ (۶۶) قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو وطی ملک یمین سے حلال ہے وہ نکاح سے بھی حلال ہے اور جو ملک یمین سے حلال نہین وہ نکاح سے بھی حلال نہین ہے۔

لونڈی اور حرہ کا نکاح ایک ساتھ

مسئلہ (۶۷) حُرّہ اور لونڈی سے ایک ساتھ نکاح ناجائز ہے اور حرہ پر بھی لونڈی سے نکاح کرنا حرام ہے مگر لونڈی سے نکاح کرنے کے بعد پھر حُرّہ سے نکاح کیا ہو تو صحیح ہے۔

آزاد مرد کے لئے زوجات کی تعداد

مسئلہ (۶۸) ہر آزاد مرد چار آزاد عورتون تک نکاح کر سکتا ہے چار سے زاید سے نہین کرسکتا اور لونڈیونکی

---

[۱] آفتاب پرست۔ صورت پرست۔ زندیق یعنے ملحد وغیرہ سب مشرکہ بُت پرست مین داخل ہین۔

[۲] فرقہ معتزلہ وغیرہ بہتر فرقہ سب اہل کتاب مین داخل ہین۔

[۳] معتزلہ اہل اسلام کا ایک فرقہ ہے جو قیامت مین دیدار خدا کا منکر ہے اور قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔

کوئی تعداد نہین ہے ہر آزاد مرد جتنی چاہے رکھہ سکتا ہے۔

غلام کی زوجات کی تعداد — مسئلہ (۶۹) جتنی عورتون سے آزاد مرد نکاح کر سکتا ہے اوسکے نصف تک غلام بہی کر سکتا ہے نہ اوس سے زیادہ (یعنے دو تک کر سکتا ہے) لیکن غلام کسی حال مین لونڈیون پر تصرف نہین کر سکتا۔

چار لونڈیون اور پانچ حرہ سے ایک ساتھہ نکاح — مسئلہ (۷۰) ایک شخص نے چار لونڈیون اور پانچ حرہ عورتون سے ایک ہی عقد مین نکاح کیا تو لونڈیون کا نکاح صحیح ہو جائے گا اور حرہ عورتون کا باطل۔

حاملہ سے کب نکاح جائز ہے — مسئلہ ۷۱۔ ایسی حاملہ سے جسکا حمل زنا سے ہو نکاح جائز ہے اور جسکا حمل زنا سے نہو اوس سے جائز نہین ہے

زانیہ حاملہ سے کون شخص جماع کا مجاز ہے — مسئلہ (۷۲) زانیہ حاملہ سے زانی مرد کو بعد نکاح وطی کرنا حلال ہے (اور اگر چہ چھینے یا زیادہ مدت کے بعد اولاد ہو تو اوسی مرد سے اوسکا نسب ثابت ہوگا) لیکن غیر زانی کو زانیہ حاملہ سے بعد نکاح وطی حرام ہے تا وقتیکہ حمل کا نتیجہ نہ ظاہر ہو جائے۔

مدخولہ کا نکاح کر دینا جائز ہے — مسئلہ (۷۳) اپنی مدخولہ لونڈیکا نکاح کسی دوسرے شخص سے کر دیا تو صحیح ہے بشرطیکہ وہ حاملہ نہو۔

ایسی دو عورتونسے ایک عقد مین نکاح کرنا جنمین سے ایک سے نکاح ناجائز ہو — مسئلہ (۷۴) ایسی عورتون سے جنمین سے ایک سے نکاح حلال ہے اور دوسری سے حرام ایک عقد مین نکاح کیا تو جس عورت سے نکاح جائز ہے اوسکا نکاح صحیح ہوگا اور دوسری کا باطل۔ اور کل مہر معین اوسی عورت کو ملیگا جس سے نکاح صحیح ہے لیکن اگر دوسری عورت سے صحبت کر لی ہو تو اوسے مہر مثل ملیگا۔

نکاح متعہ و موقت باطل ہین — مسئلہ (۷۵) نکاح متعہ اور نکاح موقت باطل ہین۔

(نکاح متعہ اور موقت مین فرق یہ ہے کہ متعہ مین لفظ متعہ بولنا ضرور ہے اور موقت مین لفظ تزویج و نکاح کا متعہ مین تعین مقدار مہر لازم ہے موقت مین نہین موقت مین گواہ شرط ہین متعہ مین نہین)

(نکاح موقت کی جواز کی صورت — مسئلہ (۷۶) اگر چہ نکاح موقت کی مدت بہت طویل ہو یا مجہول ہو تب بہی باطل ہے لیکن اگر مدت کی شرط قاطع ہو نکاح مین تو شرط

باطل ہوگی اور نکاح صحیح ہوگا (مثلاً اس شرط پر نکاح کیا کہ مہینے بھر کے بعد طلاق دیگا تو یہ شرط باطل ہے) یا اگر ناکح کی نیت منکوحہ کے ساتھ ایک مدت معین تک رہنے کی ہو تو یہ صورت نکاح موقت مین داخل نہین ۔

حکم قاضی سے وطی حلال ہے

مسئلہ (۷۷) بر بنا ثابت ہونے دعوے عورت کے قاضی نے بثبوت نکاح کا حکم دیا تو مرد کو اوس سے وطی حلال ہے گو اوس نے نکاح درا صل نہین کیا تھا ۔

نکاح مشروط بشرط فاسد

مسئلہ (۷۸) نکاح شرط فاسد سے باطل نہین ہوتا بلکہ شرط باطل ہوتی ہے (مثلاً عورت سے کہے کہ نکاح باین شرط کرتا ہون کہ مہر ند ونگا یا تو اپنا نفقہ مجھ سے مت مانگنا تو یہ شرائط باطل ہون گی اور نکاح صحیح)

نکاح معلق اور مشروط بالشرط فاسد مین کیا فرق ہے

مسئلہ (۷۹) نکاح معلق بشرط (جو ناجائز ہے) اور نکاح مشروط بشرط فاسد مین (جو جائز ہے) یہ فرق ہے کہ جب تعلیق نکاح ایسی شرط پر ہو جو محتمل[ف] الوجود ہو نہ متحصل الوجود (جیسے کسی کی خوشی یا ہوا کا چلنا یا پانی کا برسنا یا کسیکا مرنا وغیرہ) تو معلق بشرط کہا جائیگا اور جب نکاح ایسے شرائط سے کرے جو لوازم نکاح کے مخالف (مثلاً مہر و نفقہ نہ دینا) تو مشروط بشرط فاسد کہلائیگا ۔

نکاح معلق کب جائز ہے

مسئلہ (۸۰) نکاح معلق اوس وقت درست ہے جبکہ شرط ماضی موجود بلا تردد پر تعلیق کرے یعنے سابق سے شرط پائی گئی ہو یا وقت ایجاب و قبول کے حادث ہوئی ہو جیسے کسی نے کہا کہ مین نے نکاح کیا بشرط آنے زید کے اور دوسرے نے قبول کیا لیکن حالت قبول ہی مین زید آگیا تو نکاح منعقد ہو جائیگا ۔

شرط موجود پر تعلیق نکاح

مسئلہ (۸۱) جب شرط موجود پر تعلیق کی تو بھی نکاح صحیح ہوگا ۔ جیسے ایک شخص نے زید سے کہا تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دے اوسنے کہا کہ اوسکا نکاح مین پہلے ہی ایک شخص سے کر چکا ہون سائل نے تکذیب کی تب اوسنے کہا کہ اچھا اگر مین نے فلان شخص سے نکاح نہین کیا تو تجھ سے کیا سائل نے قبول کیا ۔ اسکے بعد معلوم ہوا کہ واقعی اوسکا نکاح نہین ہوا تھا تو یہ نکاح صحیح ہوگا ۔

[ف] جبکا ہو جانا پایا جانا ممکن ہو یہ ضرور نہین ہے کہ ہو بھی جائے ۔

معلق علیہ مجلس میں حاضر ہو تو نکاح صحیح ہے

مسئلہ (۸۲) اگر معلق علیہ مجلس عقد میں موجود ہوا ور وہ اجازت دے اور راضی ہو تو نکاح صحیح ہوگا۔ مثلاً زید نے کہا کہ میں نے ہزار درہم مہر پر نکاح کیا بشرطیکہ خالد راضی ہو اور خالد مجلس نکاح میں موجود ہوا اور وہ رضامندی ظاہر کرے تو نکاح صحیح ہوگا اور اگر غیر حاضر ہو تو صحیح نہیں ہے۔ لیکن خانیہ[1] سے منقول ہے کہ خواہ زید حاضر ہو یا غیر حاضر راضی ہو یا نہ ہو ہر حال میں نکاح صحیح نہ ہوگا۔

ولایت کا بیان

ولی کے معنے و تعریف

مسئلہ (۸۳) باعتبار لغت کے دوست کو اور باعتبار شرع کے وارث کو جو عاقل بالغ ہو ولی کہتے ہیں۔

ولایت کی تعریف و سبب

مسئلہ (۸۴) ولایت عبارت ہے ایک کا قول دوسرے پر نافذ ہونا جیسے اور اوسکے چار اسباب ہیں۔

۱۔ قرابت۔ (جیسے باپ بیٹی کے نکاح کا مالک ہے)

۲۔ ملک (جیسے مالک لونڈی یا غلام کے نکاح کا مجاز ہے)

۳۔ ولاء (جیسے آزاد کا نکاح سید کر سکتا ہے)

۴۔ امامت۔ (جیسے لاوارث کا نکاح بادشاہ یا قاضی کر دے سکتا ہے)

اقسام ولایت نکاح

مسئلہ (۸۵) ولایت نکاح دو قسم کی ہے ایک مستحب دوسرے جبریہ۔

۱۔ ولایت مستحب۔ عاقلہ بالغہ کے واسطے ہے اگرچہ کواری ہو۔ کیونکہ عاقلہ بالغہ پر باپ دادا کو جبر کا حق نہیں۔

۲۔ ولایت جبریہ۔ صغیرہ کے لئے ہے اگرچہ وہ کواری نہ ہو اور اسی طرح بالغہ مجنونہ و لونڈی پر بھی ولایت اجبار ہی ہے ولایت اجبار کے معنے یہ ہیں کہ ولی کے نکاح کر دینے سے نکاح نافذ ہو جاتا ہے چاہے وہ راضی ہوں یا نہ ہوں

---

[1] ایک کتاب کا نام ہے۔

اور بدون اولیار کے انکا نکاح ناجائز ہے -

قاعدہ کلیّہ

مسئلہ (۸۶) قاعدہ کلیّہ یہ ہے کہ جن اشخاص کو اپنے مال مین تصرف کا اختیار ہے اونکو اپنی ذات کے تصرف کابھی بدون کسی ولی کے اختیار ہے - بس نکاح حرّہ بالغہ عاقلہ کا بدون رضامندی ولی کے نافذ ہوگا خواہ کفومین ہو یا غیر کفومین (لیکن غیر کفو کے نکاح کے عدم جواز پر اکثر علماء متفق ہین) اور نکاح مجنونہ اور صغیرہ اور مرقوقہ کا بدون رضامندی ولی کے صحیح نہین خواہ کفو مین ہو یا غیر کفو مین -

ولی کا حق اعتراض

مسئلہ (۸۷) ولی عصبہ بنفسہ کو (گو وہ غیر محرم ہو جیسے چچا کا بیٹا) جائز ہے کہ وہ عورت کے غیر کفو مین نکاح کرنے پر اعتراض کرے اور قاضی سے نکاح فسخ کرا دے -

ولی کے مجوزہ نکاح سے عورت انحراف کرے تو ولی کو حق اعتراض ہے

مسئلہ (۸۸) ولی نے کفو مین نکاح تجویز کیا تھا مگر عورت نے اوسے مسترد کرکے غیر کفو مین نکاح کرلیا تو ولی کو بحکم قاضی تفریق کا اختیار ہے - لیکن اگر ولی سکوت کرے اوسوقت تک کہ عورت حاملہ ہوجائے تو ولی کا حق اعتراض جاتا رہتا ہے اور پھر تفریق نکرا سکیگا -

چند ولیون مین سے ایک کی رضامندی کا اثر

مسئلہ (۸۹) جب چند ولی درجہ مین برابر ہون تو ایک کی رضامندی سے دوسرے ولیون کا حق اعتراض جاتا رہتا ہے لیکن ایک ولی کی یہ تصدیق کہ زوج کفو ہے باقی ولیون کے حق اعتراض کو ساقط نہین کرتی -

دختر بالغہ پر جبر ناجائز ہے

مسئلہ (۹۰) دختر بالغہ عاقلہ پر بوجہ قطع ہونے ولایت کے نکاح کے لئے جبر کرنا جائز نہین ہے -

بالغہ کا نکاح کی خبر سنکے سکوت کرنا

مسئلہ (۹۱) ولی نے عاقلہ بالغہ کا نکاح کرنے کے بعد اوسے خبر کی اور اوسنے سن کے سکوت کیا یا اجنبی کلام کیا تو یہ سکوت یا کلام اجازت سمجھا جائیگا اور نکاح صحیح ہوگا - لیکن یہ شرط ہے کہ عورت نے شوہر کو جان لیا ہو -

رونا بھی اذن مین داخل ہے

مسئلہ (۹۲) اسیطرح عورت کا بدون آواز کے رونا اور بدون تمسخر کے تبسم کرنا اذن مین داخل ہے لیکن تمسخر سے ہنسنا یا آواز سے رونا اذن مین داخل نہین ہے نہ انکار نکاح ہے - پس اگر آواز سے رونے کے بعد پھر نکاح پر رضامند ہو جائے تو نکاح صحیح ہے -

دو ولیون کا الگ الگ نکاح کے لئے اذن طلب کرنا

مسئلہ (۹۳) جب دو برابر کے ولی ہون اور ہر ولی ایک الگ شخص سے نکاح کے لئے اذن طلب کرے تو عورت کا سکوت اذن نہ سمجھا جائیگا پس اگر دونون ولی الگ الگ نکاح کر دین تو جسپر رضامندی قولی یا فعلی ظاہر کرے وہی صحیح ہوگا اگر دونون پر رضامندی ظاہر کرے تو دونون نکاح باطل ہونگے -

سکوت قبل عقد و بعد عقد مین فرق -

مسئلہ (۹۴) ایک ولی نے ایک بالغہ عورت سے اذن چاہا کہ کیا وہ اوسکا نکاح زید سے کر دے اس نے کہا کہ زید کے سوا اور شخص بہتر ہے تو اگر یہ قول عقد کے پہلے ہوا ہے تو اجازت نہ ہوگی بلکہ انکار ہے اور اگر عقد کے بعد ہے تو اجازت سمجھی جائے گی - اور اگر وہ ولی اپنے ساتھ نکاح کے لئے اذن چاہے اور عورت سکوت کرے تو اگر یہ سکوت بعد عقد ہے تو رد سمجھا جائیگا اور اگر قبل عقد ہے تو اذن سمجھا جائیگا -

انکار کے بعد رضامندی سے نکاح جائز نہین ہو سکتا

مسئلہ (۹۵) عورت نے نکاح کی خبر پہونچنے پر نکاح کرنے سے انکار کیا اور پھر راضی ہو گئی تو نکاح جائز نہ ہوگا (بوجہ باطل ہو جانیکے انکار اول سے) لیکن اگر قبل نکاح ولی نے اذن چاہا اور عورت نے انکار کیا مگر ولی نے اوسی سے نکاح کر دیا اور بعد نکاح عورت ساکت ہو گئی تو نکاح صحیح ہو جائیگا -

باکرہ بالغہ و ثیبہ بالغہ کے اذن مین کیا فرق ہے

مسئلہ (۹۶) باکرہ بالغہ اور ثیبہ بالغہ مین سوائے سکوت کے اور کوئی فرق نہین ہے یعنے باکرہ کا سکوت بمنزلہ اذن کے ہے اور ثیبہ کا سکوت اذن نہین بدون رضائے قولی کے رضائے قولی مین وہ افعال جو مثل رضا کے ہین (جیسے اپنا مہر یا نفقہ مانگنا) داخل ہین -

باکرہ کا سکوت کب اذن نہین ہے

مسئلہ (۹۷) باکرہ بالغہ سے ولی بعید نے اولی

قریب کے ہوتے ہوئے) یا اجنبی نے اذن نکاح کا چاہا تو اوسوقت بھی بدون رضائے ولی کے اسکے سکوت کا اعتبار نہین۔

باپ یا دادا کے کئے ہوئے نکاح کو صغیرہ بعد بلوغ فسخ نہین کرسکتی

مسئلہ (۹۸) جبکہ باپ یا دادا نے صغیر یا صغیرہ کا نکاح کر دیا ہو تو بعد بلوغ انکو فسخ نکاح کا حق باقی نہین رہتا گو نقصان صریح سے (مثلاً کمی مہر) یا غیر کفو مین نکاح کر دیا ہو مگر شرط یہ ہے کہ باپ یا دادا فاسق معروف نہو۔

باپ یا دادا کے سوای دوسرے ولی کے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرنیکا اختیار

مسئلہ (۹۹) جب باپ یا دادا کے سوا کوئی اور ولی (مثلاً ماں وغیرہ) غیر کفو مین یا نقصان صریح سے نکاح کر دے تو بعد بلوغ اختیار فسخ باقی رہتا ہے۔

صغیر کے باپ کے روبرو تفریق کرائی جاسکتی ہے

مسئلہ (۱۰۰) عورت بالغہ ہو گئی اور صغیر نابالغ ہے عورت نکاح توڑنا چاہتی ہے تو بحکم قاضی باپ یا باپ کے وصی کے روبرو تفریق کرائی جائے گی۔

خیار بلوغ کا حق

مسئلہ (۱۰۱) خیار بلوغ مثل حق شفعہ کے ہے یعنے جس مجلس مین عورت کو بلوغ ہوا یا علم نکاح ہوا فوراً نکاح فسخ کرا دے اگر سکوت کریگی تو حق باطل ہو جائیگا۔

صغیر اور ثیب کا حق سکوت سے باطل نہین ہوتا۔

مسئلہ (۱۰۲) خیار صغیر اور ثیب کا بعد بلوغ محض سکوت سے باطل نہین ہوتا بدون صریح رضامندی کے یا ایسے افعال کے جو رضامندی پر دلالت کرین (جیسے بوسہ لینا یا مہر کا دینا) مگر صغیرہ یا باکرہ کا اختیار فسخ سکوت سے باطل ہوتا ہے بشرطیکہ سکوت بوجہ معذوری کے نہو اور نکاح سے علم رکھتی ہو۔

اقسام تفریق

مسئلہ (۱۰۳) جدائیان سولہ ہین چار داخل طلاق ہین اور ۱۲ داخل طلاق نہین۔

۱۔ فرقت تباین دار۔ (مثلاً عورت دار الاسلام مین مسلمان یا ذمیہ ہو کے آئی تو شوہر سے جدا ہو جائیگی

۲۔ فرقت کمی مہر۔ (مثلاً عورت نے کم مہر پر نکاح کیا ہو اور ولی نے تفریق کرا دی ہو)۔

۳۔ فرقت فساد عقد۔ (جیسے حرہ کی موجودگی مین لونڈی سے نکاح کیا ہو تو تفریق کرائی جائیگی۔

۴۔ فرقت فقدان کفو۔ (یعنے عورت نے غیر کفو مین نکاح کیا تو ولی کو تفریق کا حق ہے)۔

۵۔ فرقت سبی[1]۔ (یعنے عورت دار الاسلام مین قید ہو کے آئی تو تفریق ہو جائیگی)

۶۔ فرقت تقبیل۔ (یعنے ایسا عمل مساس جس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو تفریق کا باعث ہوگا)

۷۔ فرقت اسلام حربی۔ (یعنے شوہر حربی مسلمان ہوا اور عورت کے تین حیض یا تین مہینے گذر گئے تو نکاح فسخ ہو جائیگا۔

۸۔ فرقت ارضاع۔ (یعنے جوان عورت نے اپنے صغیرہ سوت کو دودہ پلایا تو دونون عورتون کا نکاح فسخ ہو جائیگا۔

۹۔ فرقت خیار عتق۔ (یعنے لونڈی و غلام کا نکاح مالک نے کر دیا تہا پہر وہ آزاد کئے گئے تو اونکو حق فسخ نکاح ہوگا)

۱۰۔ فرقت خیار بلوغ۔ (یعنے بعد بلوغ اگر صغیرہ نکاح فسخ کرائے تو یہ طلاق نہین بلکہ فسخ ہے)

۱۱۔ فرقت ارتداد۔ (یعنے زوجین مین سے ایک مرتد ہو گیا تو نکاح فسخ ہو جائیگا۔)

۱۲۔ فرقت ملک۔ (یعنے زوجہ زوج کی یا زوج زوجہ کا مالک ہو گیا بوجہ خرید لینے کے یا اور طور پر تو نکاح فسخ ہو جائیگا)

۱۳۔ فرقت مجبوب۔ (یعنے مقطوع الذکر سے فرقت کرادی جائیگی)

۱۴۔ فرقت عنین[2]۔ (یعنے اگر شوہر عنین ہو تو عورت تفریق کرانیکا دعوے کراسکیگی)

۱۵۔ فرقت لعان[3]۔ (یعنے بوجہ لعان کرنیکے طلاق واقع ہوگی)

۱۶۔ فرقت ایلاء[4]۔ (یعنے بوجہ ایلاء طلاق واقع ہوگی)

انمین سے اخیر کے چار جدائیان داخل طلاق ہین باقی فسخ ہین اور سوائے نمبر ۱ و ۳ و ۵ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۶ کے باقی سب مین حکم قاضی شرط ہے مگر ان مین نہین ہے۔

---

[1] لیکن نکاح باب الکافر مین درج ہے کہ سبی سے جدائی نہین ہو سکتی۔ م۔

[2] وہ شخص جو اپنی زوجہ کے جماع پر بوجہ نامردی وغیرہ کے قادر نہو۔ م۔ [3] اون چار گواہیون کو کہتے ہین جو درمیان زوجین کے مثل گواہیون زنا کے مستحکم مضمون سے ہون اور پانچوین گواہی مرد کی بلفظ لعنت اور عورت کی پانچوین گواہی ساتھہ لفظ غضب کے ہو۔ [4] ایلاء اس قسم کو کہتے ہین جو زوج نے زوجہ کے ترک قربت پر کھائی ہو اور چار ماہ تک اوسپر قائم رہے۔

ترتیب ولایت

عصبہ بنفسہ کی ولایت

مسئلہ (۱۰۴) نکاح مین اول ولی عصبہ بنفسہ ہے اور ترتیب ولایت عصبات مثل ترتیب وراثت وحجب کے ہے (اسیوجہ سے مجنونہ کا بیٹیا یا پوتا مجنونہ کے باب پر مقدم ہے کیونکہ اگر مجنونہ کو میت فرض کرین تو اوسکا بیٹیا باپکا بحجب نقصان حاجب ہوتا ہے)۔

مسلمان عورت کا ولی کون ہوسکتا ہے

مسئلہ (۱۰۵) عصبہ بنفسہ مسلمان عورت کا ولی ہوتا ہے (بشرطیکہ حر اور مکلف اور مسلمان ہو) اسلئے کہ کافر کی ولایت مسلمان پر نہین ہوسکتی اور غلام وصغیر مجانز و لایت نہین ہین۔

کافر کا مسلمان ولی نہین ہوسکتا ہے۔

مسئلہ (۱۰۶) جس طرح مسلمان عورت کا کافر ولی نہین ہوسکتا ہے ویسے ہی کافرہ عورت کا مسلمان بھی ولی نہین ہوسکتا

عصبہ بنفسہ کے بعد کون ولی ہوسکتا ہے

مسئلہ (۱۰۷) جب عورت کے کوئی عصبہ بنفسہ نہ ہو تب ولایت نکاح[1] کی مان کو ہے پھر دادی کو پھر بیٹی کو (مجنونہ کی) پھر پوتی کو وعلی ہذا آخر فروع تک اسکے بعد نانا کو پھر سگی بہن کو پھر سوتیلی بہن کو پھر مادری اولاد کو (اسمین مرد عورت سب برابر ہین) پھر مادری اولاد کی اولاد کو پھر بقیہ ذوی الارحام کو بہ ترتیب یعنے پھوپھی کو پھر مامون کو پھر خالہ کو پھر چچا کی بیٹیون کو وعلی ہذا اسی ترتیب سے اون کی اولاد کو اسکے بعد مولا موالات او سکے بعد بادشاہ کو اوسکے بعد قاضی کو جسکی سند مین نکاح صغار کی اجازت درج ہو) پھر قاضی کے نائبون کو۔

وصی کو نکاح کردینےکا اختیار نہین ہے۔

مسئلہ (۱۰۸) وصی کو جائز نہین ہے کہ وصی ہونیکی راہ سے یتیم کا نکاح کردے گو کہ اوسکو یتیم کے باپ نے نکاح کی وصیت کی ہو (لیکن اگر وصی کوئی قرابتدار ہو یا حاکم وقت ہو تو بوجہ ولایت اوسی حق ہوگا)

قاضی کو صغیرہ سے نکاح جائز نہین۔

مسئلہ (۱۰۹) حاکم یا قاضی کو صغیرہ کا نکاح اپنی ذات سے یا ایسے شخص سے جسکی گواہی اوسکے حق مین مقبول نہین (مثلاً باپ یا بیٹا

[1] قنیہ مین مان پر دادی کو ترجیح دی ہے

جائز نہین ہے۔ لیکن اگر بالغہ ہو تو اوسکے اذن سے نکاح جائز ہے۔

صغیرہ خود نکاح کرے تو باطل نہین

مسئلہ (۱۱۰) صغیرہ نے اپنا نکاح خود کر لیا اور وہان کوئی ولی یا حاکم نہین ہے تو یہ نکاح باطل نہین ہے بلکہ موقوف رہیگا اور بعد بلوغ اوسکی اجازت سے نافذ ہوگا۔

ولی بعید بھی نکاح کرسکتا ہے

مسئلہ (۱۱۱) ولی بعید ولی قریب کے غائب[۵] ہونیکی صورت مین صغیرہ کا نکاح کرسکتا ہے اور اوسکے آنے کے بعد وہ تزویج باطل ہوگی ولی قریب کی موجودگی مین ولی بعید نے نکاح کر دیا تو برضامندی ولی قریب کے نافذ ہوگا ورنہ باطل لیکن جبکہ ولی قریب نکاح نکرتا ہو تو ولی بعید نکاح کرنیکا مجاز ہوگا۔

اقرار ولی صغیر و صغیرہ پر نافذ نہین ہوسکتا

مسئلہ (۱۱۲) صغیر یا صغیرہ کے ولی یا کسی مرد یا عورت کے وکیل یا کسی غلام کے مالک نے اقرار نکاح کیا ہو تو وہ اقرار صغیر و صغیرہ پر نافذ ہوگا۔ اسلئے کہ اقرار اپنی ذات پر حجت ہوتا ہے نہ غیر پر۔ لیکن اگر صغیر و صغیرہ بعد بلوغ انکار نکرین تو نکاح صحیح ہو جائیگا۔

لونڈی پر مالک کا اقرار نافذ ہوگا۔

مسئلہ (۱۱۳) برخلاف مسئلہ مذکورہ بالا کے لونڈی پر مالک کا اقرار نافذ ہوگا اور ایسی صورت مین لونڈی مالک کے اقرار سے انحراف کرنیکی مجاز نہوگی بلکہ بر بناء اقرار مالک نکاح صحیح قرار دیا جائیگا۔

کتنی صورتونمین ایک شخص طرفین کا ولی ہوسکتا ہے

مسئلہ (۱۱۴) ایجاب و قبول مین ایک شخص طرفین کا متولی ہوسکتا ہے اوسکی پانچ صورتین ہین ۔۱۔ ایک ہی شخص جانبین کا ولی ہو ۔۲۔ ایک ہی شخص دونون طرف سے وکیل ہو ۔۳۔ ایک طرف سے اصیل[۲] ہو دوسری طرف سے وکیل ۔۴۔ ایک طرفسے اصیل ہو دوسرے طرف سے ولی ۔۵۔ ایک طرفسے وکیل ہو اور دوسریکا ولی ہو۔ ان سب صورتون مین ایجاب ہی بجائے قبول کے ہے لفظ قبول کہنا غیر ضروری ہے مگر شرط یہ ہے کہ متولی فضولی[۳] نہو۔ کیونکہ فضولی اگر ایجاب و قبول دونو کہے تب بھی نکاح صحیح نہوگا۔

غلام و لونڈی کا نکاح مالک کی رضامندی پر منحصر ہے

مسئلہ (۱۱۵) جسطرح فضولی کا نکاح زوجین کی رضامندی پر منحصر ہے اسی طرح لونڈی و غلام کا نکاح مالک کی رضامندی پر موقوف ہے

[۵] غائب وہ جو تین شبانہ روز کی مسافت پر ہو۔ [۲] بذات خود [۳] جو غیر کیواسطے بدون ولایت یا وکالت کے تصرف کرے

اگر وہ راضی ہون تو نافذ ہوگا ورنہ باطل۔

چچا کی بیٹی سے نکاح

مسئلہ (۱۱۶) چچا کی صغیرہ بیٹی سے نکاح جائز ہے اگر وہ بالغہ ہو تو اذن لینا ضرور ہے اگر بدون اذن اپنے ساتھہ نکاح کر لیا اور وہ چپ رہی یا رضامندی کی تصریح کر دی تب بھی صحیح نہین ہے۔

نکاح کا وکیل اپنی ذات سے نکاح کر لے تو ناجائز ہے

مسئلہ (۱۱۷) عورت نے اپنا نکاح کسی مرد سے کرنے کے لئے ایک شخص کو وکیل کیا اور اوسنے اسکا نکاح اپنے ساتھہ کر لیا تو جائز نہین۔

لزوم عقد وکیل کے لئے کیا ضرور ہے۔

مسئلہ (۱۱۸) واسطے لازم ہونے عقد وکیل کے مہر مسمی مین موافقت ضرور ہے عدم موافقت مہر کی صورت مین نکاح لازم نہوگا۔

ولی کو حق تعرض ہے بوجہ کمی مہر

مسئلہ (۱۱۹) اگر عورت نے مہر مثل سے کم پر نکاح کیا تو ولی عصبہ بنفسہ کو تعرض کا حق ہے تاوقتیکہ مہر پورا نہ ہو جائے یا قاضی تفریق کرا دے۔

نکاح کا وکیل اپنی لونڈی سے نکاح کر دے تو نکاح صحیح نہین ہے

مسئلہ (۱۲۰) ایک شخص نے کسی کو اپنا نکاح کر دینے کے لئے وکیل کیا وکیل نے لونڈی سے یا اپنے کسی محکوم عورت سے۔ (جیسے آزاد لونڈی وغیرہ) نکاح کر دیا تو صحیح نہوگا۔

بوجہ مخالفت امر نکاح جائز نہین ہوتا

مسئلہ (۱۲۱) بوجہ مخالفت امر نکاح جائز نہین ہوتا مثلاً ایک عورت یا کسی خاص عورت سے نکاح کرنے کے لئے وکیل کیا اور وکیل نے دو عورتون سے یا کسی دوسری (غیر معینہ) عورت سے نکاح کر دیا تو نکاح صحیح نہین ہے۔

کفو کا بیان

تعریف کفو

مسئلہ (۱۲۲) شرع مین کفاءت اُسے کہتے ہین کہ مرد عورت سے دینداری۔ مالداری۔ پیشہ۔ نسب۔ حُریّت مین برابر یا بہتر ہو۔

کفو مین کون اچھا ہو

مسئلہ (۱۲۳) کفاءت کا اعتبار مرد کی جانب مین ہوتا ہے نہ عورت کی جانب مین

یعنے مرد نسب وغیرہ مین عورت سے بہتر ہو۔

کفاءت کسکا حق ہے

مسئلہ (۱۲۴) کفاءت حق ولی کا ہے نہ عورت کا یعنے بربنائ کفو ولی کو حق اعتراض ہے نہ کہ خود عورت کو۔ پس اگر عورت نے کسی مرد سے نکاح کیا اور وہ غیر کفو یا غلام نکلا تو اولیا کو اختیار فسخ ہوگا نہ کہ خود اوسکو۔

ولی نکاح کردے تو عورت اور ولی دونون کو حق فسخ باقی نہین رہتا

مسئلہ (۱۲۵) عورت کے ولی نے اوسکی رضامندی سے اوسکا نکاح ایک شخص سے بلا دریافت حال کے کردیا پھر معلوم ہوا کہ زوج کفو نہین تو ولی اور عورت دونون کو اختیار فسخ نہین لیکن اگر مرد سے کفو کی شرط کرلی ہو تو ولی کو اختیار فسخ ہوگا۔

اعتبار نسب

مسئلہ (۱۲۶) نسب کا اعتبار فقط عرب مین ہے نہ عجم مین۔ اور عجمی (گو بادشاہ ہی کیون نہ ہو) عرب کے برابر نہین۔

عجم مین سواے نسب کے باقی امور کی برابری معتبر ہے

مسئلہ (۱۲۷) عجمیون[ا] مین سواے نسب کے باقی امور کی برابری معتبر ہے۔ پس جو مرد کہ خود مسلمان یا آزاد ہوا ہو وہ اوس عورت کے برابر نہین ہے جسکا باپ مسلمان یا حر تہا۔ وعلی ہذا جس مرد کا باپ مسلمان یا حر تہا وہ اوس عورت کے برابر نہین جسکا باپ دادا دونون مسلمان یا حر تہے۔

نسب کی حد

مسئلہ (۱۲۸) چونکہ نسب دادا پر تمام ہوتا ہے اسلئے دو پشت کی آزادی و اسلام دس پشت کی آزادی و اسلام کے برابر ہے۔

کفاءت مال

مسئلہ (۱۲۹) مال مین برابری اسطرح ہو کہ زوج زوجہ کا مہر معجل ادا کرنے اور ایک مہینہ کے نفقہ کی ادائی پر قادر ہو اور اگر پیشہ ور ہو تو بقدر نفقہ کسب کرسکتا ہو۔ (نفقہ کی قدرت اوسوقت ضرور ہے جبکہ عورت کو جماع کی برداشت ہو و الا فقط مہر معجل کی قدرت کافی ہے۔)

پیشہ مین برابری

مسئلہ (۱۳۰) پیشہ مین برابری اسطرح ہے کہ جولاہا درزی کے برابر نہین بلکہ ذلیل ہے اور درزی بزاز کے برابر نہین اور بزاز و سوداگر عالم و قاضی کے ہمسر نہین۔

کفاءت مین خوبصورتی کا اعتبار نہین

مسئلہ (۱۳۱) کفاءت مین خوبصورتی اور عقل کا کوئی اعتبار نہین ہے۔

[ا] سوائے عرب کے باقی سب ملک عجم مین داخل ہین۔

وظیفہ خوار تاجر کے برابر ہین	**مسئلہ (۱۳۲)** وقف کے وظیفہ خوار (جیسے امامت وخطبہ خوانی کرنیوالے) تاجر کے برابر ہین بشرطیکہ وظیفہ حقیر نہو (جیسے دربانی وفراشی کا وظیفہ)۔
کفارت کا اعتبار کب ہے	**مسئلہ (۱۳۳)** کفارت کا اعتبار شروع عقد مین ہے نہ بعد عقد یعنے بعد عقد ہمسری کا زوال ضرر نہین کرتا۔
حنفی اور شافعی کی برابری	**مسئلہ (۱۳۴)** حنفی وشافعی بلحاظ کفو کے دینداری مین برابر ہین۔
بیٹا باپ کی مالداری سے برابر ہوتا ہے	**مسئلہ (۱۳۵)** بیٹا بوجہ مالداری اپنے باپ یا اپنی مان یا دادا کے کفو مین برابر ہوا کرتا ہے۔

مہر کا بیان

مہر کے دوسرے نام	**مسئلہ (۱۳۶)** مہر کو شرع مین صداق اور صدقہ اور عطیہ اور عقر اور اجر اور فریضہ وغیرہ کے نام سے بھی موسوم کیا ہے اور اسکی دو قسمین ہین مہر مثل ومسمّی۔ مسمّی وہ جو معین ہو اور مثل وہ جو برابر والی عورتونکا مہر ہو۔
عقر مہر	**مسئلہ (۱۳۷)** بی بیون کا عقر+ مہر مثل ہے اور لونڈیونمین دسوان حصہ قیمت باکرہ کا اور بیسوان حصہ قیمت ثیب کا عقر ہے۔
مہر اقل درجہ کتنا ہو	**مسئلہ (۱۳۸)** اقل درجہ مہر دس درم ہے خواہ درم سکہ دار ہون یا بے سکہ گو وہ قرض ہی کیون نہون یا کوئی اور جنس جسکی قیمت بوقت نکاح دس درم یا زیادہ ہو۔
دس درم سے کم ہو تب بھی دس دینا ہوگا	**مسئلہ (۱۳۹)** نکاح صحیح مین اگر مہر دس درم سے کم باندھا ہو تب بھی دس درم دینا ہونگے اور نکاح نامہ مین اگر مہر مثل کم ہوگا

+ عقر اسے کہتے ہین کہ اگر زنا حلال ہوتا تو اس عورت کی کیا اجرت ہوتی لہ دس درم ساڑھے اکتیس ماسہ چاندی کے ہوتے ہین اور ساڑھے اکتیس ماسہ کلدار عے اور حالی پہیے تقریبًا ہوتے۔

دس درم سے تو وہی ملیگا۔

مہر کب لازم ہوتا ہے

مسئلہ (۱۴۰) پورا مہر لازم ہوتا ہے بعد وطی یا خلوت صحیحہ کے یا زوج یا زوجہ کے مرجانے سے یا دوبارہ عدت مین نکاح کرنے سے۔

طلاق قبل وطی مین کتنا مہر ملے گا

مسئلہ (۱۴۱) طلاق قبل وطی سے نصف مہر مسمی واجب ہوگا۔

کیا چیز مہر ہوسکتی ہے اور کیا نہین

مسئلہ (۱۴۲) جو چیز کہ مال متقوم نہو وہ مہر نہین ہوسکتی اور اگر متقوم اور غیر متقوم چیزین دونون ملاکر مہر معین کیا تو متقوم چیزین مہر ہونگی باقی نہین۔ اور اگر صرف جنس غیر متقوم کو مہر قرار دیا ہو تو مہر مثل دینا ہوگا۔

شراب وغیرہ کے بدلہ نکاح

مسئلہ (۱۴۳) اگر نکاح بدین شرط کیا کہ مہر نہ دیا جائیگا یا شراب کے بدلہ یا ایک غلام آزاد کے بدلہ یا کسی کپڑے یا جانور مجہول کے عوض یا بعوض خدمت بمدت معینہ یا اس شرط پر کہ اگر وہ اپنی بیٹی یا بہن وغیرہ اوسے دے تو یہ بھی اسکو اپنی بیٹی یا بہن وغیرہ کو دیتا ہے تو ان سب صورتون مین نکاح صحیح ہوگا اور شرط فاسد ہوگی اگر مہر کا نام نکاح مین لیا گیا ہو یا نکاح بلا مہر کیا گیا تب بھی نکاح صحیح ہوگا مگر ان تمام صورتون مین بعد وطی یا خلوت صحیحہ یا موت احد الزوجین کے مہر مثل واجب ہوگا۔

جس عورت کا بدون مہر نکاح ہوا ہو بعد طلاق اوسے متعہ دیا جائیگا

مسئلہ (۱۴۴) جس عورت[۱] کا نکاح بلا مہر ہوا تھا اگر اوسے قبل وطی طلاق دیجاے تو اوسکو متعہ[۲] بقدر قیمت نصف مہر مثل بصورت مالداری زوج اور بقدر قیمت پانچ درم بصورت محتاجی زوج دینا لازم ہے۔

کس کس کو متعہ دینا ضرور ہے

مسئلہ (۱۴۵) بغرض اسکے کہ متعہ دینا کسکو ضرور ہے اور کس کو نہین یہ واضح رہے کہ مطلقہ عورتون کی چار قسمین ہین۔

۱۔ وہ جسکا نہ مہر معین تھا نہ وطی ہوئی تھی ۲۔ وہ جسکا مہر معین تھا مگر وطی نہین ہوئی۔

۳۔ وہ جس سے وطی ہوئی مگر مہر معین نہ تھا ۴۔ وہ جسکا مہر بھی معین تھا اور وطی بھی ہوئی۔

---

[۱] ایسی عورت کو اصطلاح مین مفوضہ کہتے ہین [۲] تین کپڑون اوڑھنی کرتی چادر سربند پا ایک کا نام ہے۔

صورت اول مین متعہ دینا واجب ہے صورت ثانی مین ضرور نہین صورت ثالث و رابع مین متعہ دینا مستحب ہے۔

دو محارم مین ایک کو مہر کامل ملنا۔

مسئلہ (۱۴۶) اگر دو محارم[1] عورتون سے نکاح کیا ہو اور بعد دخول تفریق کرا ئی جائے تو ہر ایک کو مہر کامل ملیگا اور اگر ایک سے وطی ہوئی ہو دوسری سے نہین تو مدخولہ کو مہر کامل ملیگا اور غیر مدخولہ کو چوتھائی۔

کونسا مہر دینا لازم ہے

مسئلہ (۱۴۷) جو مہر کہ بتراضی زوجین مقرر ہوا تھا یا جو قاضی نے ٹھرا دیا تھا یا جو مہر معین پر اضافہ کیا گیا بشرط قیام زوجیت اور معلوم ہونے مقدار زیادتی اور قبول کرنے عورت کے زوج پر لازم آئیگا۔

زیادتی مہر مین تنصیف نہین ہوتی۔

مسئلہ (۱۴۸) جو مہر کہ بعد عقد کے مفروض[2] ہوا یا مہر مسمی پر زیادہ ہوا اوسکی تنصیف طلاق قبل وطی مین نہین ہوا کرتی ہے لیکن صورت اول (یعنے مفروض) مین متعہ دینا اور صورت ثانی مین نصف اصل مہر کا دینا واجب ہوگا۔

زوجہ کا مہر معاف کرنا

مسئلہ (۱۴۹) عورت کا اپنے شوہر کو مہر معاف کرنا صحیح ہے خواہ وہ قبول کرے یا نکرے بلکہ اگر بعد مرنے زوج کے یا بعد طلاق بائن کے بھی معاف کریگی تو بھی معاف ہو جائیگا مگر یہ شرط ہے کہ یہ معافی زوجہ نے اپنے مرض موت مین نکی ہو لیکن اگر زوج کہے کہ مین مہر کا معاف کرنا نہین مانتا تو البتہ معاف نہوگا۔

بجبر زوج بھی معافی مہر جائز ہے

مسئلہ (۱۵۰) اگر زوج زوجہ سے کہے کہ جبتک تو مہر معاف نکرے مین تجھہ سے خلوت نہین کرتا اور زوجہ معاف کر دے تو مہر معاف ہو جائیگا۔[3]

حیلہ شرعی جس سے زوجہ سے اور روپیہ زوج لینیکا جائز ہو جاتا ہے۔

مسئلہ (۱۵۱) زوج نے زوجہ کو ہزار روپیہ اوسکا مہر دیا زوجہ نے بعد قبضہ کرنے کے وہ روپیہ زوج کو ہبہ کر دئیے اسکے بعد زوج نے بلا وطی کئے کے طلاق دیدی تو زوجہ سے

---

[1] مسئلہ (۶۱) ملاحظہ طلب ہے۔

[2] یعنے جو بعد عقد قرار دیا گیا۔ [3] مگر اسمین بعض علماء کو اختلاف ہے۔ م

زوج پانچ سو روپیہ واپس لینے کا مستحق ہے کیونکہ طلاق قبل وطی مین زوجہ بقدر نصف مہر (یعنے پانچ سو) کی مستحق تھی اور وہ ہزار پاچکی ہے لہذا پانچ سو واپس کرنا ہونگے لیکن اگر قبل قبضہ روپیہ ہبہ کئے تھے تو زوج کو کوئی حق استرداد نہوگا -

تعین مہر مین خوبصورتی وبدصورتی کی شرط

مسئلہ (۱۵۲) نکاح اس شرط پر کیا کہ اگر عورت خوبصورت ہوگی تو ہزار روپیہ مہر اور بدصورت ہوگی تو پانچ سو روپیہ مہر تو یہ دونون شرائط صحیح ہے -

جب کوئی شئے معین ہو تو وہ دی یا اوسکی قیمت یہ زوج کو اختیار ہے

مسئلہ (۱۵۳) جب کوئی جانور یا جنس معلوم مہر قرار پائے تو مرد کو اختیار رہے چاہے قیمت دے یا وہی جنس دے -

نکاح فاسد مین مہر مثل واجب ہوتا ہے -

مسئلہ (۱۵۴) نکاح فاسد مین بھی (یعنے جس نکاح مین کوئی شرط شرائط نکاح سے مفقود ہو) بعد وطی کے مہر مسمی یا مہر مثل (یعنے جو کم ہو) واجب ہوتا ہے (خدا اور رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کوئی گواہ نہو یا دو بہنون سے ایک ساتھ نکاح کرے یا بی بی پر لونڈی سے نکاح کرے یا چار عورتون کے ہوتے ہوئے پانچوین عورت سے نکاح کرے تو یہ سب نکاح فاسد مین داخل ہین - لیکن اگر بعد نکاح چھ مہینے یا زیادہ عرصہ مین لڑکا پیدا ہو تو اوس کا نسب اسی سے ثابت ہوگا -)

نکاح فاسد مین کبتک مہر مثل واجب نہین ہوتا

مسئلہ (۱۵۵) نکاح فاسد مین خلوت سے مہر مثل واجب نہین ہوتا بدون وطی کے -

نکاح فاسد کی ممانعت

مسئلہ (۱۵۶) چونکہ نکاح فاسد کا قائم رکھنا حرام ہے اسلئے لازم ہے کہ زوجین ایسے نکاح کو فسخ کر ڈالین -

مہر مثل کا اعتبار بلحاظ باپ کے طرف کی عورتون کے ہے

مسئلہ (۱۵۷) حرّہ کے مہر مثل کے لئے اوسکے باپ کے طرف کی عورتون کا اعتبار ہے نہ مان کی طرف کی عورتون کا بدین ترتیب کہ اول عورت کی بہنون کا پھر پھوپھیون کا پھر بھانجیون اور چچا کی لڑکیون کا و علی ہذا - بترتیب یعنے پہلے قریب کی عورتون کا پھر بعید کا -

کن اوصاف مین برابر ہونا چاہئے

مسئلہ (۱۵۸) برابری عورت کی اوسکے باپ کی طرف کی

عورتون سے ان اوصاف مین معتبر ہے - ہمعصر ہونا - عمر - جمال - مال - عقل تقوی - پاکدامنی - علم - ادب - خلق - باکرہ وثیبہ ہونا - ایک شہر کی سکونت اور اسی طرح زوج کا حال بہی مثل اون عورتون کے شوہرون کے مال وحسب وغیرہ مین برابر ہو -

لونڈی کا مہر مثل

مسئلہ (۱۵۹) لونڈی کا خواہش کرنیوالا جو دے سکتا ہے - وہی اوسکا مہر مثل ہے اور اوسکے باپ کی طرف والی عورتونکا کوئی اعتبار نہین ہے -

اوصاف مذکورہ کے نہونے کی صورت

مسئلہ (۱۶۰) اگر اوصاف مذکورہ یا اون مین سے بعض عورت کے باپ کی طرف کی عورتون مین نہون تو اجنبی[1] قوم کا اعتبار ہوگا -

ولی مہر کا ضامن ہوسکتا ہے

مسئلہ (۱۶۱) ولی (خواہ زوجہ کا ہو یا زوج کا) مہر کا ضامن ہوسکتا ہے گو عورت یا مرد صغیر ہو اور ولی ہی عاقد نکاح ہو - مگر شرط یہ ہے کہ حالت مرض الموت مین ضمانت نہ کی ہو لیکن اگر مکفول لہ[2] یا مکفول عنہ ولی کے وارث نہون تو بقدر ثلث مال ضمانت نافذ ہوگی - یہ بہی شرط ہے کہ عورت یا اوسکے ولی نے ولی کی ضمانت کو قبول کیا ہو -

فقط نکاح سے باپ ذمہ دار نہین ہوتا

مسئلہ (۱۶۲) فقط نکاح کر دینے سے باپ مہر کا ذمہ دار نہین ہوتا تا وقتیکہ ضامن نہوا ور نہ باپ سے بدون ضمانت نفقہ دینے مین مواخذہ ہوسکتا ہے - لیکن اگر باپ نے صغیر کا مہر ادا کیا ہو تو اوسے پہیر لینا جائز نہین - الا جبکہ اوس نے پہیر لینے کے لئے گواہ کر لئے ہون -

صغیر مالدار کے باپ پر ادائے مہر کا تقاضا ہوسکتا ہے

مسئلہ (۱۶۳) صغیر مالدار کے باپ پر ادائی مہر کا تقاضا ہوسکتا ہے کہ وہ اوسکے مال سے ادا کرے

---

[1] اجنبی وہ قوم ہے جو باپ کی قوم کے مساوی یا مماثل ہو نہ کہ اس سے کم یا زیادہ [2] قرضخواہ یا طالب جس کی طرف سے ضامن ہوا -

لیکن صغیر محتاج کے باپ پر تقاضا نہیں ہو سکتا۔

ولی صغیر سے مہر پھیر لے سکتا ہے — **مسئلہ (۱۶۴)** ولی ضامن کو اگر زوج نے ادائی مہر کے لئے کہا ہو تو وہ اوس سے پھیر لے سکتا ہے لیکن اگر ولی کو ادائی مہر کی اجازت نہ دی ہو تو ولی کو اختیار پھیر لینے کا نہیں ہے۔

عورت بغرض لینے مہر کے وطی سے منع نہیں کر سکتی — **مسئلہ (۱۶۵)** عورت مرد کو وطی وغیرہ سے بغرض لینے مہر کے منع نہیں کر سکتی الا جبکہ مہر معجل ہو مگر جبکہ مہر موجل کی مدت مجہول ہو بجہالت صریح۔ (جیسے آندھی چلنا یا پانی کا برسنا) تو ایسی صورت مین مہر فی الحال واجب الادا ہوگا لیکن اگر مہر کی مدت موت یا طلاق مقرر کیجائے تو صحیح ہے

بعد انکار بھی نفقہ دیا جائیگا — **مسئلہ (۱۶۶)** بقول امام صاحب عورت کو بعد ایسے انکار کے بھی نفقہ دیا جائیگا بشرطیکہ قبل مطالبہ برضامندی خلوت یا وطی ہو چکی ہو۔

منود کے مہر کا اعتبار نہین — **مسئلہ (۱۶۷)** جو مہر کہ اصلی ہو گو وہ پوشیدہ ہو معتبر ہوگا نہ وہ مہر جو منود کے لئے مقرر کیا جائے۔

طلاق سے مہر موجل معجل ہو جاتا ہے — **مسئلہ (۱۶۸)** جو مہر کہ طلاق تک موجل ہو وہ طلاق رجعی سے معجل ہو جاتا ہے اور عورت کی طرف رجعت کرنے سے پھر موجل نہین ہوتا۔

مہر کا ہبہ صحیح ہے — **مسئلہ (۱۶۹)** اگر عورت اپنا مہر کسیکو ہبہ کر کے اوسکو مہر لینے کا وکیل کر دے تو صحیح ہے مگر بدون توکیل صحیح نہین۔

احکام خلوت صحیحہ

خلوت صحیحہ — **مسئلہ (۱۷۰)** خلوت مرد کی بدون مانع حسی کے جیسے مرض کہ مانع وطی ہو) اور مانع شرعی کے (جیسے روزہ رمضان) اور مانع طبعی (جیسے کہ حیض وغیرہ) مثل وطی کے ہے اور اسی کو خلوت صحیحہ کہتے ہین بشرطیکہ سوائے زوجین کے شخص ثالث موجود نہو۔ (اگر شخص ثالث سوتا ہوا ہو یا اندھا ہو تب بھی مانع

خلوت سمجھا جائیگا) لیکن اگر صغیر لاعقل یا زوجین مین سے کسی کی لونڈی ہو تو وہ مانع خلوت نہین ہے۔

مکان کی عدم صلاحیت مانع حسی ہے۔

مسئلہ (۱۷۱) عدم صلاحیت مکان مانع حسی مین داخل ہے (یعنے ایسا مکان جیسے مسجد یا بیابان وغیرہ)

زوج کا زوجہ کو نہ پہچاننا مانع شرعی ہے۔

مسئلہ (۱۷۲) زوج کا زوجہ کو نہ پہچاننا مانع شرعی ہے کیونکہ بدون شناخت زوجہ وطی کی قدرت ممکن نہین۔

روزہ رمضان مانع شرعی ہے

مسئلہ (۱۷۳) روزہ رمضان اور نماز فرض مانع شرعی ہین داخل ہین لیکن روزہ نذر اور کفارات اور قضا مانع نہین۔

کن احکام مین خلوت مانند وطی کے ہے

مسئلہ (۱۷۴) مفصلہ ذیل احکام مین خلوت صحیحہ مانند وطی کے ہے گو شوہر نامرد یا مقطوع الذکر یا خصی یا خنثی ہو (ایسا خنثی جسکا حال کہل گیا ہو قبل خلوت کے)

۱ ثبوت نسب کے لئے ۲ نفقہ اور سکنی لازم ہونیمین (یعنے بعد نکاح خلوت صحیحہ کرکے طلاق دے تو زوج پر نفقہ اور سکنی تا عدت لازم ہوگا) ۳ وجوب عدت مین اور منکوحہ کی بہن سے نکاح اور اوسکے سوا چار عورتون سے اوسکی عدت کے اندر نکاح حرام ہونے مین ۴ لونڈی کے نکاح حرام ہونیمین (یعنے حرہ منکوحہ کو طلاق دی تو اوسکی عدت مین لونڈی سے نکاح حرام ہے۔ ۵ وقت طلاق کی رعایت کرنیمین۔ جیسے بعد وطی کے طہر مین طلاق دیجاتی ہے ویسی ہی خلوت کے بعد بھی طہر مین طلاق دے۔

اور احکام مین خلوت مانند وطی نہین

مسئلہ (۱۷۵) باقی احکام مین خلوت صحیحہ مانند وطی کے نہین ہے۔ مثلاً غسل مین (یعنے وطی سے غسل واجب ہوتا ہے خلوت سے نہین) بیٹیون کی حرمت مین (جس عورت سے وطی کی اوسکی بیٹی حرام ہے لیکن صرف خلوت سے حرام نہین ہوتی) وعلی ہذا رجعت و میراث وغیرہ مین بھی خلوت مانند وطی کے نہین۔

تعلیق طلاق خلوت پر

مسئلہ (۱۷۶) زوج نے زوجہ سے کہا کہ اگر مین

تجھ سے خلوت کرون تو تجکو طلاق ہے پھر زوجہ سے خلوت کی تو اوسکو طلاق بائن واقع ہو جائے گی بسبب وجود شرط کے اور نصف مہر واجب ہوگا لیکن زوجہ پر عدت واجب نہوگی ۔ اور جب عدت واجب نہوئی تو زوج پر نفقہ وغیرہ بھی واجب نہوگا ۔

خلوت فاسدہ مین بھی عدت واجب ہے

مسئلہ (۱۷۷) خلوت فاسدہ مین بھی عدت واجب ہے۔ (یعنے خواہ صحیحہ ہو خواہ فاسدہ ہر طرح پر عدت واجب ہوگی ۔) لیکن نکاح فاسد مین بدون وطی کے صرف خلوت صحیحہ کی وجہ سے عدت لازم نہین ہوتی ۔

موت بمنزلہ وطی کے ہے

مسئلہ (۱۷۸) موت بمنزلہ وطی کے فقط بغرض مہر اور عدت کے ہے نہ کسی اور غرض کے لئے پس اگر ایک عورت قبل دخول مرجائے تو اس کی بیٹی سے (جو شوہر اول سے ہو) اوسکے شوہر کو نکاح حلال ہے ۔

متفرقات

عورت کو حاجت کے لئے نکلنا جائز ہے

مسئلہ (۱۷۹) عورت کو سفر کرنا اور شوہر کے گھر سے حاجت کے لئے نکلنا جائز ہے بلا حاجت نکلنا جائز نہین ۔

زیارت اقربا کے لئے عورت کو جانا جائز ہے

مسئلہ (۱۸۰) عورت کو جائز ہے کہ زیارت اقربا کے لئے بدون اذن زوج جائے جبکہ اوسنے مہر معجل نہ پایا ہو اور جب مہر معجل پا چکی ہو تو گھر سے نہ نکلے مگر جبکہ عورت کا کسی پر قرض ہو یا عورت کسی کی مقروض ہو تو بلا اجازت بھی نکلنا جائز ہے ۔

ماں باپ و محارم کی زیارت

مسئلہ (۱۸۱) عورت کو ماں باپ کی زیارت کے لئے ہر ہفتہ مین اور محارم کی ملاقات کے لئے ہر سال مین ایکبار نکلنا جائز ہے ۔

مردہ شو یا دائی کو بھی نکلنے کا اختیار ہے

مسئلہ (۱۸۲) جب عورت دائی یا مردہ شو ہو تو بھی وہ نکل سکتی ہے (مگر اسکے شوہر کو روکنے کا اختیار رہے ۔)

منگنی بعد جو چیزین بھیجی ہون اونکے پھیر لینے کا اختیار ہے

مسئلہ (۱۸۳) منگنی کے بعد زوج نے چند اشیا عورت کو بھیجین اور عورت کے باپ نے نکاح کیا تو جو چیزین بعوض مہر بھیجی

گئی ہون اور موجود بھی ہون اونکو پھیر لے نہ او نکی قیمت کو گو متغیر ہوگئی ہون اور اگر موجود نہ ہون تو انکی قیمت پھیر لے -

اشیاء تحفہ کو پھیر لے سکتا ہے

مسئلہ (۱۸۴) اسی طرح جو اشیاء کہ بطریق تحفہ کے بھیجی گئی ہون تو اونکا پھیرنا جائز نہین کیونکہ تحفہ مثل ہبہ کے ہے -

غیر کے معتدہ پر خرچ کیا ہو تو پھیر لے سکتا ہے -

مسئلہ (۱۸۵) ایک شخص نے غیر کی معتدہ پر اس شرط سے خرچ کیا کہ وہ بعد عدت کے اوس سے نکاح کریگا - مگر اوس عورت نے خلاف شرط نکاح نکیا تو عورت سے خرچ پھیر لینا درست ہے - لیکن اگر عورت کو علیحدہ خرچ ندیا ہو بلکہ مرد کے ساتھ کھاتی ہو تو پھیر لینا درست نہین -

جہیز کا پھیر لینا ناجائز ہے

مسئلہ (۱۸۶) ایک شخص نے بحالت صحت اپنی بیٹی کو کچھ جہیز دیکر اوسپر اوسکا قبضہ کر دیا تو وہ یا اوسکا وارث اوسکے پھیر لینے کا مجاز نہین - لیکن جبکہ جہیز پر قبضہ ندیا ہو یا حالت مرض مین جہیز دیا ہو تو ورثاء کو پھیر لینا جائز ہے -

صغیرہ کے لئے جہیز پر قبضہ شرط نہین -

مسئلہ (۱۸۷) اگر صغیرہ بیٹی کے لئے باپ نے جہیز خریدکیا تو اوس صورت مین صغیرہ کا قبضہ شرط نہین کیونکہ باپ کا قبضہ قائم مقام صغیرہ کے قبضہ کے ہے -

رخصت کرنے کے لئے جو رقم لیگئی ہو وہ زوج پھیر لے سکتا ہے

مسئلہ (۱۸۸) زوجہ کے عزیز وغیرہ (مثلاً باپ یا بھائی) بدون کچھ رقم لئے کے زوجہ کو رخصت کرتے ہون اور زوج کچھ دیکر زوجہ کو لائے تو وہ رقم اون سے پھیر لے سکتا ہے کیونکہ یہ رشوت مین داخل ہے -

تسویہ منکوحات

مسئلہ (۱۸۹) مرد کو لازم ہے کہ شب باشی اور لباس اور کھانے اور موانست مین منکوحات کو برابر رکھے - محبت اور جماع مین برابری شرط نہین کیونکہ وہ نشاط خاطر پر موقوف ہے -

کتاب الطلاق

تعریف طلاق

مسئلہ (۱۹۰) طلاق شرع مین رفع قید نکاح کو کہتے ہین خواہ رفع قید فی الحال ہو جیسے طلاق بائن سے یا آخر کار رفع قید ہو جیسے طلاق رجعی* سے بعد گذرنے عدت کے اسواسطے کہ زوج کو عدت کے اندر رجعت کا اختیار ہے

رفع قید کیسے الفاظ سے ہو

مسئلہ (۱۹۱) رفع قید نکاح لفظ مخصوص سے ہو بلا استثناء لفظ مخصوص سے وہ الفاظ مراد ہین جو شامل ہون طلاق پر خواہ طلاق صریح ہو یا رجعی یا بائن -

طلاق ناپسندیدہ فعل ہے

مسئلہ (۱۹۲) گو طلاق ایک جائز فعل ہے مگر جائز چیزون مین سے ایک ناپسندیدہ چیز ہے لیکن طلاق دینا واجب ہے جبکہ حسب دستور عورت کو نہ رکھہ سکے (مثلاً عنین یا مقطوع الذکر ہو)

اقسام طلاق

مسئلہ (۱۹۳) طلاق تین قسم کا ہے - احسن ۱ حسن ۲ - بدعی ۳

۱ طلاق احسن (یعنے خوب تر) یہ ہے کہ ایک بار طلاق رجعی دے اوس طہر مین جسمین وطی نہ ہوئی ہو اور پھر جبتک اوسکی عدت نہ گذر جائے دوسری نہ دے (فی نفسہ یہ قسم طلاق بھی احسن نہین ہے بلکہ حسن و بدعی سے بہتر ہے)

۲ طلاق حسن (یعنے خوب) یہ ہے کہ ایک طلاق دے زوجہ غیر مدخولہ کو اگرچہ طلاق حیض مین واقع ہو اور زوجہ مدخولہ کو جدا جدا تین طلاق دینا تین طہر مین جسمین وطی نہ ہوئی ہو اور نہ اوس حیض مین وطی یا طلاق ہوئی ہو جو تین طہر سے پہلے تہا اور اگر عورت کو حیض نہ آتا ہو تو تفریق تین طلاق کی تین مہینے مین ہو (یہ قسم طلاق بدعی سے بہتر ہے)

۳ طلاق بدعی (یعنے بدعت والا) یہ ہے کہ حیض مین طلاق دے یا طہر مین وطی کے بعد طلاق دے یا تین طلاق ایک لفظ سے یا علیحدہ علیحدہ دے یا تین طلاق ایک آن مین دے (طلاق بدعی حرام ہے یعنے اوسکے دینے سے شرعاً گنہگار ہوتا ہے)

* طلاق رجعی وہ ہے جسمین تجدید نکاح کی حاجت نہین اور عورت کی رضامندی رجوع مین ضرور نہین اور اوسکی عدت مین ترک زینت نہین اور الگ گھر مین زوج و زوجہ کا رہنا بحالت عدت جائز ہے بخلاف بائن کے ۱۲ مثلاً انشاء اللہ کی قید لگانا

اقسام طلاق بدعی

مسئلہ (۱۹۴) طلاق بدعی یعنے جو طلاق احسن وحسن کے مخالف ہو اوسکی آٹھ قسمین ہین۔
۱ تین طلاق متفرق ایک طہر مین دینا ۲ تین طلاق ایک لفظ سے ایک طہر مین دینا ۳ دو طلاق ایک لفظ سے دینا ۴ دو طلاق دو لفظ سے اوس طہر مین دینا جسمین رجعت نہین ۵ حیض مین طلاق دینا ۶ اوس طہر مین جسمین وطی ہو چکی ہو طلاق دینا ۷ اوس طہر مین طلاق دینا جسمین وطی نہین ہوئی لیکن طہر کے قبل حیض مین ہو چکی ہو ۸ نفاس مین طلاق دینا۔

جب حیض مین طلاق دی ہو تو رجعت مناسب ہے

مسئلہ (۱۹۵) اگر حیض مین طلاق دی ہو تو واسطے دور ہونے گناہ کے رجعت کر لینا واجب ہے جب وہ حیض سے طاہر ہو تو پھر چاہے طہر مین طلاق دے یا رکھے۔

کسکی طلاق واقع ہوتی ہے

مسئلہ (۱۹۶) ہر زوج عاقل۔ بالغ کے طلاق واقع ہوتی ہے گو وہ غلام[۱] یا مکرہ[۲]۔ یا ہازل[۳]۔ یا سفیہ[۴]۔ یا مست[۵] نشہ بنگ یا افیون وغیرہ ہو۔

مست کی کب طلاق واقع نہین ہوتی۔

مسئلہ (۱۹۷) اگر کوئی شخص زبردستی نشہ پلا دیے یا کسی حالت اضطرار سے مست ہو گیا ہو یا اوسکی عقل بوجہ درد سر یا کسی دوا کے استعمال کے زایل ہو تو طلاق واقع نہین ہوتی

گونگے کی طلاق

مسئلہ (۱۹۸) گونگے کی طلاق اشارہ سے واقع ہوتی ہے اگرچہ گونگا پیدائشی نہ ہو مگر شرط یہ ہے کہ مرنے تک گونگا رہے اگر قبل مرنے کے زبان کھل جائیے تو اوس سے پوچھا جائیگا اگر گونگا لکھنا جانتا ہو تو اوسکے اشارہ سے طلاق واقع ہوگی بدون تحریر کے۔

مجنون کی طلاق

مسئلہ (۱۹۹) مجنون وقلیل الفہم آدمی کی طلاق

---

۱ زبردستی کیا گیا یعنے زبردستی کسینے اوس سے طلاق دلائی ہو۔ ۲ جسنے اپنے کلام کی حقیقت مقصود نہو بلکہ تمسخر سے طلاق دی ہو ۳ خفیف العقل اور کم فہم ۴ نشہ کی ایسے حالت کہ جسمین عورت ومرد آسمان وزمین کی تمیز نہ رہے

واقع نہین ہوتی۔

طلاق خطا سے یا بالفاظ غلط۔ **مسئلہ (۲۰۰)** ارادہ کسی اور بات کے کہنے کا تھا اور زبان سے طلاق نکل گئی یا لفظ طلاق کے معنے نہ جانکر طلاق دے یا بحرف غلط یعنے قاف کی جگہہ کاف یا غین وغیرہ بولا تو باعتبار حکم ظاہر ان سب صورتون مین طلاق واقع ہوگی۔ نہ باعتبار دیانت۔

تعداد طلاق **مسئلہ (۲۰۱)** طلاق حُرّہ کے واسطے تین بار اور لونڈی کے واسطے دو بار ہے خواہ شوہر حُر ہو یا غلام۔

اقسام الفاظ طلاق **مسئلہ (۲۰۲)** الفاظ طلاق تین طرح کے ہوتے ہین۔ صریح۔ ملحق بصریح۔ کنایہ۔

طلاق صریح و ملحق بصریح کا بیان

طلاق صریح **مسئلہ (۲۰۳)** طلاق صریح وہ ہے کہ جو ایسے الفاظ سے دیجاے کہ سوائے طلاق کے اور معنون مین وہ لفظ مستعمل نہو سکین (جیسے طلاق۔ یا طلاق دے یا طلاق دی ہوئی۔)

طلاق مین عورت کی طرف خطاب ضرور ہے **مسئلہ (۲۰۴)** طلاق صریح کے لئے ضرور ہے کہ عورت کی طرف خطاب کرے خواہ نیت ہو یا نہو۔ (جیسے تجکو طلاق دی)

طلاق رجعی **مسئلہ (۲۰۵)** الفاظ طلاق صریح کے یا ایسے الفاظ کے جو ان کے ہم معنی ہون ایک مرتبہ کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے (جیسے مین راضی ہوا تیری طلاق سے یا مین نے تجھپر طلاق ڈالی۔)

الفاظ محرفہ سے طلاق صریح **مسئلہ (۲۰۶)** الفاظ محرفہ[۱] سے بھی طلاق صریح واقع ہو سکتی ہے جیسے طلاق کی جگہہ طلاک یا طلاخ یا طلاغ وغیرہ کہنا۔

---

[۱] غلط الفاظ بولنا یعنے تحریف الفاظ۔

بجواب طلاق ہان کہنے سے طلاق واقع ہوگی۔

مسئلہ (۲۰۷) زوج سے پوچھا گیا کہ کیا تونے اپنے زوجہ کو طلاق دی اوسنے کہا ہان (مگر ہان ہجے کرکے کہا) یا اگر زوج نے زوجہ سے کہا کہ تو طلاق والی ہوجا یا کہا کہ او مطلقہ تو ان سب صورتون مین طلاق واقع ہوگی۔

صرف گردن یا چہرہ وغیرہ کو طلاق دینا۔

مسئلہ (۲۰۸) جب صرف ایک عضو کا نام لیکے طلاق دے مثلاً صرف گردن یا چہرہ کو طلاق دے تو طلاق واقع ہوگی۔ لیکن ایسے عضو کے طرف جو قائم مقام تمام بدن کے بولا جاتا ہو نسبت کی یا کسی جزو شایع غیر معین کے طرف نسبت کی تو بھی طلاق واقع ہوگی۔ (بخلاف نکاح کے کہ اگر نصف عورت سے نکاح کرے تو صحیح نہ ہوگا۔

طلاق کے اجزا

(۲۰۹) حصہ ایک طلاق کا (اگرچہ ہزاروان ہو) ایک طلاق کے برابر ہے پس اگر ایک طلاق کے ساتھہ اور اجزاء نصف یا ثلث ہوئے تو دوسری طلاق واقع ہوگی اسی طرح اگر دوسے کچھہ اجزا بڑھ جائین تو تین طلاق واقع ہونگے

تعلیق طلاق۔

مسئلہ (۲۱۰) اگر کہے کہ تجکو طلاق ہے اگر تو اپنے گھر مین داخل ہو تو داخل ہونے ہی طلاق واقع ہوگی۔

طلاق گھر یا دہوپ وغیرہ مین۔

مسئلہ (۲۱۱) اگر کہے کہ تجکو طلاق ہے گھر مین یا دہوپ مین یا سائہ مین یا کپڑے مین یا دہلی یا حیدرآباد مین تو طلاق بالفعل واقع ہوگی۔ دہلی یا حیدرآباد مین داخل ہونے اور سایہ اور دہوپ اور کپڑے اور گھر پر موقوف نہ رہیگی۔

طلاق کے الفاظ

مسئلہ (۲۱۲) زوج کے اس قول سے کہ تو طالق بائن ہے یا یون کہنا کہ تو طالق ہے البتہ تو طالق ہے افحش طلاق کریا تجکو طلاق شیطان ہے یا طلاق بدعت ہے یا تجکو بدتر طلاق ہے یا مانند پہاڑ کے طلاق ہے یا تجکو گھر بہر کی طلاق ہے یا تو مانند ہزار کے طلاق ہے یا تجکو سخت طلاق ہے یا چوڑی یا لمبی یا بڑی یا اشد طلاق ہے یا اخبث یا اکبر یا اطول یا اعرض یا اغلظ یا اعظم طلاق کہے تو ایک ہی مین طلاق بائن واقع ہوگی بشرطیکہ قائل نے نیت تین طلاق کی حُرّہ مین اور دو طلاق کی لونڈی مین نہ کی ہو اور اگر ایسی نیت کی ہو تو صحیح ہوگی

لہ جیسے نصف عورت یا ثلث وغیرہ۔

طلاق لاحق نہین ہوتی نکاح فاسد مین

مسئلہ (۲۱۳) طلاق لاحق نہین ہوتی مگر نکاح صحیح یا عدت یا فسخ ارتدادی وغیرہ مین پس اگر نکاح فاسد کر کے طلاق دے تو بدون تحلیل کے نکاح کر لینا جائز ہے۔

غیر مدخولہ کو طلاق

مسئلہ (۲۱۴) غیر مدخولہ کو (یعنے وہ عورت جسکے ساتھ وطی نہوئی ہو) ایک لفظ طلاق سے طلاق بائن بلا عدت پڑ جائیگی اور دوسری اور تیسری طلاق اوسپر نہ پڑ سکیگی اور بدون حلالہ کے زوج اول اوس سے نکاح نہین کر سکتا۔

ایک طلاق سے چار عورتون پر طلاق

مسئلہ (۲۱۵) ایک شخص کی چار عورتین ہین اور اوس نے اونسے کہا کہ تمھارے درمیان مین ایک طلاق ہے یا کہا کہ تمھارے درمیان مین دو طلاق ہین تو ہر ایک کو ایک طلاق واقع ہوگی کیونکہ ایک طلاق کا بحساب رسدی ہر عورت کو چوتھائی طلاق پہنچا اور ہر جز طلاق ایک کے برابر ہے یہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

طلاق رجعی بالفاظ طلاق

مسئلہ (۲۱۶) مرد کے صرف یون کہنے سے کہ تو طالق ہے بالاتفاق طلاق رجعی واقع ہوتی ہے نہ بائن۔

دنیا کی سب عورتون کو طلاق دینے سے زوجہ کو طلاق واقع نہین ہوتی۔

مسئلہ (۲۱۷) ایک شخص نے کہا کہ دنیا کی عورتین یا جہان کی عورتین مطلقہ ہین تو اوسکی عورت کو طلاق واقع نہوگی اسلئے کہ یہ طلاق صریح نہین ہے لیکن اگر نیت کی ہو تو طلاق واقع ہوگی۔

غیر شخص کے کہنے سے طلاق کا پڑنا

مسئلہ (۲۱۸) ایک شخص نے چند حاضر جلسہ سے کہا کہ جسکی عورت مطلقہ ہو وہ ایسا فعل کرے اور اوسکے بعد کہنے وہ فعل کیا تو اوسکی عورت پر طلاق واقع ہوگی۔

کنایات طلاق کا بیان

تعریف طلاق کنایہ

مسئلہ (۲۱۹) طلاق کنایہ وہ ہے جو بالفاظ کنایہ (یعنے جو طلاق کے لئے موضوع نہون بلکہ طلاق اور غیر طلاق دونون پر محتمل ہون) دیجائے

اور وہ تین حال سے خالی نہو یا رضامندی کی حالت مین ہو یا خفگی وغصہ کی حالت مین ہو یا مذاکرہ طلاق کی حالت ہو۔

طلاق کنایہ کب واقع ہوتی ہے۔

مسئلہ (۲۲۰) طلاق کنایہ بدون نیت یا دلالت حال کے واقع نہین ہوتی۔ دلالت حال یہ ہے کہ اوس وقت گفتگو سے طلاق ہو یا رنج یا غصہ ہو۔

اقسام الفاظ کنایہ

مسئلہ (۲۲۱) الفاظ کنایہ تین قسم کے ہین۔ ۱۔ بعض ایسے ہین کہ احتمال رکھتے ہین عورت کے رد کلام کا اور جواب طلاق بھی اُنہین نکلتا ہے جیسے نکل اس مکان سے تاکہ تیرے شر سے نجات ہو تو یہ رد طلاق کے سوال کا ہوا۔

۲۔ اور بعضے ایسے ہین کہ احتمال رکھتے ہین دشنام دہی و بدگوئی کا اور محتمل ہین جواب طلاق کے بھی (جیسے تو خالی ہے حسن و خوبی سے یا خالی ہے نکاح سے)۔

۳۔ اور بعضے ایسے ہین کہ رد سوال کے محتمل ہین نہ دشنام دہی کے لیکن جواب طلاق کا البتہ احتمال رکھتے ہین (جیسے شمار کر اپنے حیضون کو یا تو اپنے رحم کو صاف کر یا تو اکیلی ہے)۔

پس جبکہ شوہر غصے نہو اور طلاق کا ذکر بھی نہو تو الفاظ مذکورہ مین سے کسی سے طلاق واقع نہوگی اور جب غصہ مین ہو تو پہلے قسم کے الفاظ نیت پر منحصر رہین گے (یعنے نیت کریگا تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہین) اور تیسری قسم مین طلاق واقع ہوگی اگرچہ نیت نہو۔ اور جب ذکر طلاق کا ہو تو الفاظ قسم اول سے نیت کے ساتھ اور قسم دوم و سوم سے بلا لحاظ نیت طلاق واقع ہوگی۔

بلفظ حرام طلاق بائن کا واقع ہوگا۔

مسئلہ (۲۲۲) اگر زوج نے کہا کہ مین شراب پیون تو اللہ کا حلال مجھپر حرام ہے پھر کہا کہ اگر مین نماز ترک کرون تو اللہ کا حلال مجھپر حرام ہے اور اوس نے شراب پی تو اوسکی زوجہ کو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور نماز بھی ترک کی تو دوسری طلاق واقع ہوگی اسلئے کہ بلفظ حرام بدون نیت طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

یہ کہنا کہ تو میرا شوہر یا تو میری زوجہ نہین داخل طلاق ہے

مسئلہ (۲۲۳) یون کہنا کہ تو میرا شوہر نہین یا تو میری زوجہ نہین یا زوجہ نے زوج سے کہا کہ تو میرا زوج نہین اور

اوس نے کہا کہ تو سچی ہے تو اگر نیت طلاق ہو تو طلاق واقع ہوگی بخلاف قول صاحبین کے
کہ اونکے نزدیک باوجود نیت کے بھی یہ قول داخل طلاق نہین اور اگر قول مذکورہ کے
ساتھ قسم بھی کہائی جیسے واللہ تو میرا شوہر نہین وغیرہ تو بالاتفاق واقع نہوگی۔

الفاظ کنایات | **مسئلہ (۲۲۴)** الفاظ ذیل سے طلاق واقع ہوگی
بشرط نیت طلاق یا دلالت حال کے۔
تو سانڈ ہے۔ تو بے قید مثل سانڈ کے ہے۔ تیری رسی تیری گردن پر ہے
اپنے لوگون مین جا مل۔ مین نے تجکو تیرے لوگون کو دیا۔ مین نے تجکو تیرے باپ
دیا یا تیری مان کو دیا۔ مین نے تجکو تیرے لوگون کو پھیر دیا۔ مین نے تجکو آزاد کیا۔ تو آزاد
ہو جا۔ مین تیرا شوہر نہین میرے اور تیرے درمیان نکاح نہین۔ تو میری جورو
نرہی لیکن ان الفاظ سے کہ مین نے تجکو تیرے بھائی یا بہن یا عمہ یا چچا یا خالہ کو دیا
یا مین تجکو نہین جانتا یا مین تجہ سے محبت نہین رکھتا یا مجکو تیری خواہش نہین طلاق واقع
نہوگی گو زوج نے نیت طلاق کی کی ہو۔

تفویض طلاق کا بیان

تعریف تفویض طلاق | **مسئلہ (۲۲۵)** طلاق تفویض وہ ہے جسکو شخص
غیر بحکم زوج واقع کرے۔ اور اوسکی تین قسمین ہین۔
۱۔ تفویض۔ یعنے غیر کو طلاق کا مالک کر دینا۔
۲۔ توکیل یعنے دوسرے کو طلاق کا وکیل کرنا۔
۳۔ رسالت یعنے غیر سے طلاق کہلا بھیجنا۔

الفاظ تفویض طلاق | **مسئلہ (۲۲۶)** الفاظ تفویض تین طرح کے ہین۔

ف تفویض و توکیل مین فرق یہ ہے کہ جسکو تفویض ہو وہ اپنی ذات کیواسطے عمل کرنے یا نکرنے کا
مجاز ہوتا ہے اور توکیل مین وکیل غیر کیواسطے عمل کرنے پر مامور ہوتا ہے اوسے نکرنے کا اختیار نہین
اور رسالت محض ایلچی گری ہے یا قاصد کا کام ہے۔

ہے تخییر یعنے عورت کو اختیار طلاق کا دینا ہے امر بالید یعنے طلاق کا حکم عورت کے ہاتھہ مین دینا ہے مشیت یعنے طلاق کو عورت کی خواہش پر رکھنا۔

تخییر کا بیان

تخییر

مسئلہ (۲۲۷) تخییر، قید مجلس ۔ نیت ذکر نفس یعنے ذات یا اوسکے قایم مقام کا ضرور ہے (مگر کسی حال مین تخییر مین نیت تین طلاق کی صحیح نہین) پس اگر زوجہ سے طلاق سپرد کرنیکی نیت سے کہا کہ اختیار کرے یا یون کہا کہ اپنے آپ کو طلاق دی۔ تو زوجہ کو اختیار ہے کہ جس مجلس مین اوسکو علم تفویض طلاق کا ہوا وہین طلاق دے لیوے اگرچہ مجلس طویل ہو (خواہ وہ علم بالمشافہ زوج سے ہوا ہو یا وکیل یا قاصد سے) اگر بعد علم زوجہ اُٹھے یا جو کام کر رہی تھی اوسے چھوڑ کے دوسرا کام شروع کر دے تو اختیار باقی نہ رہیگا یعنے جس حال مین کہ مجلس مختلف ہو جائے تو اختیار بھی جاتا رہیگا اگر ایسا کام کرے کہ مجلس باقی رہے تو اختیار بھی باقی رہیگا۔

وقت معینہ کے گذر جانیسے تفویض باطل ہو جاتی ہے

مسئلہ (۲۲۸) اگر زوج نے تفویض کا وقت معین کر دیا ہو اور وہ وقت قبل علم زوجہ کے گذر گیا ہو تو تفویض باطل ہو گی

توکیل طلاق مین رجوع

مسئلہ (۲۲۹) توکیل طلاق مین رجوع (یعنے اوس سے پھرنا) جائز ہے۔ لیکن اگر زوج نے طلاق کو مشیت وکیل سے معلق کیا ہو تو اوسوقت مین توکیل تملیک ہو جائیگی اور اوس سے پھرنا جائز نہین۔

توکیل وتملیک کا فرق

مسئلہ (۲۳۰) تملیک وتوکیل مین پانچ احکام ہین فرق ہے۔

ہے تملیک مین زوج رجوع نہین کر سکتا (بخلاف توکیل کے کہ اوسمین رجوع جائز ہے) ہے مملک لہ کو معزول نہین کر سکتا (بخلاف توکیل کے کہ اوسمین وکیل کو معزول کر سکتا ہے) ہے تملیک باطل نہین ہوتی زوج کے دیوانہ ہونیسے (بخلاف توکیل کے کہ موکل کے

جلد ۲ صفحہ ۲۲۶ عا، غایۃ الاوطار، ردالمحتار مطلب۔

جنون سے وکالت باطل ہو جاتی ہے۔)

سے تملیک مقید ہوتی ہے مجلس سے (وکالت مقید مجلس نہیں ہوتی)۔

ھے تملیک مالک لہ کے عقل سے مقید نہیں ہوتی یعنے تفویض طلاق دیوانہ اور صبی بے عقل کو اگر وہ کلام کر سکتے ہوں صحیح ہے (بخلاف توکیل کے کہ وکالت وکیل کے عاقل ہونے پر مقید ہے۔)

مفوض الیہ بعد تفویض مجنون ہوجائے تو تفویض باطل ہوگی

مسئلہ (۲۳۱) مفوض الیہ وقت تفویض کے عاقل تھا اور پھر مجنون ہوگیا اور اوسی حالت جنون میں طلاق دی تو یہ طلاق واقع نہوگی۔

عورت کو اختیار طلاق دینا

مسئلہ (۲۳۲) اگر عورت کو اسطرح پر اختیار دیا کہ اگر تجکو میری طرف سے خرچ نہ پہونچے تو تو اپنے آپ کو طلاق جب چاہے دے لینا اور بوجہ نہ پہونچنے خرچ کے زوجہ نے طلاق دے لی تو طلاق بائن ہوگی۔

امر بالید کا بیان

امر بالید

مسئلہ (۲۳۳) تخییر کے طرح امر بالید میں بھی نیت اور قید مجلس اور ذکر نفس یا اوسکے قائم مقام کا ضرور ہے فرق یہ ہے کہ تخییر میں تین طلاق کی نیت صحیح نہیں امر بالید میں صحیح ہے۔

امر بالید مع نیت تین طلاق کے

مسئلہ (۲۳۴) اگر زوج تین طلاق کی نیت سے زوجہ سے (گو وہ صغیرہ ہی کیوں نہو) کہے کہ تیرا امر تیرے ہاتھ یا منہ یا زبان میں ہے اور زوجہ بجواب اوسکے کہے کہ مینے اپنی ذات کو اختیار یا قبول کیا یا تو محرم حرام ہے یا تجھ سے بائن اور میں تجھ سے بائنہ یا طالق ہوں یا صغیرہ کا ولی کہے کہ میں نے قبول کیا تو ان سب صورتوں میں تین طلاق واقع ہونگی

امر بالید میں رد کا اختیار نہیں ہے

مسئلہ (۲۳۵) امر بالید میں زوجہ کے قبول کر چکنے کے بعد رد کا اختیار نہیں قبل قبول رد کا اختیار ہے۔

ھ یعنے جسکو طلاق کی تفویض ہوئی ہو سے مسئلہ ۲۲۶ ملاحظہ طلب۔

علم ۲ صفحہ ۱۲، ۸ اتا ۱۰ ابن ابی طالب

اختیار طلاق زوجہ کو

مسئلہ (۲۳۶) اگر اس شرط سے نکاح کیا جائے کہ عورت طلاق کی مختار رہے تو صحیح ہے یا زوجہ سے شرط کرے کہ اگر تجھپر دوسری عورت سے نکاح کروں تو اوسکی طلاق تیرے ہاتھ مین ہے اور پھر نکاح کرے تو زوجہ اول زوجۂ ثانی کی طلاق کی مالک ہوگی۔ لیکن صورت اول مین اگر شرط مرد کی طرف سے ہے تو عورت کو اختیار نہین اور اگر عورت کی طرف سے ہے تو وہ مختار رہی گی۔

حیلہ شرعی شرط اختیار طلاق زوجہ اول۔

مسئلہ (۲۳۷) زوجہ سے یہ شرط تھی کہ اگر وہ دوسری عورت سے نکاح کریگا تو اوسکی طلاق کا اس عورت کو اختیار ہوگا اسکے بعد ایک عورت سے اس مرد کا ایک فضولی نے نکاح کر دیا اور زوج نے اس نکاح کو جائز رکھا یا وکیل نے نکاح کر دیا تو زوجہ اولی اس زوجہ کے طلاق کی مالک ہوگی۔ اسلئے کہ زوج نے نکاح نہین کیا بلکہ دوسرے شخص نے کر دیا اور اوسنے اوسکو جائز رکھا۔

تفویض طلاق دو شخصونکو

مسئلہ (۲۳۸) زوج نے طلاق عورت کی دو شخصون کو تفویض کی پھر اُنمین سے ایک شخص نے طلاق عورت کو دی تو طلاق واقع نہو گی اسلئے کہ فقط ایک کو اختیار نہ تھا۔

مشیت کا بیان

مشیت

مسئلہ (۲۳۹) مشیت[1] بھی مثل تخییر اور امر بالید کے ہے مگر اسمین زوج طلاق کا ہونا عورت کی خواہش پر رکھتا ہے۔

شوہر کی نیت پر طلاق موقوف ہے۔

مسئلہ (۲۴۰) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تو اپنی ذات کو طلاق دے اور کچھ نیت نہ کی یا ایک طلاق یا دو طلاق کی نیت کی (حشرہ مین) پھر عورت نے طلاق دی اپنی ذات کو ایکبار یا دو یا تین بار تو ایک ہی طلاق واقع ہو گی اور اگر مرد نے تین طلاق کی نیت

---

[1] مسئلہ (۲۲۶) ملاحظہ طلب۔

کی ہو تو عورت کے تین طلاق دینے سے تین طلاق واقع ہو نگی -

بعد تبدیل مجلس بھی طلاق کا اختیار

مسئلہ (۲۴۱) زوجہ سے کہا کہ جب چاہے تو اپنے نفس کو طلاق دے تو اس صورت مین بعد تبدیل مجلس بھی زوجہ کو قبول طلاق کا اختیار رہے - اور اگر یون کہا ہو کہ تجکو طلاق ہے جس جگہ یا جہان چاہے تو عورت کو اوسی مجلس مین طلاق دے لینے کا اختیار ہو گا نہ بعد تبدیل مجلس -

حسب خواہش طلاق بائن یا رجعی -

مسئلہ (۲۴۲) اگر کہا کہ تجکو طلاق ہے جس طور کی تو چاہے اور زوجہ نے جواب مین کہا کہ مین نے ایک طلاق بائن چاہی تو وہی طلاق پڑیگی جو چاہیگی لیکن اگر خاوند نے نیت کی تین طلاق کی اور عورت نے ایک طلاق بائن کی یا خاوند نے ایک طلاق بائن کی اور عورت نے تین طلاق کی تو دونون صورتون مین ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اور اگر خاوند نے کچھ نیت کی تو جسکی عورت نے خواہش کی تہی وہی طلاق واقع ہوگی -

بوجہ شرایط لفظی طلاق نہ واقع ہوگی -

مسئلہ (۲۴۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تو تین طلاق دے اپنے نفس کو اگر چاہے تو اور اوس نے ایک طلاق دی یا بالعکس اوسکے کہا ایک کے لئے اور اوسنے تین طلاق دین تو ان دونون صورتون مین کوئی طلاق واقع نہ ہوگی -

طلاق کو محبوب رکھنے یا برا جاننے سے طلاق واقع نہوگی -

مسئلہ (۲۴۴) زوج نے کہا کہ اگر تو طلاق کو محبوب رکھتی ہے تو تو طالق ہے یا اگر تو برا جانتی ہے تو تو طالق ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ ممکن ہے کہ نہ عورت محبوب رکھتی ہو نہ برا جانتی ہو -

طلاق کو عورت کی مرضی پر معلق کرنا تملیک ہے

مسئلہ (۲۴۵) طلاق کو عورت کی مشیت یا ارادہ یا رضا یا خواہش یا محبت پر معلق کرنا تملیک ہے جسمین تعلیق کے معنی ہین اور جب یہ تعلیق تملیک ٹھہرے تو مقید بہ مجلس ہوگی -

تعلیق طلاق کا بیان

تعریف تعلیق

مسئلہ (۲۴۶) اہل عرب لفظ تعلیق کا استعمال ایسے موقعہ پر کرتے ہیں کہ جب کسی چیز کو کوئی لٹکا دے اور اصطلاح فقہ میں تعلیق عبارت ہے ایک امر کے حصول کو دوسرے امر کے حصول پر موقوف کرنے سے۔ اور تعلیق کو یمین بھی کہتے ہیں۔

شرائط صحت تعلیق

مسئلہ (۲۴۷) شرائط صحت تعلیق نکاح حسب ذیل ہیں

۱۔ شرط معدوم جائز الوجود ہو یعنے گو اسوقت شرط موجود نہیں لیکن اوسکا موجود ہونا محالات سے نہیں پس اگر امر محال پر طلاق کو معلق کرے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور امر ثابت الوجود کے تعلیق سے۔ (جیسے اگر آسمان ہمارے روبرو ہو تو تو طالق ہے) فوراً طلاق واقع ہوگی

۲۔ شرط مشروط کے متصل ہو پس اگر کہا کہ تو طلاق والی ہے اور پھر بعد سکوت کے شرط بیان کی تو صحیح نہوگی الا بوجہ معذوری (جیسے ہکلا ہونا)۔

۳۔ مرد تعلیق سے عورت کے کلام کا بدلہ دینے کا قصد نکرے پس اگر عورت نے مرد سے کہا کہ او بے غیرت اور مرد نے کہا کہ اگر میں ایسا ہوں تو تو طالق ہے تو یہ تعلیق نہیں بلکہ تخییر[۱] ہے اور فی الحال طلاق واقع ہوگی۔

۴۔ مشروط مذکور ہو یعنے صرف حرف شرط بدون فعل کے نہ بولا جائے (جیسے تو طالق ہے اگر) تو اس صورت میں طلاق واقع نہوگی۔

شرط لزوم تعلیق

مسئلہ (۲۴۸) لزوم تعلیق کی شرط ملک ہے خواہ ملک حقیقی ہو (جیسا مولا غلام کا) یا ملک حکمی[۲] ہو (جیسے زوجہ منکوحہ یا معتدہ)

شرط صحت تعلیق طلاق

مسئلہ (۲۴۹) شرط صحت تعلیق طلاق یہ ہے کہ یا تو طلاق کی اضافت کرے طرف ملک[۳] کے یا ملک وہاں موجود ہو۔

ابطال تعلیق

مسئلہ (۲۵۰) تعلیق طلاق زوال حلت سے باطل ہوتی ہے نہ زوال ملکیت سے اور حلت زائل ہوتی ہے حرہ کی تین طلاق سے اور لونڈی کے دو طلاق سے پھر جب تین طلاق سے جدائی کامل ہو چکی تو اب

۱؎ تخییر ضد تعلیق ہے یعنی فی الحال جاری شدن ۲؎ ملک حکمی دو طرح کی ہے ایک حکمی حقیقیہ جیسے منکوحہ دوسری حکمی حکماً جیسے وہ معتدہ بوجہ باقی رہنے اثر نکاح کے ۳؎ ملک سے مراد عورت ہے۔

وقوع طلاق کا محل باقی نہ رہا تو تعلیق ہی باطل ہو گئی۔

محل قسم کے باقی نہ رہنے سے تعلیق ہی باطل ہوتی ہے

مسئلہ (۲۵۱) اسی طرح تعلیق باطل ہوتی ہے بسبب قسم پورا نہ کرنے کا مقام نہ باقی رہنے سے چنانچہ زوج نے زوجہ سے کہا کہ اگر تو زید سے کلام کرے تو تو طالق ہے اور وہ شخص مرگیا تو یہ تعلیق باطل ہو گئی۔

ایک لفظ طلاق سے دو طلاق کا واقع ہونا

مسئلہ (۲۵۲) اگر کہا زوج نے اپنی مدخولہ سے کہ جبکہ میں تجکو طلاق دوں تو تو طالق ہے پھر اوسکو ایکبار طلاق دے تو دو بار طلاق واقع ہوگی ایک طلاق بسبب تنجیز کے اور دوسری بسبب تعلیق کے بوجہ وجود شرط کے۔

لفظ انشاء اللہ سے طلاق واقع نہ ہوگی

مسئلہ (۲۵۳) انشاء اللہ کہنے سے طلاق واقع نہو گی بسبب شک کے اسلئے کہ زوج نے معلق کیا طلاق کو خدا کی مشئیت پر اور خدا کی مشئیت معلوم نہیں۔ اگر لفظ انشاء اللہ کا استعمال نادانستہ و بلا قصد کرے تب بھی یہی حکم ہے۔

بچاس طلاق دینے سے صرف تین طلاق واقع ہونگی

مسئلہ (۲۵۴) عورت نے شوہر سے طلاق مانگی تو اوسنے کہا کہ تو طالق ہے بچاس طلاق کر عورت نے کہا کہ مجھے صرف تین طلاق کافی ہیں تو شوہر نے کہا کہ تین طلاق تجکو اور باقی تیرے ساتھ والی سوتوں کو (اور حالانکہ اوس شخص کی تین عورتیں اور بھی ہیں) تو صرف اوسی عورت مخاطبہ کو طلاق ہوگی نہ اوسکے سوا کسی اور کو اسلئے کہ تین طلاق کے بعد باقی طلاق لغو ہو گئی۔

بوجہ مجبوری گھر سے نکلنے سے طلاق واقع نہ ہوگی

مسئلہ (۲۵۵) زوج نے زوجہ سے کہا کہ بلا میرے حکم کے اگر تو گھر سے نکلے گی تو تو طالق ہے مگر عورت کو بوجہ آگ لگ جانے یا منہدم ہو جانے مکان سے نکلنا پڑا تو زوج حانث[1] نہوگا۔

---

[1] بوجہ قسم کے خلاف ہونیکے گنہگار نہ ہوگا۔

طلاق مریض کا بیان

جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ غایۃ الاوطار و درالمختار خوطلب

طلاق مریض

مسئلہ (۲۵۶) جو شخص مرض الموت مین اپنی زوجہ کو طلاق دے تو اوسکا اثر عورت کی عدت تک نہوگا یعنے عدت تک وہ وارث ہوگی۔ طلاق دینے والے مریض کو فار (یعنے بہاگنے والا) بہی کہتے ہین یعنے وہ مرض الموت مین اسلئے طلاق دیتا ہے کہ عورت اوسکی وارث نہو۔

مرض الموت

مسئلہ (۲۵۷) مرض الموت وہ ہے جس سے ہلاکت غالب الوقوع ہو یعنے بیماری نے اوسکو عاجز کردیا ہو کہ بیماری کی وجہ سے باہر کے کاروبار ضروری نکرسکتا ہو (اگر وہ مرد ہو) اور عورت کے لئے مرض کی حد یہ ہے کہ وہ عاجز ہو اندر کے کاروبار سے یعنے پکانے اور جھاڑنے وغیرہ سے جبکہ فالج یا سل کا عارضہ ہو اور وہ پرانا ہوجائے اور بستر پر نڈالے تو یہ بیمار حکم صحیح تندرست کا رکھین گے۔

قاعدہ کلیہ مفلوج وغیرہ کے لئے۔

مسئلہ (۲۵۸) قاعدہ کلیہ مفلوج ومسلول وغیرہ کے متعلق یہ ہے کہ جبتک بیماری بڑھتی جاتی ہو اوسوقت تک وہ مثل مریض کے ہین اور جب ترقی موقوف ہوگئی تو مانند صحیح کے ہے اور حد بیماری کی ایک سال ہے۔

فار کو طلاق جائز نہین

مسئلہ (۲۵۹) جس شخص کو کہ غالبہ ہلاکت ہو اسطرح پر کہ وہ کسی کے قصاص مین قابل دار ٹھرایا گیا ہو یا وہ کسی تختہ کشتی پر بعد طوفان باقی رہ گیا ہو یا اوسکو کسی درندہ جانور نے پکڑا ہو اور اوس سے وہ بچ رہا ہو تو ایسا شخص فار بالطلاق ہے اور اوسکو طلاق دینا جائز نہین ہے اسلئے کہ عورت کا حق اوسکے مال سے متعلق ہوگا۔

عورتکی رضامندی سے اسکا حق زائل ہوجائیگا

مسئلہ (۲۶۰) اگر فار نے طلاق بائن زوجہ کی زبردستی سے دی یا عورت طلاق پر راضی ہوگئی تو پھر وہ وارث نہوگی اسلئے کہ اوس نے اپنا حق آپ قطع کیا۔ لیکن اگر عورت سے زبردستی

طلاق کا سوال کرایا یا زوج کے بیٹے نے زبردستی عورت سے صحبت کر لی تو ان صورتون مین عورت وارث ہوگی۔ لیکن اگر زوج بعد طلاق کے تندرست ہو گیا مگر پھر عدت کے اندر ہی مر گیا تو وارث نہو گی۔

طلاق مریض مین زوجہ عدت تک وارث ہوگی مگر مرد زوجہ کا وارث نہوگا

مسئلہ (۲۶۱) فار خواہ اوسی مرض کے سبب سے مرے یا اور طور پر مر جائے تو عدت تک (منکوحہ مدخولہ) مطلقہ وارث ہوگی۔ غیر مدخولہ (یعنے جس سے خلوت صحیحہ ہو چکی ہو) وارث نہوگی لیکن اگر عدت ہی مین مرد سے عورت پہلے مر جائے تو وہ اوسکا وارث نہوگا بسبب ساقط کر دینے اپنے حق کے۔

حالت بیماری مین ایلا یا لعان کرنا۔

مسئلہ (۲۶۲) اگر فار نے حالت بیماری مین اپنی زوجہ سے ایلاء یا لعان کیا یا بوجہ نامردی وغیرہ کے تفریق ہوئی ہو تب بھی عورت وارث ہوگی کیونکہ فرقت مرد کی طرف سے ہوئی نہ عورت کے طرف سے بخلاف اسکے مرد وارث نہوگا اگر عدت ہی مین عورت مر جائے۔

ایلا صحت مین کیا ہو اور جدائی مرض مین ہوئے تو وارث ہوگی۔

مسئلہ (۲۶۳) اگر زوج نے اپنی حالت صحت مین ایلاء کیا اور بوجہ انقضائے مدت کے عورت حالت مرض شوہر مین جدا ہو گئی تو وہ وارث نہوگی اسلئے کہ وراثت مطلقہ کے لئے ضرور ہے کہ جس مرض مین طلاق دیگئی وہ مرض الموت ہو۔

خلع وغیرہ سے عورت وارث نہوگی۔

مسئلہ (۲۶۴) زوجہ نے شوہر سے خلع کیا یا اپنی ذات کو اختیار[^1] کیا اگرچہ خیار بوجہ بلوغ عورت یا مجبوب اور نامرد ہونے شوہر کے ہو) تو وارث نہوگی اسلئے کہ ان سب صورتون مین عورت نے خوشی سے جدائی چاہی۔

تعلیق طلاق وقت کے آنی یا زوج یا زوجہ یا کسی اجنبی کے فعل پر۔

مسئلہ (۲۶۵) جبکہ مریض نے طلاق بائن کو معلق کیا ہو وقت کے آنے پر کسی اجنبی کے فعل پر یا اپنی ذات کے فعل پر یا زوجہ کے فعل پر صورتہائے مندرجہ ذیل مین جیسا کہ اس نقشہ سے ظاہر ہے تو صرف چھ صورتون مین زوجہ وارث ہوگی۔

[^1]: یعنے زوج سے جدائی چاہی۔

تعلیق وقت کے آنے پر	تعلیق بفعل اجنبی	تعلیق بفعل زوج	تعلیق بفعل زوجہ	
تعلیق و شرط صحت مین	تعلیق و شرط صحت مین	تعلیق و شرط صحت مین	۱۳ تعلیق و شرط صحت مین	
تعلیق و شرط مرض مین	تعلیق و شرط مرض مین	تعلیق و شرط مرض مین	۱۴ تعلیق و شرط مرض مین	
			بفعل ضروری +	بفعل غیر ضروری *
تعلیق صحت مین شرط مرض مین	تعلیق صحت مین شرط مرض مین	تعلیق صحت مین شرط مرض مین	۱۵ تعلیق صحت مین شرط مرض مین	
			بفعل ضروری +	بفعل غیر ضروری *
تعلیق مرض مین شرط صحت مین	تعلیق مرض مین شرط صحت مین	تعلیق مرض مین شرط صحت مین	۱۶ تعلیق مرض مین شرط صحت مین۔	

پس درحقیقت یہ سولہ قسمین تعلیق کی ہین جو اس نقشہ کے ۱۶ بڑے خانون مین تبلائی گئی ہین اور منجملہ اونکے دو قسمون کی پھر دو دو قسمین کیگئی ہین (دیکھو خانہائے ۱۴ و ۱۵) اس طرح پر کل ۱۸ قسمین ہوئی ہین آمین صرف چھہ قسمین جنپر یہ نشان * ہے توریث زوجہ کے ہین یعنے ان صورتون مین زوجہ وارث ہوگی باقی تمام صورتون مین عدم توریث زوجہ کے ہین یعنے باقی صورتونمین وہ وارث نہوگی۔)

اقرار زوجین طلاق صحت کے نسبت

مسئلہ (۲۶۶) بیمار مرض موت اور اوسکی زوجہ نے صحت کے تین طلاق اور انقضائے عدت پر اتفاق کیا اور پھر زوج نے زوجہ کے کسی دین یا جنس کا اقرار کیا یا زوجہ کے لئے کسی چیز کی وصیت کی تو زوجہ کو اقرار۔ وصیت۔ میراث مین جو مال کمتر ہوگا وہ ملیگا اور زوجہ کی عدت وقت اقرار زوج سے شروع ہوگی (اسی پر فتوی ہے)

بعد انقضائے عدت عورت کل مال پائیگی بوجہ اقرار یا وصیت کے۔

مسئلہ (۲۶۷) اگر زوج بعد انقضائے عدت وقت اقرار سے مرا تو عورت اوس مال کو پائیگی جسکا زوج نے اقرار کیا یا وصیت کی اسواسطے کہ وہ بعد عدت کے وارث نہ رہی بلکہ اجنبی ہوگئی تو اقرار یا وصیت اوسکے حق مین صحیح ہے۔

رجعت کا بیان

ا ...انتخانہ ۱۳ و ۱۸ مین چھہ دو قسمین جنپر ...ہے مشکل اور اقسام کے صاف نہین بتلائے ہین اور اصل کتاب در مختار مین عدم توریث کی صورتونمین خانہ ہم و ۱۲ و ۱۹ و ۵ عدہ صراحت سے نہین بتلائے ہین لہذا ... وقت ہوتی ہے کہ عدت ... کی عدت ہے اسلئے کہ خلوت کی عدت مین رجعت نہین

تعریف رجعت

مسئلہ (۲۶۸) رجعت اصطلاح مین اوس ملکیت کے بلا عوض نفع طلب کرنے کو کہتے ہین جو قائم ہو نکاح سے جبتک کہ مطلقہ عدت مین ہو۔

رجعت واسطے رفع طلاق کے موضوع ہے

مسئلہ (۲۶۹) رجعت موضوع ہے واسطے رفع طلاق کے یعنے جب مرد نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق رجعی دئے ہون تو اوسکو جائز ہے کہ عدت کے اندر اوس عورت سے پھر رجعت کرے خواہ وہ راضی ہو یا نہو لیکن اگر عورت لونڈی ہو تو بعد ایک طلاق کے رجعت ممکن ہے کیونکہ لونڈی دو طلاق سے ایسی ہو جاتی ہے جیسے حرہ تین طلاق سے۔

رجعت بلا نیت بھی صحیح ہے

مسئلہ (۲۷۰) رجعت بلا نیت بھی صحیح ہے جبکہ با لفاظ صریح ہو گو نادانستہ ہی زبان سے وہ الفاظ رجعت کیون نہ نکل جائین (جیسے رجعت کی مین نے تجھ سے یا مین نے تجکو پھیرا) لیکن الفاظ کنایات سے (جیسے تو میرے نزدیک ایسی ہے جیسے تھی یا تو میری عورت ہے) بدون نیت رجعت صحیح نہین ہے۔

رجعت فعلی

مسئلہ (۲۷۱) رجعت فعلی صحیح ہے (مگر بکراہت) ایسے افعال سے جو موجب حرمت مصاہرت ہون جیسے مساس یا تقبیل گو وہ مساس وغیرہ عورت کی طرف سے کسی حالت مین ہو۔

دیوانہ کی رجعت فعلی

مسئلہ (۲۷۲) دیوانہ کی رجعت فعل سے صحیح ہے۔ یعنے حالت صحت مین طلاق دے اور حالت دیوانگی مین رجعت کی تو صحیح ہے۔

وطی سے رجعت

مسئلہ (۲۷۳) رجعت مطلقہ کی وطی سے بھی صحیح ہے۔

طلاق بائن کے بعد رجعت نہین ہو سکتی

مسئلہ (۲۷۴) طلاق رجعی مین رجعت ممکن ہے لیکن طلاق بائن کے بعد بدون حلالہ[1] و نکاح رجعت ممکن نہین۔

اندرون عدت نکاح ثانی ہوا ہو تو باطل ہے

مسئلہ (۲۷۵) زوج نے رجعت کی زوجہ کو اطلاع نہین دی اور عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا تو اوس دوسرے شخص سے جدائی کرا دی جائے گی گو اوس نے وطی بھی کر لی ہو۔ اسلئے کہ نکاح

---

[1] شوہر زوجہ کو طلاق بائن دے تو تا وقتیکہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح صحیح نکرے اور وہ مرد بعد وطی اوسے طلاق نہ دے اور اوسکی مدت نگذر جائے شوہر اول کو اوس سے نکاح جائز نہین اسی عمل کا نام حلالہ یا تحلیل ہے

اُنی بوجہ ناتمام ہونے عدت کے فاسد ہے اور زوج اول کو بلا اعادہ نکاح بعد عدت رجوع کرنیکا حق ہوگا اور زوج ثانی نے اگر وطی کی ہو تو نصف مہر مثل دنیا ہوگا۔

انقطاع رجعت کا وقت

مسئلہ (۲۷۶) رجعت منقطع ہوتی ہے جبکہ عورت طاہر ہو حیض اخیر سے بوجہ گذر جانے دس یوم کے ہر طرح سے خواہ خون بند ہوگیا ہو یا نہ ہوگیا ہو اور دس دن سے کم مدت مین طاہر ہو جائے بعد غسل کرے اور پھر حیض جاری ہو جائے تو زوج کو رجعت کا اختیار ہوگا کمتر مدت عورت حرہ حیض والی کی عدت کے دو مہینے اور لونڈی کی چالیس دن ہے (بقول امام صاحب کے) جبتک کہ عورت اسقاط ولد کا دعوے کرے ۔ کیونکہ اسقاط سے فوراً عدت گذر جاتی ہے۔

اسقاط حمل سے انقضائے عدت

مسئلہ (۲۷۷) اگر عورت حاملہ کو بعد طلاق اسقاط حمل ہو تو اگر بچہ کے اعضار مخلوق ہو گئے ہون تو عدت منقضی ہو جائے گی اور اگر اعضار مخلوق نہوئے ہون تو عدت منقضی نہو گی۔

حیلہ تحلیل زوج کے لئے

مسئلہ (۲۷۸) زوج کے لئے لطیف حیلہ تحلیل یہ ہے کہ اسطرح کہے کہ اگر مین تجھ سے نکاح کرون اور جماع کرون اور تین رات سے زائد رکھون تو تو بائن ہے تو اگر بعد جماع تین رات سے زائد رکھا تو عورت مطلقہ ہو جائیگی اور بعد عدت زوج اول پر حلال ہو جائیگی۔

حیلہ تحلیل بنجانے وجہ

مسئلہ (۲۷۹) اگر عورت کو یہ خیال ہو کہ زوج ثانی طلاق نہ دیگا تو وہ ایجاب کے وقت کہے کہ مین نے اپنی ذات کا نکاح تجھ سے اسطرح پر کیا کہ میرا امر میرے ہاتھ مین رہے ۔ یعنے طلاق کا مجکو اختیار ہے اگر زوج نے قبول کیا تو نکاح جائز ہوگا اور عورت کو طلاق کا اختیار بھی حاصل رہے گا۔

ایلاء کا بیان

ایلاء کے معنی و تعریف

مسئلہ (۲۸۰) ایلاء کے معنی قسم کے ہین مگر اصطلاح فقہ مین اوس قسم کو ایلاء کہتے ہین جو زوج نے زوجہ کی ترک قربت پر کھائی ہو اور چار مہینے تک اپنے اقرار پر قائم رہا ہو اور

صفحہ ۱۰۲ جلد ۲ عالمگیری ... [illegible]

اوسکو مولیٰ[1] کہتے ہین۔

ایلاء کا کون مجاز ہے

مسئلہ (۲۸۱) جو شخص لیاقت طلاق دینے کی رکہتا ہو وہی مجاز ایلاء کا بہی ہے۔

شرط ایلاء

مسئلہ (۲۸۲) ایلاء کی شرط یہ ہے کہ عورت بوجہ منکوحہ ہونیکے محل ہو ایلاء کی گو بوقت تعلیق نہو صرف بوقت ایلاء منکوحہ ہونا کافی ہے چنانچہ ایک مرد نے عورت سے کہا کہ اگر مین تجہ سے نکاح کرون گا تو قسم اللہ کی تجہ سے وطی نہ کرونگا ہرچند کہ عورت اس قول مین وقت ایلاء کے منکوحہ نہیں لیکن ایلاء بعد نکاح ثابت ہوگا اسلئے کہ تعلیق بعد وجود شرط مثل تنجیز کے ہے پس یہہ سمجہا جائیگا کہ اوسنے بعد نکاح کے ایلاء کیا۔

ایلاء کا حکم

مسئلہ (۲۸۳) ایلاء حکم یہ ہے کہ اگر اوس نے چار مہینے تک وطی نہین کی تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر قسم توڑے تو کفارہ یا جزا[2] ئے مشروط یا دونون لازم آئین گی۔ یعنے اگر قسم بدون تعلیق ہے تو صرف کفارہ اور اگر تعلیق کی قسم ہے تو جزا اور کفارہ دونون لازم ہونگے۔

ایلاء کی مدت

مسئلہ (۲۸۴) کمتر مدت ایلاء کی حرہ کے لئے چار مہینے اور لونڈی کے لئے دو مہینے ہین پس اگر ان مدتون سے کم مدت کی (مثلاً ایک مہینے کی مدت کی) ترک قربت پر قسم کہائے تو ایلاء ثابت نہوگا اور اکثر مدت کی کوئی حد مقرر نہین ہے۔

الفاظ ایلاء

مسئلہ (۲۸۵) الفاظ ایلاء کے دو قسم کے ہین۔ صریح۔ کنایہ۔

اول الفاظ صریح وہ ہین جو فقط جماع کے لئے مستعمل ہون (جیسے کہے عورت غیر حائضہ سے کہ مین تجہ سے قربت نکرونگا۔

دوسرے الفاظ کنایہ وہ ہین جو جماع اور غیر جماع دونون مین مستعمل ہون (جیسے مین

---

[1] مولی بضم میم وکسر لام اوسے کہتے ہین کہ جسنے قسم کہائی ہو اور بدون کفارہ کے عورت سے قربت نکرسکے

[2] جیسے کہا ہو کہ اگر قربت کرون تو مجبر حج ہے۔

تیرے پاس نہ آؤنگا تیرے بچھونے کے پاس نجاؤنگا۔)

ایلاء با لفاظ صریح وکنایہ کا فرق	**مسئلہ (۲۸۶)** ایلاء بالفاظ صریح مین نیت کی احتیاج نہیین بخلاف کنایہ کے۔
ایلاء دائمی	**مسئلہ (۲۸۷)** یون کہنا کہ واللہ مین تجہ سے قربت نکرونگا

یہانتک کہ دجال نکلے یا آفتاب اپنے غروب گاہ سے نکلے ایلاء دائمی ہے اگرا ندر مدت کے زوجہ سے وطی کی تو زوج پر کفارہ واجب ہوگا یا جسزا یا دونون (یعنے جیسی صورت ہو) اور اب بعد چار مہینے کے طلاق واقع نہو گی۔

مدت کا اعتبار نکاح کے وقت سے ہے	**مسئلہ (۲۸۸)** مدت کا اعتبار نکاح کے وقت سے ہے یعنے اگر قسم دائمی کھائی اور بعد چار مہینے کے عورت بائنہ ہوگئی اور مرد نے

اوس سے نکاح نکیا اور بعد بائن ہونیکے چار مہینے گذر گئے تو اب دوسرے بار طلاق واقع نہو گی اسلئے کہ وہ منکوحہ نہیں اور بدون نکاح مدت کا اعتبار نہین

ایک یمین اور ایک ایلاء اور تین یمین اور تین ایلاء کی صورت	**مسئلہ (۲۸۹)** اگر کہا کہ واللہ مین تجہ سے قربت نکرونگا اور اسکو تین بار ایک ہی مجلس مین مکرر کہا اگر تاکیدکی نیت کی تو ایک ہی ایلاء اور ایک ہی یمین ہوگی اور اگر تاکید کی نیت

نکی تو ایک ایلاء ہوا اور تین یمین[1] (چار مہینے تک وطی نہ کی تو ایک طلاق ہوگی اور وطی کریگا تو تین کفارہ دینے ہونگے) اور اگر مجلسین متعدد ہون تو تین ایلاء اور تین یمین ہونگے (یعنے اگر چار مہینے تک قربت نہ کی تو تین طلاق واقع ہونگے اگر قربت کریگا تو تین کفارہ دنیا ہونگے)۔

خلع کا بیان

خلع کی تعریف	**مسئلہ (۲۹۰)** خلع ملک نکاح زائل کرنے کو کہتے ہین اسطرح کہ زوجہ سے اوسکے بدلے مین وہ مال لے جو کہ مہر ہونیکی صلاحیت رکھتا ہو۔

[1] یعنے ایک ہی کفارہ بصورت توڑنے قسم کے دینا ہوگا یمین بمعنی حلف۔

ج ۲ صفحہ ۱۶۹ تا ۱۶۹ عالمگیری رد المختار طحطاوی و غیرہ

شرائط خلع

مسئلہ (۲۹۱) شرط خلع کی مانند شرط طلاق کے ہر یعنے منکوحہ ہونا زوجہ کا اور اہلیت زوج کی۔

الفاظ خلع وحکم خلع

مسئلہ (۲۹۲) خلع صحیح ہے بلفظ خلع اور مبارات اور مثل اون کے دوسرے الفاظ کی جو ازالہ ملک کے لئے بولے جاتے ہون۔ اور حکم خلع کا یہ ہے کہ خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

خلع کا اثر

مسئلہ (۲۹۳) خلع سے حقوق زوجیت ساقط ہوجاتے ہین پس اگر ایک عورت جسکا مہر ہزار درم تھا اور اوس نے قبل لینے مہر کے سو درم پر خاوند سے خلع کیا تو خاوند پر پھر کچھ مہر ونفقہ لازم نہ آئیگا اور اگر اوسنے بعد لینے مہر کے سو درم پر خلع کیا تو خاوند کو سوائے سو درم کے اور کچھ نہ ملیگا مگر نفقہ وسکنی ایام عدت کا ساقط نہوگا جبکہ اقرار ہوا ہو اگر اقرار ہو تو صرف نفقہ ساقط ہوگا سکنی کسی حال مین ساقط نہین ہوتی۔

طلاق بعوض مال

مسئلہ (۲۹۴) جو طلاق کہ بعوض مال دیجاے خلع مین داخل نہین کیونکہ اوس سے حقوق زوجیت ساقط نہین ہوتے

طلاق رجعی مین خلع

مسئلہ (۲۹۵) طلاق رجعی کی عدت مین خلع درست ہے بوجہ باقی رہنے ملک نکاح کے ایام عدت تک۔

عورت کو خلع مین پھر جانا جائز ہے نہ مرد کو

مسئلہ (۲۹۶) خلع عورت کے حقمین معاوضہ ہے پس عورت کو قبل قبول شوہر خلع سے رجوع درست ہے اور عورت کو شرط خیار بھی جائز ہے اور شوہر کے حقمین یمین ہے پس جبکہ ایجاب مرد کیطرف سے ہو تو اوسکو قبل قبول عورت رجوع صحیح نہین اور نہ اوسے خیار شرط ہے۔

ایجاب وقبول کا ایک مجلس مین ہونا ضرور ہے

مسئلہ (۲۹۷) جبکہ ایجاب عورت کی طرف سے ہو تو ضرور ہے کہ قبول خاوند کا مجلس مین ہو اگر اختلاف مجلس قبول کریگا تو صحیح نہوگا۔ اور جب ایجاب شوہر کیطرف سے ہو تو قبول زوجہ کا مقید بمجلس زوج نہین

معنی خلع کو دریافت کرنا

مسئلہ (۲۹۸) واسطے صحت قبول خلع کے عورت کا معنے خلع کو دریافت کرنا ضرور ہے۔

خلع بعوض مال وبلا عوض مال

مسئلہ (۲۹۹) خلع بدون مال اور بعوض مال دونو

طرح پر صحیح ہے خواہ کسی جانب سے ہو اگر خلع بعوض مال غیر متقوم کے کرے
(جیسے سور و شراب وغیرہ) تو طلاق بائن واقع ہوگی بلفظ خلع اور اور الفاظ سے
طلاق رجعی واقع ہوگی اور دونوں صورتوں میں طلاق کا واقع ہونا مفت ہوگا بوجہ
باطل ہونے بدل کے۔

ہاتھہ کی شئی پر خلع کرنا

مسئلہ (۳۰۰) عورت نے کہا مجھہ سے خلع میرے
ہاتھہ والی شئے پر کر اور حالانکہ اوسکے ہاتھہ مین کچھہ بھی نہین تو وہ اگر مہر پاچکی
ہو تو مرد کو پھیر دے اور اگر مہر نہ ملا ہو تو مرد کو کچھہ دینا لازم نہین۔ اور اگر وہ بجائے
مال کے لفظ درم (یا روپیہ وغیرہ) بولے تو عورت کو تین درم دینا پڑینگے۔

صغیرہ کے طرف سے باپ خلع کرسکتا ہے

مسئلہ (۳۰۱) اگر صغیرہ کے باپ نے اوسکے مال
یا اوسکے مہر کے عوض خلع کیا تو طلاق واقع ہوگی جبکہ صغیرہ
تمیز دار ہو اور خلع قبول کرے اور مال دینا لازم نہ آئیگا صغیرہ یا اوسکے باپ پر اسواسطے
کہ باپ کا خلع کرنا مال پر از قسم تبرع یعنے فعل غیر ضروری ہے اور اسیطرح اگر کبیرہ
بیٹی کے باپ نے خلع کیا تو طلاق واقع ہوگی اور مال دینا لازم نہوگا الا جبکہ کبیرہ
نے مال دینا قبول کرلیا ہو۔

ماں خلع کی مجاز نہین

مسئلہ (۳۰۲) صغیرہ خلع ماں کی طرف سے بوجہ عدم
ولایت صحیح نہین ہے جبتک کہ ماں اپنے اوپر عوض کے مال کو لازم نکرے۔

صغیر پر خلع

مسئلہ (۳۰۳) صغیر کے ماں باپ دونوں صغیر
کے خلع کے مجاز نہین خواہ اپنے مال سے کرین یا اوسکے مال سے اسلیئے
کہ جب صغیر طلاق کا مالک نہین تو ماں یا باپ اوسکے نائب بھی نہین ہوسکتے۔

نادان عورت کا خلع کرنا

مسئلہ (۳۰۴) نادان عورت نے (یعنے جوامور
دنیاوی مین نادان ہے) بعوض اپنے مہر یا مال کے خلع کیا تو وہ مطلقہ
ہوگی لیکن اوسکو مال دینا لازم نہوگا۔

صغیرہ کا خلع بدون سقوط مہر ہوگا

مسئلہ (۳۰۵) اگر باپ نے صغیرہ یا نادان
کا خلع کیا مال پر خود ضامن ہوکے یعنے دینا اپنے ذمہ لازم کیا نہ صغیرہ کی طرفسے
کفیل ہوکر تو صحیح ہوگا بدون سقوط مہر صغیرہ کے اور باپ کو مال دینا لازم

ہوگا سقوط مہر اسلئے نہوگا کہ مہر باپ کی ولایت مین داخل نہین -

حیلہ سقوط مہر ذمہ زوج سے

مسئلہ (۳۰۶) حیلۂ سقوط مہر کا یہ ہے کہ زوج اور باپ عوض خلع کا اجنبی پر ٹھرادین بقدر مہر کے اور اجنبی یون کہے کہ بدلا خلع کا دینا مجپہ لازم ہوا پھر زوج بدل خلع کا حوالہ کرے اوسکو جسکو زوج سے مہر لینے کی ولایت ہے (یعنے باپ کو) اور زوج صغیرہ کے باپ سے کہے کہ تو فلان اجنبی سے اپنے صغیرہ کا مہر لے تو اس تدبیر سے صغیرہ کا مہر زوج سے ساقط ہوگا -

خلع بلا ذکر مال

مسئلہ (۳۰۷) اگر زوج نے کہا کہ مین نے خلع کر لیا اور زوجہ نے قبول کر لیا مگر دونون مین سے کسی نے کچھ مال کا ذکر نہ کیا تو عورت مطلقہ ہوگی بسبب پائے جانے ایجاب و قبول کے اور زوج بری الذمہ ہوجائے گا مہر موجل سے (اگر ہنوز ندیا گیا ہو) اور اگر ادا کر دیا ہو تو عورت سے پھیر لے سکتا ہے -

خلع بیمار عورت کا

مسئلہ (۳۰۸) بیمار عورت کا خلع معتبر ہے بقدر اوسکے تہائی مال کی اسلئے کہ بیماری مین خلع بتبرع ہے اور بتبرع صحیح نہین ہے مگر تہائی مال سے تو وراثت اور ثلث مین جو کمتر ہوگا وہ زوج کو ملیگا یعنے اگر زوج کی ارث کم ہے ثلث سے تو ارث پائیگا اور اگر ثلث ارث سے کم ہے تو ثلث پائیگا اور یہ جب ہے کہ عورت عدت مین مر گئی ہو اگر بعد عدت کے مر گئی یا بعد خلع قبل الدخول مر گئی تو زوج بدل خلع کا پائیگا اگر بدل خلع کمتر ہو ثلث سے اور اگر بدل ثلث سے کم نہ ہو تو بقدر ثلث ہی پائیگا -

ظہار کا بیان

تعریف ظہار

مسئلہ (۳۰۹) جب مرد اپنی زوجہ کو یا اوس چیز کو کہ جسے زوجہ تعبیر کر سکتے ہین یا اوسکے کسی عضو شائع کو ساتھ اعضائے اپنے

محارم[1] ابدیہ کی خواہ رضاعی ہوں یا نسبی یا باعتبار مصاہرت کے ہوں تشبیہ دے تو اوسے ظہار کہتے ہیں (جیسے یوں کہنا کہ تو مجھپر ایسی ہے جیسے پشت یا شکم میری ماں یا پھوپھی کے لیکن اگر تشبیہ نہ دے بلکہ صرف یوں کہے کہ تو میری ماں یا بیٹی یا بہن وغیرہ کے مثل ہے تو ظہار نہوگا بدون نیت کے۔

عورت کیطرفسے ظہار

مسئلہ (۳۱۰) عورت کا ظہار کو نا مرد سے لغو ہے بس اگر عورت مرد کو الفاظ مذکورہ کہے تو کچھ نہین ہوگا۔

ظہار کا اثر

مسئلہ (۳۱۱) جب ظہار ثابت ہو تو اوس عورت سے وطی اور لوازم وطی ناجائز ہین جبتک کہ کفارہ[2] نہ دے۔

بالتشبیہ اعضا صحت نیت ظہار

مسئلہ (۳۱۲) صحیح ہے نیت ظہار کی اس قول سے بھی کہ تو میرے نزدیک ایسی ہے جیسے میری ماں اسلئے کہ جب کل ماں سے تشبیہ دے تو اوسمیں اوسکے پشت وشکم وغیرہ اعضا بھی داخل ہین۔

ظہار قبل از نکاح

مسئلہ (۳۱۳) صحیح ہے ظہار قبل از نکاح بھی بتعلیق نکاح کے جیسے یوں کہنا کہ اگر مین تجھہ سے نکاح کرون تو تو مجھپر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھہ

ظہار بعد وقت معین کے ساقط ہوگا

مسئلہ (۳۱۴) جب زوج نے ظہار کو کسی وقت پر معین و مقرر کردیا تو ظہار وقت معین کے گذرنے پر ساقط ہوجائیگا (مثلاً ایک مہینے کے لئے ظہار کیا تو اگر مہینے کے اندر وطی کریگا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعد گذرنے مہینے کے کفارہ ساقط ہوگا۔

نیت زوج کا اعتبار

مسئلہ (۳۱۵) اس قول سے کہ تو مجھپر حرام ہے مثل میری ماں کے جو نیت (طلاق یا ظہار کے) کریگا صحیح ہے اور اگر کچھ نیت نکریگا

---

[1] محارم ابدیہ وہ جو مرد پر ہمیشہ حرام ہین جیسے وصف مادری وخواہری سے کہ اسکو کبھی زوال ممکن نہین [2] کفارۂ ظہار غلام آزاد کرنا یا ساٹھہ دن کے روزہ یا ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلانا ہے اگر بدون ادائی کفارہ مرگیا تو گنہگار مریگا۔

توظہار واقع ہوگا۔

کنایات ظہار — **مسئلہ (۳۱۶)** اگر زوج نے زوجہ سے کہا کہ تو مجھپر ایسی ہے جیسے شراب اور سور اور غیبت اور زنا اور چغلخوری اور رشوت اور مسلمان کا قتل کرنا پس اگر اس قول سے زوج نے طلاق کی نیت کی ہے تو طلاق ہوگی اور ظہار کی نیت کی ہوگی تو ظہار واقع ہوگا۔

ظہار صریح — **مسئلہ (۳۱۷)** مرد کا اپنی عورت سے یہ کہنا کہ تو مجھپر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ تو بدون نیت کے ظہار ثابت ہوگا اور اگر اس قول سے طلاق یا ایلاء کا قصد کیا ہو تو یہ لغو ہے۔

لعان کا بیان

لعان کے معنی و تعریف — **مسئلہ (۳۱۸)** لعان شرع مین اون چار گواہیوں سے مراد ہے جو زوجین کے درمیان مثل گواہیون زنا کے موکد و مستحکم قسمون سے ہون اور پانچوین گواہی مرد کی ساتھ لفظ لعنت کے اور عورت کی پانچوین گواہی ساتھ لفظ غضب کے ہو۔

شرط لعان — **مسئلہ (۳۱۹)** شرط لعان قیام زوجیت اور صحت نکاح ہے (یعنے بوقت لعان زوجین مین نکاح صحیح قایم ہو)

سبب لعان — **مسئلہ (۳۲۰)** سبب لعان تہمت لگانا ہے مرد کا اپنی زوجہ کو۔ ایسی تہمت کہ اگر بیگانی عورت پر ایسی تہمت لگاوے تو مرد پر حد واجب ہو (یعنی حرہ مسلمان پاکدامن عورت کو حرام کاری سے منسوب کرنا)

رکن لعان — **مسئلہ (۳۲۱)** لعان کا رکن گواہیان ہین جو موکد بقسم و لعن ہون۔

حکم لعان — **مسئلہ (۳۲۲)** لعان کا حکم حرمت وطی اور استمتاع ہے بعد باہم لعنت کرنیکے (یعنے لعان کے بعد وطی اور مساس

حرام ہے اگرچہ حاکم نے ہنوز حکم جدائی کا نہ دیا ہو) اور احکام لعان سے وجوب تفریق اور واقع ہونا طلاق بائن کا بعد تفریق کے او نفقہ و سکنی تا عدت ہی ہے۔ مگر تفریق بلا حکم حاکم برضامندی بھی جائز نہ ہوگی۔

اہلیت لعان

مسئلہ (۳۲۳) جو شخص کہ مسلمان پر گواہی دینے کا مجاز ہو وہ لعان کا بھی مجاز ہے یعنے عاقل اور بالغ حر مسلمان لعان کا مجاز ہے بشرطیکہ وہ کبھی زنا کی سزائے شرعی نہ بھگت چکا ہو یا گونگا نہ ہو۔

صورت لعان

مسئلہ (۳۲۴) صورت لعان کی یہ ہے کہ جب شوہر اپنی زوجہ پاکدامن کو زنا کا اتہام لگائے اور وہ عورت منکر ہو زنا سے تو زوج چار بار یوں کہے کہ میں اللہ کے نام پر گواہی دیتا ہوں کہ میں سچا ہوں زوجہ کو زنا کیطرف منسوب کرنیمیں اور پانچویں بار کہے کہ خدا کی لعنت مجپر اگر میں جھوٹا ہوں اوسکے زنا کے طرف منسوب کرنیمیں اور ہربار عورت کیطرف اشارہ کرتا جائے اسکے بعد عورت چار بار بقسم یوں کہے کہ زوج جھوٹا ہے میری طرف زنا کی نسبت کرنیمیں اور پانچویں مرتبہ یوں کہے کہ اللہ کا غضب مجپر اگر مرد سچا ہو میری طرف زنا کو منسوب کرنے میں۔

اثبات لعان کے بعد انکار

مسئلہ (۳۲۵) بعد تہمت طلب لعان عورت کی طرف سے شرط ہے کیونکہ وہ اسکا حق ہے پس اگر مرد لعان سے انکار کریگا تو مستوجب سزائے شرعی کا ہوگا اسیطرح اگر عورت بعد لعان مرد کے انکار کرے تو وہ بھی مستوجب سزاے شرعی ہوگی مگر ضرور ہے کہ اول مرد لعان کرے اوسکے بعد عورت۔ اگر بعد تفریق یا قبل تفریق بحکم حاکم بعد لعان کے خاوند نے اپنے بیان کی تکذیب کی تو اوسکو تہمت زنا کی سزائے شرعی دیجائیگی اور خاوند کو اوس سے نکاح جائز ہوگا۔

اہلیت لعان کے زوال کا حکم

مسئلہ (۳۲۶) اگر بعد لعان قبل تفریق کے اہلیت لعان کی زائل ہوگئی تو اگر زوال اہلیت کا ایسی چیز سے ہوا ہے کہ اوسکا دور ہونا ممکن ہے (جیسے جنون) تو حاکم دونوں کو جدا کردے اور اگر اہلیت لعان کے زوال کا زائل ہونا غیر ممکن ہو (جیسے زوجین میں

سے کوئی گونگا ہوگیا یا اوسپر سزائے تہمت زنا کسی اور مقدمہ مین پڑی ہو) تو حاکم تفریق نکرے بوجہ باقی نرہنے اہلیت لعان کے۔

بعد لعان کب نکاح جائز ہے

مسئلہ (۳۲۷) زوج کو اپنی زوجہ سے نکاح کرلینا بعد لعان کے جائز ہے جبکہ دونو یا ایک اہلیت لعان سے نکل جاوے۔

لعان بوجہ نفی حمل یا نسب کے

مسئلہ (۳۲۸) لعان واقع نہین ہوتا حمل کے نفی کرنے سے بسبب نہ متیقن ہونے حمل کے نزدیک قذف کے لیکن اگر مرد زندہ لڑکے کی مبارکباد[1] کے وقت اوسکے نسب کی نفی کرے تو صحیح ہے اور اگر لڑکا اوسکے غیبت مین پیدا ہو تو وقت علم سے سات دن تک نفی صحیح ہے۔ مگر صاحبین کے نزدیک ۴۰ دن تک نفی صحیح ہے۔

بعد اثبات نفی نہین ہوتی

مسئلہ (۳۲۹) جبکہ لعان کسی وجہ سے ساقط ہو یا نسب ثابت ہوجائے ایکبار کے اقرار سے یا حکم قاضی سے تو پھر اوسکا نسب کبھی نفی نہین ہوسکتا۔

دوسرے پر حد پڑنے سے نسب کی نفی نہین ہوسکتی

مسئلہ (۳۳۰) اگر زوج نے ولد زوجہ کی نفی کی اور ہنوز لعان نہین کیا تھا کہ ایک اجنبی نے اوس عورت کو عیب لگایا کہ یہ لڑکا اوس زوج کا نہین ہے بعد دریافت اجنبی کو سزائے تہمت زنا دیگئی تو البتہ نسب ولد ثابت ہوگا زوج سے اور پھر نفی نہوسکے گی اسلئے کہ بعد حکم قاضی کے۔ (اجنبی کے حد پر) نسب ضمناً ثابت ہوگیا۔

کب لعان ساقط ہوجاتا ہے

مسئلہ (۳۳۱) شاہد قذف کی موت یا اوسکے غائب ہونے سے لعان ساقط ہوجاتا ہے۔

عنین وغیرہ کا بیان

عنین کی تعریف

مسئلہ (۳۳۲) شرع مین عنین[2] اوسے کہتے ہین

---

[1] مبارکباد سات دن ہین بلحاظ ایام عقیقہ وعادت خلق کے [2] نامرد۔

جو اپنی زوجہ کے جماع فرج پر قادر[۱] نہو اور غیر عنین مین خصی[۲] اور خنثی مشکل اور مجبوب اور شکاز[۳] داخل ہین۔

بصورت عنین ہونے زوج کے زوجہ تفریق کرا سکتی ہے

مسئلہ (۳۳۳) اگر زوجہ اپنی زوج کو عنین پائے جو بسبب بیماری یا بڑھاپے وغیرہ یا خصی ہونیکے (یعنے بوجہ آلہ تناسل کو ایستادگی نہونیکے)۔ جماع پر قادر نہو تو وہ تفریق کا مطالبہ کر سکتی ہے اور ایک طلاق کے ساتھہ عورت بائنہ ہو جائیگی اور اگر خلوت کی ہو تو کل مہر ملے گا اور عدت واجب ہو گی۔

مجبوب سے جدائی

مسئلہ (۳۳۴) اگر زوج مجبوب یعنے مقطوع الذکر ہو تو عورت کی درخواست پر حاکم تفریق کرا دے بشرطیکہ عورت حرہ بالغہ ہو اور قبل نکاح زوج کا حال نجانتی ہو یا بعد نکاح اس حال پر راضی نہو گئی ہو اگر عورت صغیرہ ہو تو تا بلوغ تفریق نہو گی۔ یہ بھی شرط ہے کہ عورت کی شرم گاہ مین ہڈی یا گوشت وغیرہ مانع جماع نہو کہ اس صورت مین اوسکو طلب فرقت کا حق نہوگا۔

لونڈی کو طلب فرقت کا اختیار نہین ہے

مسئلہ (۳۳۵) لونڈی کو طلب فرقت کا اختیار نہین ہے بلکہ اوسکے مالک کو ہے۔

کب تفریق کرائی جائیگی

مسئلہ (۳۳۶) اگر عورت سے کم سے کم ایکبار ہی جماع کرنیکے بعد زوج مقطوع الذکر یا عنین ہو جائے تو تفریق نہ کیجائیگی۔ اگر بعد تفریق گواہ اس امر کی گواہی دین کہ عورت نے قبل تفریق ایکبار جماع کا اقرار کیا تھا تو تفریق باطل ہو گی۔

مدت واسطے عنین وغیرہ کے

مسئلہ (۳۳۷) عنین یا خصی وغیرہ کے لئے مدت ایکسال (قمری) مقرر کیجائیگی اور شمار میعاد وقت خصومت و نالش سے ہوگا مگر جبکہ زوج لڑکا ہو تو بعد بلوغ کے اور اگر بیمار ہو تو بعد صحت کے اور اگر محرم[۴] ہو تو بعد تمام ہونے احرام کے حساب سال کا شروع ہوگا۔

ایک سال کے اندر وطی کرنے و نکرنے کا اثر

مسئلہ (۳۳۸) اگر ایک سال کے اندر خصی یا عنین نے

---

[۱] یعنے عدم قدرت بوجہ قصور زوج کے ہو۔ [۲] خصی وہ ہے جسکے آلہ تناسل ہو اور فوطہ نہون [۳] شکاز وہ ہے جو عورت کو دیکھنے سے منزل ہو جائے اوسکے بعد آلہ تناسل کو ایستادگی نہو [۴] حالت احرام حج مین۔

وطی کی تو پھر تفریق نہو گی اور اگر ایکبار بھی وطی نہین کی تو عورت کو حاکم کے جدا کر دینے سے طلاق بائن واقع ہو گی ۔

جبکہ زوج کا پہلے سے عنین ہونا معلوم ہو تو حق فرقت زوجہ کو نہین رہتا ۔

مسئلہ (۳۳۹) اگر عنین نے اپنی زوجہ سے جو بحکم حاکم جدا ہو گئی تھی یا دوسری عورت سے جو عنین کا حال جانتی ہے کہ اوسکی فلان زوجہ بسبب نامرد ہونیکے اوس سے جدا ہو چکی ہے[1] نکاح کیا تو عورت کو بعد نکاح جدائی کا اختیار نہین (یعنے نہ زوجہ اول کو نہ زوجہ ثانی کو)

عدت کا بیان

عدت کی تعریف

مسئلہ (۳۴۰) عدت اوس انتظار کا نام ہے جو عورت کو بعد طلاق یا شوہر کی موت کے کرنا لازم ہے ۔

عدت طلاق کی مدت

مسئلہ (۳۴۱) جس عورت کو بعد خلوت طلاق دیجائے (خواہ رجعی یا بائن) یا فسخ نکاح ہو بوجہ خیار بلوغ یا تقبیل وغیرہ اور عورت حرّہ ہو تو اگر اوسکو حیض آتا ہو تو تین حیض کامل تک اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے تک عدت واجب ہو گی لیکن اگر حیض مین طلاق دیجائے تو وہ حیض محسوب نہو گا ۔

نکاح فاسد کی عدت

مسئلہ (۳۴۲) جب ام ولد کا کہ مولی مرگیا یا اوسکو آزاد کر دیا اور جب عورت سے وطی کی کسی شخص نے اپنی بی بی جانکر یا نکاح فاسد سے مثل نکاح متعہ و موقت کے اور خاوند مرگیا یا اون مین فرقت ہو گئی تو بھی وہی تین حیض یا تین مہینے (جیسی صورت ہو) عدت ہو گی ۔

موت کی عدت

مسئلہ (۳۴۳) اگر حرّہ کا خاوند مرگیا (خواہ وہ صغیرہ ہو یا کبیرہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ حائضہ ہو یا غیر حائضہ مسلمان ہو یا کتابیہ) عدت اوسکے چار مہینے دس دن ہے ۔

[1] مسئلہ (۱۰۳) ملاحظہ طلب ۔

صفحہ ۲۱۳ جلد ۳ [illegible] ملاحظہ طلب ۔

لونڈی کی عدت

مسئلہ (۳۴۴) عدت لونڈی کی حرّہ سے نصف ہے پس طلاق وفسخ نکاح مین اگر وہ صاحب حیض ہو تو دو حیض اور اگر وہ صاحب حیض نہین تو ڈیڑھ مہینا اور اسیطرح دو مہینے پانچ دن واسطے موت کے اسکے لئے عدت مقرر ہے۔

دو بھائیوںکی عورتونکا باہم تبدیل ہوجانا اور امام صاحبؒ کا حکم عجیب

مسئلہ (۳۴۵) دو بھائیونکا نکاح دو بہنون سے ہوا مگر غلطی سے ایک کی زوجہ دوسرے کے پاس کر دی گئی آخر شب صبح کو یہ حال معلوم ہوا۔ علماء نے فتویٰ دیا کہ ہر عورت پر عدت لازم ہے اور ہر بھائی پر مہر مثل دینا واجب ہے بوجہ وطی یا شبہہ کے اور بعد عدت ہر عورت اپنی اپنی زوج کے پاس جا سکتی ہے امام اعظمؒ نے فرمایا کہ اگر دونون بھائی اپنی اپنی مدخولہ پر رضامند ہون تو بہت آسانی سے تصفیہ ممکن ہے وہ رضامند ہوئے تب امام نے فرمایا کہ ہر مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور اپنی ہم بستر عورت سے نکاح کرے تو چونکہ طلاق قبل دخول ہے عدت لازم نہوگی چنانچہ اسپر سب علماء نے اتفاق کیا۔

زوجہ فار کی عدت

مسئلہ (۳۴۶) عدت زوجہ فار کی واسطے طلاق بائن کے ابعد الاجلین[1] ہے اور واسطے طلاق رجعی کے عدت وفات ہے۔

طہر کا اندازہ جبکہ حیض دراز ہوجائے۔

مسئلہ (۳۴۷) جب عورت کا حیض دراز ہوجائے یعنے ہمیشہ خون اور حیض کی عادت بھول جائے تو اوسکے طہر کا اندازہ دو مہینے ہے پس اس حساب سے کل عدت اوسکی سات مہینے ہین یعنے چھ مہینے طہر کے (فی طہر دو مہینے کے حساب سے) اور ایک مہینا حیض (فی حیض دس دن کے حساب سے)

عدت ابعد الاجلین کی صورتین۔

مسئلہ (۳۴۸) عدت ابعد الاجلین پانچ صورتونمین ہوتی ہے پہلی صورت فار کی عورت کی ہے جسکا بیان ہوچکا

---

[1] یعنے اگر عدت طلاق کی گذر گئی تو موت کی عدت تک اور اگر موت کی عدت گذر جائے تو طلاق کی عدت گذر جانے تک ٹھہرے۔

۲ دوسری صورت یہ ہے کہ زوج کی دو عورتین ہین اوسنے ایک کو معین کرکے طلاق دی (مگر دونوسے وہ وطی کرچکاہے اور دونو حیض والی ہین) پھر زوج مرگیا اور یاد نہ رہا کہ دونون مین سے مطلقہ کون ہے تو ہر عورت پر عدت ابعد الاجلین واجب ہے۔

۳ تیسری صورت یہ ہے کہ ایک کو صحت مین تین بار طلاق دی بلاتعین پھر زوج مرگیا تو ہر عورت پر ابعد الاجلین عدت واجب ہوگی۔

۴ چوتھی صورت یہ ہے کہ ایک کو بلاتعین طلاق دی صحت مین پھر مرض الموت مین کہا کہ فلان کو طلاق دی اور قبل انقضائے عدت مرگیا تو مطلقہ پر ابعد الاجلین عدت واجب ہوگی۔

۵ پانچوین صورت یہ ہے کہ جب ام ولد کا مولی اور زوج مرجائین اور معلوم نہو کہ کون پہلے مرا تو عدت ابعد الاجلین واجب ہوگی۔

مسئلہ (۳۴۹) دوبارہ عدت — جب عدت والی عورت سے شبہ مین وطی ہوگئی (اگرچہ طلاق دینے والے زوج ہی نے وطی کی ہو) یا نکاح صحیح کرکے پھر طلاق دی ہو تو معتدہ پر دوسری عدت بھی واجب ہوگی۔

مسئلہ (۳۵۰) عدت کی ابتدا اور انتہا — عدت بعد موت یا طلاق یا فسخ کے فوراً شروع ہوجاتی ہے اور بعد میعاد معینہ کے ختم ہوجاتی ہے گو عورت کو طلاق یا موت کا علم نہو اسلئے کہ عدت ایک مدت معینہ کا نام ہے اور اوسکے گذرجانیکا علم شرط نہین۔

مسئلہ (۳۵۱) آئسہ عورت کی عدت — اگر عورت آئسہ[۱] کو اوسکے خاوندنے طلاق دی ہو تین مہینے تک اوسے عدت کرنا لازم ہے اور اگر قبل گذرنے تین مہینے کے خون حیض کا ہوا تو پھر عدت حیضون سے شروع کرے اسیطرح غیر آئسہ نے حیضو نسے عدت شروع کی تھی اور ایک یا دو حیض کے بعد آئسہ ہوگئی تو اوسے مہینو نسے عدت شروع کرنا ضرور ہے اور جو زمانہ کہ طہر یا حیض کا گذر گیا ہے وہ محسوب نہوگا۔

[۱] جو سن ایاس مین ہو اور خون بند ہوگیا ہو لیکن صغیرہ تیس برس کی ہوجائے اور اوسکو حیض نہ آئے تو اوسپر ایاس کا حکم کیا جائیگا۔

نکاح فاسد وطلاق مخفی کی مدت

مسئلہ (۳۵۲) طلاق مخفی مین وقت ثبوت و ظہور طلاق سے اور نکاح فاسد مین بعد تفریق بحکم حاکم یا بعد متارکت[ل] کے عدت شروع ہوگی۔

دوبارہ عدت

مسئلہ (۳۵۳) جبکہ ایک مرتبہ نکاح کرکے بعد وطی طلاق دیجائے (توگو وہ نکاح فاسد ہی کیون نہ ہو) دوبارہ نکاح کرکے طلاق دینے سے عورت پر دوسری عدت واجب ہوگی اور نکاح اول کی وطی قائم مقام نکاح ثانی کی وطی کے ہوگی۔

عدت مین معتدہ سے نکاح کرنیسے دوسری عدت

مسئلہ (۳۵۴) عدت نہین اگر نکاح کرے کوئی مرد غیر کی منکوحہ سے اور وطی کرے اوس سے غیر کی منکوحہ لیکن بخلاف اسکے جبکہ زوج ثانی کو معلوم ہو کہ یہ عورت غیر کی منکوحہ ہے اور وہ ناداستہ نکاح اور وطی کرے تو اوسوقت عورت زوج اول پر اوسوقت تک حرام ہوگی جبتک کہ عدت نکاح ثانی کی گذر نہ جائے اور زوج پر عدت کا نفقہ واجب ہنین۔

ثبوت نسب کا بیان

کمتر مدت وزیادہ تر مدت حمل کی کیا ہے۔

مسئلہ (۳۵۵) مدت حمل کے زیادہ تر دو سال اور کمتر مدت چھ مہینے ہے۔ بس معتدہ رجعی کی ولد کا نسب ثابت ہوگا۔ (جبکہ عدت اوسکی مہینون کے حساب سے ہو بسبب ایاس کے) اگرچہ معتدہ رجعی دو برس سے زیادہ مین جنے حتی کہ بعد دس بارہ سال کے جنے تب بھی نسب ثابت ہوگا بسبب احتمال دراز ہونے اوسکے طہر کے اور باحتمال اوسکے حاملہ ہونیکے عدت مین کیونکہ احتمال ہے کہ اتنے عرصہ تک اوسکو طہر رہا ہو حیض نہ آیا ہو اور بوجہ طہر کے عدت قائم رہی ہو اور اسی عدت مین زوج نے وطی کی ہو اور حمل رہ گیا ہو۔

کب ولد ثابت النسب ہوگا اور کب ہنین

مسئلہ (۳۵۶) اگر دو برس مین لڑکا پیدا ہوا ہو تو وہ زوج ہی کا ٹھہریگا اور زیادہ دو سال کے ولادت سے اوس

[ل] بمعنی ترک کرنا۔ یعنے زوج زوجہ کی ترک وطی پر قصد کرے۔

صورت مین ولد ثابت النسب ہوگا جبکہ عورت انقضائے عدت کا اقرار نہ کرچکی ہو اور
جبکہ مُدّت انقضائے عدت کے محتمل ہو تو اگر طلاق سے آٹھہ مہینے کے بعد جنے اور
پہلے انقضائے عدت کا طلاق سے ساٹھہ دن کے بعد اقرار کر چکی ہو- تو ولد ثابت النسب
نہ ہوگا اسواسطے کہ اقل مدت حمل چھہ مہینے اور اقل مدت عدت (بقول امام صاحب)
ساٹھہ دن ہے تو آٹھہ مہینے انقضائے عدت اور حدوث حمل اور تولد کے محتمل ہین
اور اگر انقضائے عدت کے اقرار کیوقت سے چھہ مہینے سے کمتر مدت مین جنے تو
ولد ثابت النسب ہوگا اسواسطے کہ مدت انقضائے عدت کی محتمل نہین پس عورت
کی تکذیب کیجائیگی کیونکہ چھہ مہینے سے کمتر مدت مین لڑکا پیدا نہین ہوسکتا تو معلوم ہوا
کہ عین عدت مین حمل رہا تھا-

نکاح فاسد کا نکاح صحیح کے برابر ہونا

مسئلہ (۳۵۷) ثبوت نسب کے لئے نکاح فاسد اور نکاح صحیح دونون برابر ہین-

ولادت سے رجعت کا ثابت ہونا-

مسئلہ (۳۵۸) اگر مطلقہ رجعی طلاق سے دوسال سے زیادہ یا پورے دوسال مین جنے تو یہ ولادت رجعت ہوگی- بسبب حمل رہنے کے عدت مین اگر دوسال سے کم مین جنے تب بھی ولد کا نسب ثابت ہوگا زوج سے مگر رجعت نہوگی- اور مطلقہ بائنہ اور مطلقہ ثلثہ اور مختلعہ جو لڑکا دوسال کی مدت سے کم مین جنے تو اوسکا نسب زوج سے ثابت ہوگا (کیونکہ یہ احتمال ہے کہ وقت طلاق کے حمل موجود ہو)

دعوے زوج سے ثابت النسب ہونا

مسئلہ (۳۵۹) ولد مبتوتہ[۱] پورے دوسال کے ولادت سے ثابت النسب نہوگا مگر زوج کے دعوے سے البتہ نسب ثابت ہوگا اسلئے کہ زوج نے اپنے اوپر خود لازم کرلیا اور اس سے شبہہ عقد کا بھی ہے-

مبتوتہ کے دو لڑکون کا نسب جبکہ ایک دوسال سے کم اور دوسرا دوسال کے بعد پیدا ہو

مسئلہ (۳۶۰) مبتوتہ دو لڑکے ایک ہی حمل سے اسطرح جنے کہ ایک دو برس کے اندر اور دوسرا دو برس کے بعد تو دونو ثابت النسب قرار دے جائین گے-

---

۱ جسکو طلاق بت دیگئی ہو یعنے بائنہ وغیرہ-

مراہقہ کے ولد کا نسب

مسئلہ (۳۶۱) ثابت ہے نسب مراہقہ[1] مطلقہ کے ولد کا اگرچہ طلاق رجعی ہو مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ مگر شرط یہ ہے کہ مراہقہ کمتر[2] سے کمتر مدت مین جنے یا اوسنے اپنے انقضائے عدت کا اقرار نہ کیا ہو۔

مراہقہ غیر مقرہ کا ولد ثابت النسب ہے

مسئلہ (۳۶۲) مراہقہ غیر مقرہ کا ولد ثابت النسب ہے جبکہ بعد طلاق کے ۹ مہینے کے اندر جنے اگر پورے ۹ مہینے یا زیادہ مین جنے تو نسب ثابت نہوگا۔

معتدہ موت کی ولد کا نسب۔

مسئلہ (۳۶۳) معتدہ موت کے ولد کا نسب زوج سے ثابت ہوتا ہے جبکہ معتدہ ابتدائی موت سے دو سال سے کم مین جنے بشرطیکہ کبیرہ ہو اگرچہ مدخولہ نہو اسلئے کہ فراش عقد سے ثابت ہوتا ہے نہ دخول اور اجتماع زوجین سے۔ اگر معتدہ موت صغیرہ ہو اور دس مہینے دس دن سے کمتر مین جنے تو نسب ثابت ہوگا اسواسطے کہ اس سے ثابت ہوا کہ حمل قبل انقضائے عدت وفات موجود تھا۔ اور عدت موت مین آئسہ اور حائضہ دونون برابر ہین اسلئے کہ عدت موت کی مہینون کے حساب سے ہے نہ حیضون کے حساب سے۔

مقرہ کی ولد کا نسب

مسئلہ (۳۶۴) جس عورت نے اپنی انقضائے عدت کا اقرار کیا ہو اوسکی ولد کے ثبوت نسب مین دو شرطین ہین۔ ۱ یہ کہ چھہ مہینے سے کمتر مدت مین جنے وقت اقرار سے ۲ یہ کہ وقت فراق سے دو سال سے کمتر مدت مین جنے تو اگر دو سال سے زیادہ مین جنے گو وقت اقرار سے چھہ مہینے کے اندر ہو ولد ثابت النسب نہوگا۔

مقر کا نسب ولد مجہول سے

مسئلہ (۳۶۵) ایک شخص نے ایک لڑکے کو کہا کہ یہ میرا لڑکا ہے اور مقر مر گیا اور لڑکیکی مان نے جسکی حریت اصلی اور اسلام اور لڑکیکی مان ہونا مشہور ہے کہا کہ مین مقر کی عورت ہون اور یہ لڑکا اوسکا بیٹا ہے تو یہ دونون وارث ہونگے مگر شرط یہ ہے کہ مقر کی اتنی عمر ہو کہ ویا لڑکا اوس

---

[1] مراہقہ اوس لڑکے کو کہتے ہین کہ جو وطی کے لائق ہو مگر نشانیان بلوغ کی ہنوز ظاہر نہون۔

[2] کمتر مدت چھہ مہینے ہے۔

سے پیدا ہوسکتا ہو اور لڑکا معروف النسب نہو اور مرد کی تکذیب بہانہ کرے ۔

مرد غائب کی زوجہ کی اولاد کا نسب جبکہ وہ دوسرے سے نکاح کرے

مسئلہ (۳۶۶) اگر مرد غائب ہو اور اوسکی عورت کو موت یا طلاق زوج کی خبر پہنچی اور وہ بعد عدت زوج ثانی سے نکاح کرے یا عورت بدون خبر سننے سے موت یا طلاق کا دعوے کر کے بعد عدت نکاح ثانی کر لے اور پورے چھہ مہینے کے بعد زوج ثانی سے اولاد ہو اور پھر زوج اول آئے تو اولاد زوج ثانی کی ہوگی اور چھہ مہینے سے کمتر مدت مین اولاد ہو تو زوج اول کی ہوگی زوج ثانی کے ثبوت نسب مین یہ ضرور ہے کہ پورے چھہ مہینے یا زیادہ مدت مین ولادت ہو۔ یہان فقط اولاد سے بحث ہے نہ عورت سے اسلئے بالاتفاق عورت شوہر اول کو ایسی صورت مین دلائی جائیگی ۔

حضانت کا بیان

تعریف حضانت

مسئلہ (۳۶۷) حضانت حق پرورش و تربیت اولاد کو کہتے ہین حضانت ایک قسم کی ولایت سمجھی گئی ہے بس جنکو اپنی ذات پر ولایت نہین (جیسے لونڈی وغیرہ) تو اونکو حق حضانت بھی نہین ہے ۔

شرائط حضانت

مسئلہ (۳۶۸) حاضنہ کا حرّہ - بالغہ - امینہ ہونا شرط ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ پرورش پر قادر ہو اور زوج اجنبی[1] کے نکاح مین نہو اگر مرد ہو تو سوائے شرط آخر کے بقیہ شرائط کا اوسمین بھی ہونا ضرور ہے ۔

حق پرورش کس کو ہے

مسئلہ (۳۶۹) حق پرورش نسبی مان کو ہے اگرچہ وہ کتابیہ یا مجوسیہ ہو یا زوج سے اوس سے فرقت ہوگئی ہو لیکن مرتدہ مان کو اوسوقت تک حق پرورش نہین جبتک کہ وہ پھر اسلام قبول نکرے (مان کے مجوسیہ ہونیکی یہ صورت ہے کہ زوجین مجوسی تھے زوج مسلمان ہوگیا اور زوجہ

[1] یعنے ولد کے غیر محرم سے نکاح نکر لیا ہو۔

مجوسیہ بھی رہتی ہے۔

کس ماں کو حق حضانت نہیں ہے۔

مسئلہ (۳۷۰) اگر ماں فاجرہ یا فاسقہ ہو یا نوحہ گری یا گانے کا پیشہ کرتی ہو یا مردہ شو یا دائی ہو یا غیر مامونہ[1] ہو یا صغیر کے غیر محرم سے نکاح کرلیا ہو یا وہ ایسے شخص کے پاس رہتی ہو جسکو صغیر سے بغض یا کراہت ہے۔ تو اوسے حق حضانت نہیں ہے۔

جبکہ ماں پرورش نہ کرے تو عمہ پرورش کر سکتی ہے

مسئلہ (۳۷۱) جبکہ ماں مفت پرورش نہ کرے اور باپ کو نفقہ دینے کی مقدرت نہ ہو اور لڑکے کی پھوپھی مفت پرورش پر رضامند ہو تو ماں سے کہا جائیگا کہ یا تو مفت پرورش کرے ورنہ پھوپھی کے حوالہ کرے۔

واسطے بقائے مال صغیر کے اوسکی ماں ہی سے پرورش کرائی جائیگی گو اوسنے نکاح کرلیا ہو

مسئلہ (۳۷۲) یتیم صغیر کی ماں نے نکاح کرلیا ہو اور بدون صرف کے اوسکی پرورش کا ارادہ کیا (یعنے مفت) اور صغیر کا وصی چاہتا ہے کہ نفقہ دیکر کسی اور سے پرورش کراوے تو لڑکا صغیر کی ماں ہی کو دیا جائیگا تاکہ صغیر کا مال باقی رہے۔

ابن عم پرورش کر سکتا ہے

مسئلہ (۳۷۳) جبکہ صغیر کی ماں نے اجنبی سے نکاح کرلیا اور لڑکے کی پرورش کی بعوض نفقہ کے درخواست کی اور صغیر کے چچا کا لڑکا مفت پرورش کرنے پر رضامند ہے اور صغیر کے اور کوئی حاضنہ سے ہی نہیں تو چچا کے لڑکے کو اختیار ہے

حاضنہ پر جبر نہیں کیا جا سکتا

مسئلہ (۳۷۴) جس عورت کو شرعاً حق حضانت ہے اگر وہ انکار کرے تو اوسپر جبر نہیں کیا جا سکتا لیکن اگر حاضنہ متعین ہو جائے اسطرح کہ صغیر کسی کی چھاتی نہ لیتا ہو سوائے اوس عورت کے یا صغیر کا باپ اور صغیر مالدار نہ ہوں کہ خادمہ نوکر نہ رکھہ سکیں تو ایسی صورت میں حاضنہ پر جبر کیا جائیگا۔

اجرت حضانت

مسئلہ (۳۷۵) جبکہ حاضنہ صغیر کے باپ کی منکوحہ یا معتدہ نہ ہو تو اوسکو تین چیزیں اجرت حضانت۔ اجرت رضاعت صغیر کا نفقہ

[1] یعنے جسپر اطمینان نہ ہو۔

دینا ضرور ہے اور اگر حاضنہ کے پاس مکان نہ ہو تو باپ کو ایام پرورش کے لئے مکان بھی دینا ضرور ہے اسیطرح اگر صغیر خادم کا محتاج ہو تو خادم بھی دینا ہوگا

ماں کے بعد حق حضانت کس کو ہے۔

مسئلہ (٣٧٦) اگر ماں مرجائے یا اپنے حق کو ساقط کردے تو حق حضانت نانی کو ہے بترتیب قرابت و اہلیت (اگرچہ نانی بعیدہ ہو جیسے ماں کی نانی یا نانی کی نانی وغیرہ) اور نانی کے بعد دادی کو اوسیطرح ہے بہ ترتیب (گو دادی بعیدہ ہو) پھر سگی بہن کو پھر مادری بہن کو پھر سوتیلی بہن کو پھر سگی بہن کی بیٹی کو پھر مادری بہن کی بیٹی کو پھر خالہ کو بہ ترتیب (یعنے پہلے سگی پھر مادری پھر سوتیلی) پھر سوتیلی بہن کی بیٹی کو پھر بھتیجیون کو پھر پھوپھی کو پھر ماں کی خالہ کو پھر باپ کی خالہ کو پھر ماں کی پھوپھی کو پھر باپ کی پھوپھی کو (ان سب کو اوسی ترتیب سے کہ پہلے سگی پھر مادری پھر سوتیلی) ان کے بعد عصبات رجال[1] کو بترتیب وراثت حق حضانت ہے (سوائے عصبہ فاسق اور بے ہوش کے کہ وہ مستحق حضانت نہین) اور جبکہ عورات مذکورۂ بالا اور عصبات مین سے کوئی نہ ہو تو پھر ذوی الارحام بترتیب مستحق ہین

جبکہ ایکدرجہ کے چند عصبہ ہون تو حق حضانت کس کو ہے

مسئلہ (٣٧٧) اگر ایکدرجہ کے چند اشخاص مستحق حضانت جمع ہون تو اُن مین وہ جو پرہیزگار ہو مقدم ہے اگر اسمین سب برابر ہون تو جو عمر مین زیادہ ہو وہ مستحق ہے اگر وہ ذوی الارحام ہون تو جو ان مین سے زیادہ تر صغیر کا کارساز ہو وہ مقدم ہے پھر وہ جو متقی ہے پھر جو عمر مین زیادہ ہو (مگر خالہ اور پھوپھی اور ماموں کے بیٹون کو حق پرورش نہین ہے)

قرابت جسمین محرمیت نہو مثل اجنبی کے ہے

مسئلہ (٣٧٨) ایسی قرابت جسمین محرمیت نہو اجنبی کے برابر ہے پس اگر صغیر کی ماں صغیر کے چچا کے بیٹے سے (یعنے جو غیر محرم ہے) نکاح کرے تو اوسکا حق حضانت ساقط ہو جائیگا۔ اور اسیطرح رضاعی رشتہ دار (جیسے رضاعی چچا - ماموں - باپ وغیرہ) بغرض احکام حضانت مثل اجنبی کے ہیں۔ لیکن جو حق پرورش کہ بوجہ نکاح اجنبی کے ساقط ہو جائے وہ فرقت زوج اجنبی سے (یعنے طلاق بائن سے) پھر عود کرتا ہے بوجہ دور جانے

---

[1] بمعنی مردون کے۔

بالغ کے -

صغیر کی پرورش کا استحقاق کس عمر تک ہے

مسئلہ (۳۷۹) حاضنہ ماں ہو یا کوئی اور عورت احق ہے صغیر کے رکھنے مین اوسوقت تک، جبتک کہ اوسکو حاجت نرہے عورتون کے پاس رہنے کی اور اس استغنا کی مدت سات سال ہے -

صغیرہ کی پرورش کے استحقاق کا زمانہ

مسئلہ (۳۸۰) ماں - نانی - دادی صغیرہ کے رکھنے مین زیادہ تر سزاوار ہین یہانتک کہ وہ بالغ ہوجائے خواہ بلوغ حیض سے ہو یا احتلام سے - اور ماں - نانی - دادی کے سوا اور حاضنہ جیسے خالہ یا پھوپھی وغیرہ اوسوقت تک پرورش کے احق ہین جبتک کہ وہ مشتہاۃ (یعنے لائق شہوت) نہو جائے ۹ سال کی لڑکی کے مشتہاۃ ہونے پر فتوی ہے اور ۱۱ سال کی لڑکی بالاتفاق علما مشتہاۃ قرار پائی ہے -

بعد نکاح حق پرورش حاضنہ

مسئلہ (۳۸۱) اگر صغیرہ کا نکاح ہوجائے تب بھی ۹ برس کی عمر تک اوسکا حق حضانت حاضنہ کو رہتا ہے -

بعد اسقاط حق حضانت صغیر کی ماں کا اوس سے ملنا

مسئلہ (۳۸۲) جب ماں کا حق حضانت ساقط ہوجائے تو باپ پر جبر نکیا جائیگا کہ صغیر کو ماں کے دیکھنے کے لئے بھیجا کرے لیکن اگر ماں اوسے دیکھنے آئے تو وہ روکی نہ جائے گی -

نفقہ کا بیان

نفقہ کی تعریف

مسئلہ (۳۸۳) نفقہ لغت مین اوسکو کہتے ہین کہ جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر صرف کرے اور اصطلاح فقہ مین نفقہ عبارت ہے طعام اور لباس اور مکان سکونت سے اور عرف مین نفقہ فقط طعام ہی کو کہتے ہین -

وجوب نفقہ کے اسباب

مسئلہ (۳۸۴) نفقہ تین سببون سے واجب ہوتا ہے

۱ زوجہ ہونے سے ۲ قرابت سے ۳ مالک ہونے سے -

لہ یعنے مردون کے -

زوجہ کا نفقہ

مسئلہ (۳۸۵) زوجہ کا نفقہ واجب ہوتا ہے نکاح صحیح سے (پس نکاح فاسد اس سے خارج ہوگیا)

وجوب نفقہ کے دلائل عقلی ونقلی۔

مسئلہ (۳۸۶) چونکہ زوجہ زوج کے گھر مین مقید ہوئی ہے تلاش معاش کو نہین جا سکتی اسلیئے زوج پر اوسکا نفقہ واجب ہے یہ دلیل عقلی ہے اور دلیل نقلی (یعنے جو قرآن وحدیث واجماع سے ثابت ہے یہ ہے کہ جو محبوس ہو غیر کی منفعت کیواسطے تو اوس غیر پر اس محبوس کا نفقہ لازم ہوگا یہان تک کہ وصی کا نفقہ میت کے مال سے واجب ہے جبتک کہ وہ صغیر کے مہمات مین مصروف رہے۔

زوج صغیر کی زوجہ کا نفقہ

مسئلہ (۳۸۷) اگر زوج نہایت صغیر ہو تو نفقہ زوجہ کا اوسکے مال سے دلایا جائیگا نہ اوسکے باپ سے مگر جبکہ باپ نفقہ کا ضامن ہوا ہو تب اوس سے دلایا جائیگا۔

زوجہ کا نفقہ کب واجب ہے اور کب نہین۔

مسئلہ (۳۸۸) زوجہ کا نفقہ زوج پر واجب ہے خواہ زوج محتاج ہو یا وطی پر قادر نہ ہو اور زوجہ محتاج ہو خواہ مالدار مدخولہ ہو یا نہو کافرہ کتابیہ ہو خواہ مسلمہ کبیرہ ہو یا ایسی صغیرہ جو لائق وطی یا لائق تقبیل ومساس کے ہو لیکن اگر تقبیل ومساس کے لائق نہو تو نفقہ اوسکا واجب نہوگا (جیسا کہ بحالت صغیر ہونے زوج وزوجہ کے نفقہ واجب نہین ہوتا)

اس عورت کا نفقہ جو وطی نکرنے دے

مسئلہ (۳۸۹) زوجہ کا نفقہ واجب ہے اگرچہ وہ واسطے لینے کل یا بعض مہر معجل کے وطی پر قادر نہونے دیتی ہو باتفاق خواہ مدخولہ ہو چکی ہو یا نہین اگر تمام مہر موجل ہو تب بھی نفقہ ایسے انکار سے ساقط نہین ہوتا۔ اسی طرح نفقہ زوجہ کا واجب ہے اگرچہ زوجہ اپنے باپ کے گھر مین ہو بشرطیکہ زوج نے مطالبہ نقل مکان کا نکیا ہو اور سسرال مین استمتاع پر قادر ہوتا ہو اور اگر زوجہ باوجود بلانیکے زوج کے گھر نہ آتی ہو یا سسرال مین زوجین بخلوت نہ ہوتی ہو تو نفقہ واجب نہوگا۔

مریضہ کو کب نفقہ ملیگا اور کب نہین۔

مسئلہ (۳۹۰) اگر زوجہ زوج کے گھر مین بیمار ہو جائے اور وہان سے اپنے باپ کے گھر جائے اور پھر زوج بلائے تو

اگر وہ ایسی بیماری ہو کہ اوسکا آنا ڈولی وغیرہ مین ممکن نہو تو نفقہ کی مستحق ہے اور اگر ڈولی وغیرہ یا کسی اور سواری پر آسکتی ہو اور نہ آئے تو اوسکا نفقہ لازم نہین اور زوج پر زوجہ مریضہ کا علاج و اجرت طبیب و فصد کی واجب نہین۔

کن عورتونکا نفقہ زوج پر واجب نہین

مسئلہ (۳۹۱) گیارہ قسم کی عورتونکا نفقہ اونکے زوج پر واجب نہین ہے۔

۱ زوجہ مرتدہ کا ۲ اوس عورت کا جس نے زوج کے بیٹے کا بوسہ لیا (اور یہی حکم ہے جمیع اصول و فروع کے تقبیل کے حالتین) ۳ منکوحہ نکاح فاسد کا ۴ منکوحہ عدت فاسد کا ۵ اوس لونڈی منکوحہ کا جسکے مالک نے اوسکے لئے علیحدہ مکان رہنے کو ندیا ہو۔ ۶ زوجہ صغیرہ کا جو وطی اور خدمت اور موانست کے لایق نہین ۷ اوس زوجہ کا جو بلا عذر شرعی زوج کے گہر سے نکل گئی ہو[1] ۸ اوس عورت کا جو کہ رات کو شوہر کے پاس رہے اور دن کو نہ رہے یا بالعکس اوسکے دن کو رہے اور رات کو نہ رہے۔ ۹ مریضہ کا جو نکاح کے بعد بوجہ بیماری زوج کے ساتھہ اوسکے گہر نہ آسکی ہو۔ ۱۰ زوجہ جو حج کو اپنے محرم کے ساتھہ جائے نہ زوج کے ساتھ ۱۱ جس زوجہ کو کہ کسی نے جبراً چہین لیا ہو یا وہ قیدی ہو۔

نفقہ کی ضمانت دائمی

مسئلہ (۳۹۲) اگر کوئی شخص زوج کا کفیل ہوا اور کہا کہ ہر مہینے مین اسقدر نقد یا جنس دیا کرونگا تو یہ ضمانت دائمی ہے گو اوسنے لفظ ہمیشہ کا نہ کہا ہو۔

زوج کے دین کی مجرائی نفقہ مین نہین ہوسکتی

مسئلہ (۳۹۳) اگر زوج کا دین زوجہ پر ہو تو نفقہ اور دین زوجہ کا ملکر باہم مجرا نہ ہون گے بدون رضامندی زوج کے اسلئے کہ نفقہ دین ضعیف ہے موت سے ساقط ہو جاتا ہے بخلاف اور دیون کے کہ وہ ساقط نہین ہوتے۔

نفقہ سے ابراء کرنا

مسئلہ (۳۹۴) چونکہ ابراء سوا دین کے نہین ہوتا اور نفقہ بدون حکم حاکم یا تراضی طرفین کے دین نہین ہوتا پس قبل معین کرنے حاکم کے یا تراضی طرفین کے نفقہ سے ابراء کرنا باطل ہے اور بعد تراضی طرفین یا حاکم کے معین کر دینے کے صحیح ہے۔

[1] ایسی عورت کو ناشزہ کہتے ہین۔

باوجود تعین رقم زوجہ پوشاک طلب کرسکتی ہے

مسئلہ (۳۹۵) اگر عورت کی پوشاک مین درم مقرر ہوگئے اور وہ راضی بھی ہوگئی اور موافق اوسکے قاضی کا حکم ہوگیا تو اب عورت کو اس سے پھرنا اور پوشاک مین کپڑا ہی طلب کرنا درست ہے اسیطرح اگر بعوض نفقہ چند درم پر صلح کرلی ہو پھر عورت کہے کہ اسقدر کافی نہین تو زیادہ دلائی جاسکتی ہین بخلاف اسکے اگر زوج ادائی درمون سے انکار کرے تو اوسپر کچھ التفات نکیا جائے گا۔

جو نفقہ کہ خرچ سے بچ رہیگا وہ زوجہ کی ملک ہوگا

مسئلہ (۳۹۶) جو کچھہ نفقہ مفروضہ سے بچ رہیگا وہ عورت کا مملوک ہوگا اور نفقہ آیندہ مین اس باقی بچنے کیوجہ سے کوئی ہرج ہوگا نہ یہ بقایا آیندہ نفقہ مین مجرا کیا جائیگا۔ بخلاف فضول خرچی اور چوری اور ہلاکی اور نفقہ اقربا محرم اور لباس زوجہ کے (یعنے اگر مہینے بھر کا نفقہ ایک ہفتہ مین فضول خرچی سے صرف کرڈالا یا نفقہ چوری گیا یا گم گیا تو زوج پر اور نفقہ دینا لازم نہین اور اقربا محرم کا نفقہ اگر بچ رہیگا تو آیندہ مجرا ہوگا دوسرے نفقہ مین اور پوشاک زوجہ اگر سال بھر کے لئے دی گئی ہو مگر معمولی استعمال سے وہ خراب ہوگئی یا پھٹ گئی اور لائق استعمال نرہی تو زوج کو اور دینا ہوگا۔

بوجہ نہ ادا کرنے نفقہ کے جدائی نہین کرائی جائیگی

مسئلہ (۳۹۷) زوج پر زوجہ کا تین قسم کا نفقہ لازم ہوتا ہے۔ طعام۔ لباس۔ سکنی۔ لیکن ان تینون قسم کے نفقہ کے عاجز ہونیسے زوج سے جدائی نکرائی جائیگی۔ اور یا شوہر سفر مین ہو اور باوجود مقدرت زوجہ کو خرچ نہ بھیجتا ہو تب بھی قاضی تفریق نہین کراسکتا۔

جس نفقہ پر صلح ہوئی ہو اوسکے لازم ہونیکی صورتین

مسئلہ (۳۹۸) اگر زوج محتاج اپنی حیثیت سے زائد بر صلح کرلے بابتہ نفقہ کے اور حالانکہ اوسکی ادائی پر وہ قادر نہین ہے تو زوج پر وہ نفقہ لازم نہوگا بلکہ نفقہ مثل یعنے عورت کے مناسب حال نفقہ لازم ہوگا مصالحہ کا اعتبار نہ ہوگا۔ اسی طرح جبکہ نرخ غلہ کا بدل جائے تو بقدر اوسکے نفقہ گھٹایا بڑھایا جاسکتا ہے

بعد قضا یا رضا کے زوج نفقہ کا ذمہ دار ہوگا۔

مسئلہ (۳۹۹) بعد قضا[1] یا رضا[2] کے جس قدر عورت خرچ

[1] یعنے حکم قاضی [2] یعنے تراضی طرفین۔

کرے گی اوسکو زوج سے بھر لے سکتی ہے اگرچہ اپنا ہی مال خرچ کیا ہو۔

نفقہ کب ساقط ہوتا ہے

مسئلہ (۴۰۰) نفقہ مفروضہ زوج یا زوجہ کے موت سے یا عورت کی طلاق سے ساقط ہوتا ہے اگرچہ طلاق رجعی ہو لیکن جو نفقہ کہ زوج یا اوسکے باپ نے پیشگی دیا ہو وہ موت اور طلاق سے مسترد نہین ہو سکتا اگرچہ نفقہ اور لباس بعد موت اور طلاق کے موجود ہو صرف مین نہ آیا ہو۔

مختلف زوجات کے نفقہ

مسئلہ (۴۰۱) اگر چند زوجات ہون تو بلحاظ حیثیت زوج اور حیثیت عورتون کے ہر ایک کا نفقہ معین کیا جائیگا نہ کہ ہر عورت کا برابر

سکنی کی شرط

مسئلہ (۴۰۲) سکنی کے لئے یہ ضرور ہے کہ ایسی کوٹھری یا مکان زوجہ کو دیا جائے جسمین زوج کے رشتہ دار (مثلاً ماں بہن باپ وغیرہ) نہون یہ بھی شرط ہے کہ گھر مین کوئی ایسا نہ ہو جو زوجہ کو ایذا و تکلیف دیتا ہو۔

طفل اور والدین وغیرہ کا نفقہ اور اوسکی ادائی

مسئلہ (۴۰۳) غائب کے طفل اور طفل بالغ کے لئے جو لنگڑا ہو اور بیٹیون کے لئے جو صغیرہ ہون یا کبیرہ نفقہ مقرر کیا جائیگا اسی طرح غائب کے والدین کے واسطے بھی نفقہ مقرر کیا جائیگا اور بھائی وغیرہ کے لئے نہ مقرر کیا جائیگا۔ اور یہ نفقہ ایسے مال سے ادا کیا جائے گا جو زوجہ یا طفل یا والدین کے حقوق کی جنس سے ہو (جیسے اناج کپڑا سونا چاندی وغیرہ) اور جو مال کہ ان کے حقوق کے مخالف ہو (جیسے اسباب و زمین) تو چونکہ اسمین بیچنے کی ضرورت ہوگی اور غائب کا مال بیچنا بالاتفاق جائز نہین ہے۔

نفقہ پھیر لیا جاسکتا ہے

مسئلہ (۴۰۴) اگر عورت حمل کا دعوے کرے اور بعد طلاق دو سال تک نفقہ جاری رہے اور پھر ظاہر ہو کہ حمل نہین تھا تو عورت سے نفقہ پھیر لینا جائز نہین گو شرط پھیر لینے کی ہو۔

نفقہ معتدہ موت کا

مسئلہ (۴۰۵) واجب نہین ہوتا تینون قسم کا نفقہ معتدہ موت کیواسطے اگرچہ وہ حاملہ ہو اسلئے کہ معتدہ موت کا زوج کے گھر مین ٹھہرنا باعتبار حق زوج کے نہین بلکہ باعتبار حق شرع کے ہے۔

معتدہ مرتدہ کا نفقہ

مسئلہ (۴۰۶) عورت کے بعد طلاق بائن کے عدت مین مرتد ہونیسے نفقہ ساقط ہوتا ہے اگر وہ زوج کے گھر سے نکل جائے اور

اگر زوج کے گہر مین ہو تو نفقہ ساقط نہ ہوگا اور اگر قبل طلاق مرتد ہو تو کسی حال مین نفقہ واجب نہین

طفل کو مان سے نفقہ کب دلایا جاوے گا

مسئلہ (۴۰۷) اگر باپ محتاج ہو اور مان مالدار تو مان سے طفل کو نفقہ دینے کا حکم کیا جائیگا اور یہ نفقہ باپ پر دین ہوگا یعنے جب اوسکو مقدرت ہوگی اوس سے دلایا جائیگا۔

کون کس کے مقابلہ مین زیادہ حقدار ہے

مسئلہ (۴۰۸) اگر بٹیان اور باپ دونون کے نفقہ پر قادر نہ ہو مگر ایک کی تو مان زیادہ تر حقدار ہے اور جب کسی کے باپ اور طفل ہون تو طفل زیادہ تر مستحق ہے۔

فرزند پر باپ کی زوجہ کا نفقہ واجب ہے

مسئلہ (۴۰۹) فرزند پر اپنے باپ کی زوجہ کا نفقہ دنیا واجب ہے اور اگر باپ کی چند زوجات ہون تو فرزند پر واجب ہے کہ ایک کا نفقہ باپ کو دیوے تاکہ وہ سب پر بقدر اون کے استحقاق کے تقسیم کرے

اصول کا نفقہ

مسئلہ (۴۱۰) اپنے اصول[1] کا نفقہ واجب ہے۔ (اسمین مرد عورت کی کوئی تخصیص نہین یعنے بیٹا ہو یا بیٹی سب پر واجب ہے) اگرچہ اصول محتاجین کسب پر قادر ہون اور جب فروع[2] مین کئی شخص ہون تو جو زیادہ قریب ہو دوسرے سے اوسی پر نفقہ واجب ہوگا بلا اعتبار وارث۔

نفقہ کی بنیاد

مسئلہ (۴۱۱) مدار وجوب نفقہ کا وراثت پر ہے پس نفقہ واجب نہین ہوتا ساتھ اختلاف دین کے اسلئے کہ مسلم اور کافر مین وراثت نہین مگر زوجہ و اصول و فروع کا البتہ باوجود اختلاف دین بھی نفقہ واجب ہے۔

کتاب الکفالت

تعریف کفالت

مسئلہ (۴۱۲) کسی کے ذمہ کے ساتھ اپنا ذمہ شامل کردینا کفالت ہے خواہ مطالبہ ذات کا ہو یا دین کا یا عین کا۔

[1] جیسے باپ دادا پردادا وغیرہ [2] جیسے بیٹا پوتا پرپوتا وغیرہ۔

کفیل ومکفول لہ وغیرہ کی تعریف -

مسئلہ (۴۱۳) کفیل وہ جو ضامن ہو کسی دوسرے شخص کا اور وہ دوسرا شخص اصیل اور مکفول عنہ ہے اور جس شئے کی کفالت کیجائے وہ مکفول بہ ہے اور قرضخواہ اور طالب مکفول لہ ہے

رکن کفالت

مسئلہ (۴۱۴) کفالت کا رکن ایجاب وقبول ہے (لیکن بقول امام ابو یوسف قبول رکن نہین صرف ایجاب کافی ہے -)

شرط کفالت

مسئلہ (۴۱۵) کفالت کی شرط یہ ہے کہ جس چیز کی ضمانت ہو (خواہ نفس کی یا مال کی) ضامن اوسکے تسلیم پر قادر ہو اسی لئے کفالت بالنفس مین شخص کا معلوم ہونا ضرور ہے اور کفالت بالمال مین ضرور ہے کہ ادائی اوس مال کی اصیل پر لازم ہو جسکی ضمانت ہوئے پس حدود قصاص کی ضمانت صحیح نہین ہے - یہ بھی شرط ہے کہ کفیل اور مکفول عنہ عاقل - بالغ ہون اور نفاذ ضمانت کے لئے ضامن کا حر ہونا بھی شرط ہے یہ بھی شرط ہے کہ اصیل قادر ہو مکفول بہ کے تسلیم پر اور اصیل معلوم ہو اور مکفول لہ معلوم ہو اور مجلس مین موجود ہو -

حاضر ضامنی کی کفالت

مسئلہ (۴۱۶) کفالت حاضر ضامنی کی صحیح ہے - (مثلاً زید کو فلان وقت فلان مقام پر حاضر کردونگا)

کفالت بالنفس

مسئلہ (۴۱۷) کفالت بالنفس (یعنے حاضر ضامنی) منعقد ہوتی ہے ان الفاظ سے کہ مین نے ضمانت کی اوسکی ذات کی یا اوسکے ہم مضمون الفاظ سے اور ایسے الفاظ سے جو کل جسم پر بولے جاتے ہین (مثلاً چہرہ وغیرہ)

تین دن کی ضمانت

مسئلہ (۴۱۸) اگر تین دن تک کا ضامن ہوا تو بعد بھی وہی ضمانت رہیگی لیکن اگر یون کہے کہ بعد تین دن کے مین بری الذمہ ہون تو وہ ضامن نہوگا نہ قبل مدت نہ بعد مدت -

وقت معینہ کی ضمانت

مسئلہ (۴۱۹) اگر وقت معین کی شرط ہوئے تو ضامن کو اوسکو اوس وقت مین حاضر کردینا ضرور ہوگا - اور اگر مکفول بہ غائب ہو تو ضامن کو اوسکے پاس جانے اور آنے کی مہلت دی جائیگی اور اگر مکفول

بہ کا مکان کفیل کو معلوم نہو تو بوجہ عجز اوس سے مطالبہ نکیا جائیگا -

کفالت بالنفس سے برات

مسئلہ (۴۲۰) کفالت بالنفس مین مکفول بہ کی موت سے حاضر ضامن بری الذمہ ہو جاتا ہے اور ضامن کی موت سے بہی برات حاصل ہوتی ہے لیکن طالب کی موت سے ضامن بری الذمہ نہین ہوسکتا -

مکفول بہ کو مکفول لہ کو حوالہ کردینے سے برات

مسئلہ (۴۲۱) ضامن بری الذمہ ہو جاتا ہے مکفول بہ مکفول لہ کے سپرد کر دینے سے ایسے مقام پر جو ممکن التخاصمت ہو (یعنے جہان طالب خصومت پر قادر ہو مثلاً جنگل وغیرہ نہو) لیکن اگر تسلیم مکفول عنہ کے قاضی کے مجلس مین شرط ہو تو قاضی کے روبرو طالب کو سپرد کرنا ہوگا -

مکفول عنہ کی حاضری کے ضامن کی برات

مسئلہ (۴۲۲) جبکہ مکفول لہ کے پاس مکفول عنہ خود حاضر ہو جائے تو ضامن بری ہو جاتا ہے اور اسی طرح اپنے وکیل یا فرستادہ کے تسلیم سے بہی ضامن بری الذمہ ہو جاتا ہے -

مطلوب کے دین کا ضامن پر واجب ہونا

مسئلہ (۴۲۳) ضامن نے کہا کہ مطلوب کو کل نہ لے آؤن تو مین اوس مال کا جو مطلوب پر ہے ذمہ دار ہون اور مطلوب کو نہ لاسکا تو اگر اوسکا عجز بوجہ بیماری یا قید وغیرہ کے ہو تو اوسپر مال لازم نہین آئیگا اور اگر مطلوب مر گیا یا باوجود قدرت حاضر نکرسکا تو وہ مال کا کفیل ہوگا اور کفالت بالمال مین ضامن کے وارث نے مطلوب طالب کو سپرد کر دیا تو بری الذمہ ہو جائے گا اگر اوسکو ندیا یہانتک کہ وقت گذر گیا تو ضامن کے وارث پر مال لازم ہوگا (یعنے متروکہ میت سے مال دینا لازم ہوگا)

مدعی علیہ کے دین کی ضمانت -

مسئلہ (۴۲۴) ایک شخص نے مدعی سے یہ بیان کیا کہ تو مدعی علیہ کو چھوڑ دے مین ضامن ہون اگر وہ کل ادا نکریگا تو مین سو روپیہ دونگا اور اوس نے کل ادا نکیا تو ضامن پر سو روپیہ واجب ہون گے -

حد و قصاص مین ضمانت

مسئلہ (۴۲۵) مدعی علیہ پر حد اور قصاص کے مقدمہ مین حاضر ضامنی دینے پر جبر نہین کیا جائیگا (بخلاف قول صاحبین کے)

مشہور آدمی سے ضمانت نہ لیجائیگی

مسئلہ (۴۲۶) جبکہ مدعی علیہ ایک مشہور آدمی ہو

تو بھی اوسپر ضمانت کی لئے جبر ہنین کیا جا سکتا اسی طرح مسافر پر بھی جبر ہنین ہوگا۔

اصیل کی برأت سے کفیل بھی بری ہوجاتا ہر

مسئلہ (۴۲۷) اصیل کی برأت سے کفیل بھی بری ہو جاتا ہے مگر حاضر ضامن اوسوقت تک بری نہ ہوگا جبتک کہ طالب یون نہ کہے کہ اسکے جانب میرا کوئی حق ہنین ہے اور نہ میرے موکل کا حق ہے۔

دین صحیح کی ضمانت صحیح ہر نہ کسی اور دین کی

مسئلہ (۴۲۸) سوائے دین[۱] صحیح کے اور کسی قسم کے دین کی مال ضامنی صحیح ہنین مگر نفقہ مین صحیح ہے۔ اور بدل سعایت گو دین صحیح ہے مگر اوسکی ضامنی صحیح نہین ہے۔

ضمانت مال ونفقہ وغیرہ کی

مسئلہ (۴۲۹) ایک شخص نے کہا کہ مین ضامن ہون تنے مال کا جو تیرا اوسپر ہے یا یون کہا کہ مین ضامن ہوا اتنے مال کا جو تجکو دینا پڑے اس بیع مین یا یون کہا کہ جو تو نے بیچا فلان شخص سے سو مجپر ہے یا غیر کی عورت سے کہا کہ تیرے نفقہ کا مین ضامن ہون ہمیشہ جبتک کہ زوجیت قائم رہے۔ یا اس طرح پر کہ جو غصب کرلیا تجہ سے فلان شخص نے وہ مجپر ہے تو ضامنی صحیح ہے اوران سب صورتون مین قبول کرنا شرط ہے لیکن اگر ضامن قبل خرید و فروخت کی ضمانت سے رجوع کرے تو صحیح ہے۔ برخلاف اسکے اگر ضامن کہے کہ تیرا مال جو کوئی غصب کرے یا جسکا تو غصب کرے یا وہ شخص تیرے ہاتھہ کچہ بیچے یا تجھے کوئی قتل کرے یا تو کسی کو قتل کرے تو مین ضامن ہون تو یہ ضمانت باطل ہے بعض بوجہ مکفول لہ کی جہالت کے اور بعض بوجہ مکفول عنہ کے جہالت کے۔

کونسے شرائط باطل ہین

مسئلہ (۴۳۰) ایسے شرائط جنکا وجود بالیقین معلوم نہو باطل ہین اور اونپر تعلیق کفالت کی بھی ناجائز ہوگی۔

کب ضمانت صحیح ہنین ہوتی

مسئلہ (۴۳۱) مکفول عنہ اور مکفول لہ اور مکفول بہ

---

[۱] وہ دین جو بدون ابرا یا ادا کے اور کسی طرح ساقط نہ ہو۔

کی جہالت سے ضمانت صحیح نہین ہوسکتی (مکفول بہ سے نفس مراد ہے نہ مال) کیونکہ جہالت مال مانع ضمانت نہین۔

حد وقصاص مین ضمانت نہین

مسئلہ (۴۳۲) نفس حد اور قصاص کے مقدمہ مین ضمانت صحیح نہین کیونکہ نیابت عقوبات جاری نہین ہوتی

عین مبیع کی ضمانت صحیح نہین

مسئلہ (۴۳۳) ضمانت عین مبیع کی قبل قبضہ کے اور ضمانت عین مرہون وعین امانت کے صحیح نہین ہے۔

زر ثمن کی ضمانت صحیح ہے

مسئلہ (۴۳۴) زر ثمن بیع کا مثل دین صحیح کے ہے اور اوسکی ضمانت صحیح ہے۔

ضمانت مین طالب کا قبول کرنا ضرور ہے۔

مسئلہ (۴۳۵) دونو قسم کی ضمانت مال ضامن وحاضر ضامنی مین ضرور ہے قبول کرنا طالب کا مجلس عقد مین اور بدون قبول طالب یا اوسکے نایب یا وکیل کے ضمانت صحیح نہیین ہے بخلاف اسکے امام ابویوسف کا قول ہے کہ طالب کے بغیر قبول ہی صحیح ہے۔

وکیل بالبیع کی ضمانت صحیح نہین ہے۔

مسئلہ (۴۳۶) وکیل بالبیع کی ضمانت زر ثمن کی صحیح نہین ہے واسطے موکل کے۔

شریک کی ضمانت

مسئلہ (۴۳۷) صحیح نہین ہے ایک شریک کو اپنے دوسرے شریک کا دین مشترکہ مین ضامن ہونا۔

کفیل مطلوب سے زر ادا شدہ کب لینے کا مجاز ہو اور کب نہین

مسئلہ (۴۳۸) کفیل نے (جو بحکم مطلوب کفیل ہوا تھا) جو کچھ اوس نے ادا کیا ہو موافق ضمانت کے وہ مطلوب سے لینے کا مجاز ہے اور اگر بغیر امر مطلوب کے ضامن ہوا تو تا وقتیکہ مجلس ضمانت مین مطلوب نے ضمانت کو جائز نہ رکھا ہو ضامن کو واپسی کا حق نہین۔

ضامن کو اصیل سے مطالبہ کا حق۔

مسئلہ (۴۳۹) تا وقتیکہ ضامن اصیل کے جانب سے ادا نہ کرے اوسکو اصیل سے مطالبہ کا حق نہین۔

کفیل کی ادائی سے اصیل وکفیل کی برأت

مسئلہ (۴۴۰) کفیل کا ادا کرنا طالب کو اصیل اور کفیل دونون کو بری کر دیتا ہے مگر جبکہ ضامن کے نفس کی برأت کی شرط ہو تو وہ ہی بری ہوگا اور اسی طرح اصیل کے ادا کرنے سے بھی

ضامن بری الذمہ ہوجائے گا اور اگر طالب نے صرف کفیل کو ادائی دین کے لئے مہلت دی تو اصیل سے مہلت کے اندر مطالبہ نکر سکیگا۔

بربنائے صلح برات اصیل و کفیل

مسئلہ (۴۴۱) اصیل یا کفیل نے طالب سے ہزار درم قرضہ کی صلح اوسکے نصف پر کرلی تو اگر صلح میں دونون کی برات کی یا اصیل کے برات کی شرط کرلی یا برات سے سکوت کیا تو دونون بری ہونگے اور اگر صرف کفیل کی برات کے شرط کی تو صرف کفیل بری ہوگا اور باقی دین اصیل کو خود دنیا ہوگا۔

کفیل اصیل سے اصل جنس لینے کا مجاز ہے۔

مسئلہ (۴۴۲) اگر کفیل نے کسی دوسرے جنس پر طالب سے صلح کرلی مثلاً ہزار درم کے کپڑے پر صلح کی تو اصیل سے ہزار درم ہی لے گا۔

کفیل کی برات کے بعد اصیل سے مطالبہ نہین ہوسکتا

مسئلہ (۴۴۳) مکفول لہ کفیل کو بری کردے تو کفیل یا اصیل سے پھر مطالبہ نکر سکیگا۔ اور کفیل کو (جو اصیل کے امر سے کفیل ہوا ہو) اصیل سے مال مذکور کے لینے کا حق ہوجائیگا۔

اصیل کفیل سے مال واپس نہین کرسکتا۔

مسئلہ (۴۴۴) اصیل اوس مال کو جو اوس نے کفیل کو (جو بامر اصیل کفیل ہوا ہو) دیا پھیر نہین سکتا گو کفیل نے مکفول لہ کو مال نہ ادا کیا ہو۔

ضامن کو ادائی دین سے روکنا

مسئلہ (۴۴۵) اصیل ضامن کو (جو بامر اصیل ضامن ہوا ہو) ادائی دین سے روک نہین سکتا اور جو ضامن کہ بامر اصیل نہو تو روک سکتا ہے۔

ضامن کب اصیل کو سفر سے روک سکتا ہے

مسئلہ (۴۴۶) ہاں ضامن کو روکنا جائز ہے اصیل کو سفر سے بشرطیکہ ضمانت فی الحال ہو اگر ضمانت موجل ہو تو۔ روکنا جائز نہین اوسکے ساتھ جانے کا اختیار رہے اور حاضر ضامنی مین (اگر ضمانت بامر اصیل ہو) تو سفر سے روکنے کا بلکہ واپس لے آنے کا اختیار رہے۔

اپنے ساتھی مدیونکا ضامن ہوسکتا ہے

مسئلہ (۴۴۷) ایک شخص کا دو شخصون پر دین ہے تو ہر شخص اپنے ساتھی مدیون کا اوسکے امر سے ضامن ہوسکتا ہے۔

وقف - حدود (سوائے حد قذف و سرقہ کے) نسب - خلع - ایلا - ظہار - مصاہرت حریت - نکاح عتق - عید - سب حق اللہ ہین اِس کے علاوہ اور بھی بہت سے حقوق اللہ ہین -

انحذ مال کے اقرار سے ضمان لازم آئیگا نہ سزا

مسئلہ ۴۷۳ - ایک شخص نے دوسرے پر سرقہ کا دعوی کیا مدعی علیہ نے اخذ مال سے اقرار کیا علمار نے قطع ید کی سزا تجویز کی امام ابو یوسف نے کہا کہ اُس نے سرقہ کا اقبال نہین کیا ہے بلکہ اخذ مال کا اسیلیے صرف ضمان لازم آئے گا پھر بجواب دعوی مدعی مدعا علیہ نے سرقہ کا اقبال کیا تب علمار نے بالاتفاق قطع ید کا حکم دیا امام نے فرمایا کہ اب اس وجہ سے قطع ید کا حکم نہین دیا جا سکتا کہ اول اخذ مال کے اقرار سے ضمان اس پر ثابت ہوگیا اور قطع ید ساقط - تو اِسکے بعد ایسا اقرار جو مسقط ضمان ہو مقبول نہین ہوسکتا -

نصاب شہادت بمقدمات زنا و دیگر وغیرہ -

مسئلہ ۴۷۴ - زنا کی شہادت کے لیے چار مرد ہونا ضرور ہین اور باقی حدود و قصاص سب کے نصاب شہادت دو مرد ہین -

ایک عورت کی گواہی کن امور سے جائز ہے -

مسئلہ ۴۷۵ - ولادت و آواز طفل اور عیوب عورات ہین جس عضو سے مرد مطلع نہین ہوتے ہین گواہی ایک عورت کی کافی ہے اور دو عورتون مین زیادہ احتیاط ہے -

وقائع اطفال مین معلم کی گواہی

مسئلہ ۴۷۶ - صرف معلم کی گواہی وقائع اطفال مین مقبول ہے اور حمام کے قتل مین فقط دو عورتونکی گواہی کافی ہے -

عموماً نصاب شہادت

مسئلہ ۴۷۷ - امور مذکورہ کے سوا اور تمام حقوق ہین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتون کی گواہی سے نصاب شہادت ہوجاتا ہے -

اقسام شہادت بلحاظ نصاب

مسئلہ ۴۷۸ - پس شہادت کی چار قسمین ہوئین - زنا مین چار مرد باقی حدود و قصاص مین دو مرد اسکے سوا اور معاملات مین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین - اور معاملات ولادت و عیوب نسار مین ایک عورت -

دو عورتون کا اظہار ایک ساتھ ہوگا -

مسئلہ ۴۷۹ - جب دو عورتون کا اظہار ہو تو جائز ہے ایک عورت کا دوسری عورت کو یاد دلانا -

گواہ عادل کی تعریف۔

مسئلہ ۴۸۰۔ عادل گواہ وہ ہے جو مجتنب ہو کبائر سے اُس مین صلاح صواب بہ مقابلہ فساد وخطا کے زیادہ ہو صدق کا استعمال کرے اور کذب سے کنارہ کرے بوجہ دیانت کے۔

حاضر یا غائب کی گواہی مین کن باتون کا بتانا ضرور ہے

مسئلہ ۴۸۱۔ اگر گواہی شخص حاضر پر ہو تو مین چیز دن پر اشارہ کرنا شاہد کو ضرور ہے مدعی۔ مدعا علیہ اور شئی مشہود بہ اور اگر شخص غائب پر ہو تو اُس کا نام مع اُس کے باپ و دادا کے نام وپیشہ کے بتلانا ضرور ہے۔

مشابہت خط ثبوت قطعی نہین ہے۔

مسئلہ ۴۸۲۔ خطون مین باہم مشابہت ہو تو اُس سے مدعا علیہ پر ثبوت مال کا حکم نہ دیا جائے گا لیکن اگر مدعا علیہ کہے کہ یہ میرا خط ہے لیکن مجھ پر مال واجب نہین تو انکار مدعا علیہ کی تصدیق نہ ہوگی۔

شناخت خط کے بعد بوجہ واقعہ نہ یاد ہونیکی گواہی جائز ہے

مسئلہ ۴۸۳۔ جس نے اپنا لکھا دیکھا مگر اُس کو واقعہ یاد نہین وہ گواہی نہ دے گو اُسکو یقین ہو کہ یہ اُسیکا خط ہے۔

شہادت سماعی کن امور مین اور کب جائز ہے

مسئلہ ۴۸۴۔ سماعی شہادت دینا جائز نہین مگر مسائل ذیل مین عتق۔ ولاء[۱]۔ مہر۔ نسب۔ موت۔ نکاح۔ ولایت قاضی۔ دخول بزوجہ اصل وقف۔ شرائط وقف۔ مگر یہ سماعی شہادت اُسوقت جائز ہے جبکہ شاہد کو وہ خبر ایک مجمع سے (جبکا دروغ خارج از قیاس ہو) پہنچی ہو یا ایسے شخص سے جس پر گواہ اعتماد رکھتا ہے۔

قابض کی ملکیت کی شہادت۔

مسئلہ ۴۸۵۔ قابض کی ملکیت کی اسطرح شہادت دیناکہ وہ مالک ہے جائز ہے بشرطیکہ گواہ کو اُسکے مالک ہونیکا یقین ہو یعنی اُسکا دل گواہی دے کہ وہ مالک ہے۔ اگر ایسا نہین ہے تو جائز نہین۔

قبول وعدم قبول شہادت کا بیان

مرتد ودنیوی دشمن کی گواہی

مسئلہ ۴۸۶۔ مرتد کی گواہی مرتد پر بھی جائز نہین اسیطرح دینی دشمن کی

[۱] ولاء بقول امام ابو یوسف جائز ہے۔

گواہی جائز ہے نہ دنیوی دشمن کی۔

دوست کی گواہی دوست کے حق مین۔
مسئلہ ۴۸۷ - دوست کی گواہی دوست پر جائز ہے مگر جبکہ دوستی نہایت درجہ ہو یہان تک کہ ایک کے مال مین دوسرا تصرف کرتا ہو تو جائز نہین۔

جسکی ختنہ نہ ہوئی ہو اُسکی گواہی۔
مسئلہ ۴۸۸ - جس کی ختنہ نہ ہوئی ہو اُسکی گواہی صحیح نہین ہی لیکن اگر ترک ختنہ بعذر ہو تو جائز ہے[1] اسیطرح خوجہ اور دست بریدہ کی گواہی جائز ہے۔

ولدالزنا کی گواہی۔
مسئلہ ۴۸۹ - ولدالزنا کی گواہی جائز ہے۔

خنثیٰ المشکل کی گواہی
مسئلہ ۴۹۰ - خنثیٰ مشکل مثل عورت کے ہے اور اُسکی گواہی مثل عورت کے دوسری عورت کے ساتھ لیجائیگی۔

بھائی کی گواہی بھائی کے حق مین۔
مسئلہ ۴۹۱ - گواہی بھائی کی بھائی کے واسطے اور بھتیجے کی چچا کیواسطے اور محرم رضاعی یا محرم سسرالی رشتہ کی مقبول ہے لیکن جبکہ شاہد مدعی کے ساتھ مدعا علیہ سے خصومت کرتا ہو تو مقبول نہ ہوگی خواہ وہ بھائی ہو یا اجنبی۔

تخاصم شہود کی گواہی
مسئلہ ۴۹۲ - تخاصم شہود اور مدعا علیہ مین گواہی مقبول ہوگی۔

کافر کی گواہی مسلمان پر
مسئلہ ۴۹۳ - کافر کی گواہی مسلمان پر مقبول نہین۔

عمال سلطان کی گواہی۔
مسئلہ ۴۹۴ - عمال سلطان کی گواہی مقبول ہے مگر جبکہ وہ ظلم وستم کے مددگار ہون تو ناجائز ہین۔

عمال و توابع کی گواہی بہ حق بالا دست۔
مسئلہ ۴۹۵ - امیر کبیر کے دعوے مین اُسکے عمال و توابع کی گواہی جیسے مزارع کی گواہی زمیندار کے حق مین مقبول نہین۔

اندھے وغیرہ کی گواہی
مسئلہ ۴۹۶ - اندھے۔ گونگے۔ مرتد۔ غلام۔ صغیر۔ غافل دیوانے کی گواہی مقبول نہین مگر دیوانہ کی حالت صحت مین اور اندھے کی بعد بصارت کے آور کافر و مرتد کی بعد اسلام کے اور فاسق کی بعد توبہ کے

[1] ابتدائی وقت ختنہ ۷ برس کی عمر ہے اور انتہا ۱۲ سال تک ہے۔

اور غلام کی بعد آزادی اور زوج کی بعد طلاق زوجہ کے گواہی جائز ہے۔

صغیر و غلام کی گواہی بعد بلوغ یا آزادی کے۔

مسئلہ ۴۹۷ - اگر صغیر و غلام تمیز اور ملک کی حالت مین تحمل شہادت کرین اور بعد بلوغ یا آزادی شہادت دین تو جائز ہے۔

محدود القذف کی گواہی

مسئلہ ۴۹۸ - جس پر پوری حد قذف ماری جائے اُسکی گواہی مقبول نہین۔ لیکن اگر کافر پر حد قذف ماری جائے اور وہ مسلمان ہوجائے تو اُسکی گواہی مقبول ہوگی۔ بخلاف اسکے اگر غلام پر حد قذف ماری جائے تو وہ بعد آزادی قابل ادائی شہادت نہ ہوگا۔

محبوس اور لڑکون کی گواہی۔

مسئلہ ۴۹۹ - محبوس کی گواہی مقبول نہین اُن واقعات کی نسبت جو محبس مین ہون - اور لڑکون کی گواہی لہو ولعب کی انواع مین اور عورتون کی گواہی واقعہ حمام مین مقبول نہین۔

زوجین کی گواہی ایک دوسرے کے حق مین

مسئلہ ۵۰۰ - زوجہ کی گواہی زوج کے حق مین اور زوج کی گواہی زوجہ کے حق مین جائز نہین خلاف مین (یعنے ضرر پر) جائز ہے۔

اصول و فروع کی گواہی

مسئلہ ۵۰۱ - فرع کی گواہی اپنے اصل کے واسطے اور اصل کی گواہی اپنی فرع کے واسطے ناجائز ہے مگر جبکہ دادا پوتے کے حق مین بمقابلہ بیٹے کے گواہی دے تو جائز ہے۔ اور بیٹے کی گواہی ماں کے واسطے بخلاف باپ کے صحیح ہے۔

شریک کی گواہی

مسئلہ ۵۰۲ - مالک کی گواہی غلام کے حق مین اور شریک کی گواہی شریک کے حق مین اُس مال کی بابتہ جو مشترک ہے مقبول نہین۔

اراضی موضع کی بابتہ اہل قریہ کی گواہی۔

مسئلہ ۵۰۳ - اہل قریہ کی گواہی ایک زمین کی نسبت کہ وہ اُنکی گانون کی ہے مقبول نہین۔

مزدور و ملازم کی گواہی

مسئلہ ۵۰۴ - مزدور اور ملازم کی گواہی مستاجر کے واسطے جائز نہین خواہ اجرت سالانہ ہو یا ماہانہ یا روزانہ لیکن مستاجر کی گواہی اُنکے حق مین جائز ہے۔

مخنث کی گواہی۔

مسئلہ ۵۰۵ - مخنث کے (یعنے جو عورتون سے قولی و فعلی مشابہت کرے) گواہی مقبول نہین۔

گانیوالی اور نوحہ گری کرنیوالی کی گواہی

مسئلہ ۵۰۶ - ہمیشہ گانے والی اور نوحہ گری کرنے والی عورت کی

ایک شخص کی ضمانت اور شرکا کی باہم ضمانت	**مسئلہ (۴۴۸)** یکے بعد دیگرے دو شخص ایک شخص کے ضامن ہوئے کل دین کے اور پھر دونو ضامن ایکدوسرے کے امر سے ایکدوسرے کے ضامن ہوئے سب دین کے بابتہ تو دونوں شخصوں میں سے جو شخص جتنا مال قلیل یا کثیر ادا کریگا اوسکا نصف اپنے شریک سے لیگا اور اگر طالب ایک کو بری الذمہ کردے تو دوسرے ضامن سے کل دین لے سکتا ہے۔
کفیل کا کفیل ہو سکتا ہے	**مسئلہ (۴۴۹)** کفیل کا اور کوئی کفیل ہو سکتا ہے۔ اور ایک شخص کے کئی آدمی کفیل ہو سکتے ہیں۔

کتاب الحوالہ

حوالہ کی تعریف	**مسئلہ (۴۵۰)** محیل کے ذمہ سے محتال علیہ کے ذمہ پر قرض لازم کردینا حوالہ ہے۔
اصطلاحات	**مسئلہ (۴۵۱)** محیل قرضدار کو اور محتال علیہ (یا محال علیہ) جو حوالہ قبول کرے اور محتال اور محتال لہ (یا محال اور محال لہ) اور حویل دائن کو اور محتال بہ جس مال کا حوالہ ہوا ہو اوسکو کہتے ہیں۔
رکن حوالہ	**مسئلہ (۴۵۲)** رکن حوالہ ایجاب و قبول ہے (یعنے ایجاب محیل سے اور محتال اور محتال علیہ دونوں کے قبول و رضامندی سے حوالہ منعقد ہوتا ہے۔
اقسام حوالہ	**مسئلہ (۴۵۳)** حوالے کی دو قسمیں ہیں مقیدہ (یعنے محال علیہ پر محیل کا دین یا عین ہو) مطلقہ (یعنے محیل حوالہ کو مقید بدین یا عین نہ کرے چنانچہ ایسے شخص پر حوالہ کرے کہ جسپر نہ اوسکا دین ہے نہ اوسکے پاس محیل کا عین ہے۔
حوالہ مقیدہ کی قسمیں	**مسئلہ (۴۵۴)** حوالہ مقیدہ کی تین قسمیں ہیں ایک حوالہ مقیدہ بودیعت اور دوسرے مقید بمغصوب اور تیسرے مقید بدین خاص۔
کس چیز کا حوالہ صحیح ہے	**مسئلہ (۴۵۵)** دین معلوم غیر مجہول کا حوالہ صحیح ہے نہ عین کا۔

محیل کب دین سے بری ہو جاتا ہے

مسئلہ (۴۵۶) محتال کے حوالہ کو قبول کر لینے سے محیل دین اور مطالبہ سب سے بری ہو جاتا ہے۔

شرائط حوالہ

مسئلہ (۴۵۷) شرط حوالہ یہ ہے کہ محیل اور محتال اور محتال علیہ سب عاقل و بالغ ہون حریت شرط نہین محیل کی رضامندی شرط ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ محتال اور محتال علیہ دونون مجلس عقد مین موجود ہون اور دین صحیح معلوم ہو نہ مجہول پس جس دین کی کہ کفالت صحیح نہین ہے اوسکا حوالہ بھی صحیح نہین ہے۔

محتال رجوع نہین کر سکتا

مسئلہ (۴۵۸) محتال رجوع نکریگا محیل پر مگر مال کے ہلا کی سے یا محتال علیہ کے مفلس مرجانے یا عقد حوالہ سے انکار کرنے کیصورت مین۔

حوالہ مطلقہ و مقیدہ کا حکم

مسئلہ (۴۵۹) حوالہ مقیدہ کا حکم یہ ہے کہ محیل محتال علیہ سے مطالبہ کا مالک نہین اور نہ محتال علیہ محیل کو اوسکے دینے کا مالک ہے اور حوالہ مطلقہ اوسکے خلاف ہے یعنے اوسمین محیل محتال علیہ سے دین یا عین کا (اگر اوسکا کوئی دین یا عین اوسپر ہو) مطالبہ کر سکتا ہے اور محتال علیہ محیل کو دے سکتا ہے اور محتال علیہ محیل سے رجوع کر سکتا ہے بعد ادا کے بشرطیکہ حوالہ اوسکی رضا سے ہو۔

حوالہ فاسدہ

مسئلہ (۴۶۰) حوالہ فاسدہ مین اگر محتال علیہ نے کوئی مال ادا کیا تو اوسکو اختیار ہے چاہے اپنا مال محتال قابض سے بھر لے اور چاہے محیل سے بھر لے۔

حوالہ کی تاجیل صحیح نہین

مسئلہ (۴۶۱) عقد حوالہ کی تاجیل صحیح نہین ہے۔ (مثلاً کسی نے کہا کہ مین ضامن ہوا اس شرط سے کہ ایک مہینے کے بعد فلان شخص پر حوالہ کرونگا تو ضامن پر ادائی دین بعد ایک ماہ کے لازم ہوگی اور یہ تاجیل صحیح نہوگی)۔

محیل محتال کا وکیل بالقبض نہین ہو سکتا۔

مسئلہ (۴۶۲) اگر محیل محتال کی طرف سے دین حوالہ کے قبضہ کرنیکا وکیل ہو تو صحیح نہین ہے۔

محتال کا محیل پر تاوان شرط کرنا صحیح ہے۔

مسئلہ (۴۶۳) اگر محتال محیل پر تاوان شرط کرے تو صحیح ہے اور اوسے اختیار ہے چاہے محیل سے مطالبہ کرے یا محتال علیہ سے اسواسطے کہ حوالہ بشرط عدم برات محیل کفالت ہے اور کفالت بشرط برات اصیل حوالہ ہے۔

محال علیہ غائب پر دعوی ہو تو اوسکی تصدیق نہوگی

مسئلہ (۴۶۴) اگر محال علیہ غائب ہوا ور محتال اوسکے انکار مال کا دعوی کرے تو اوسکی تصدیق نہ ہوگی اگرچہ دعوی کو شہادت ثابت کرے اسواسطے کہ مشہود علیہ غائب ہے اور اگر محال علیہ حاضر ہوا ور حوالہ سے انکار کرے اور گواہ نہ ہون تو محتال کا قول معتبر ہوگا - اور اوسکا انکار فسخ حوالہ قرار دیا جائیگا اور محیل پر دین عود کریگا -

یتیم کے مال کا حوالہ کب جائز ہے

مسئلہ (۴۶۵) باپ یا وصی جبکہ یتیم کے مال کا حوالہ قبول کرے تو اگر یہ حوالہ یتیم کے حق مین بہتر ہو تو قبول حوالہ جائز ہے ورنہ جائز نہین -

جبتک محتال علیہ کی موت ثابت نہو رجوع بالدین جائز نہین

مسئلہ (۴۶۶) مدیون نے دائن کا حوالہ کیا محتال علیہ شہر سے غائب ہوگیا اور اوسکا مکان معلوم نہین اب اگر محتال چاہے کہ اپنا حق محیل سے بھر لے تو اوسکو رجوع بالدین محیل پر جائز نہین جبتک محتال علیہ کی موت ثابت نہ کرے -

محیل اور محال لہ مین حوالہ

مسئلہ (۴۶۷) محیل اور محال لہ کے درمیان جو حوالہ ہو وہ بلا اجازت محال علیہ اور اگر محیل اور محال علیہ کے درمیان ہو تو بلا اجازت محال لہ صحیح نہ ہوگا -

کتاب الشہادت

تعریف شہادت

مسئلہ ۴۶۸ - شہادت لغت مین قطعی اور یقینی چیز کو کہتے ہین جسمین شک نہ ہو اور شرعاً عبارت ہے اخبار صدق سے حق ثابت کرنے کے واسطے بلفظ شہادت (صدق کی قید سے اخبار کاذبہ شہادت سے خارج ہوگئین)

شرائط شہادت

مسئلہ ۴۶۹ - شہادت کا مجلس قاضی مین ہونا شرط ہے اور حسب ذیل اور شرائط ہین -

شاہد کیلیے ضرور ہے کہ وہ عقل کامل رکھتا ہو - شاہد ہونیکے وقت بصارت رکھتا ہو (مگر بصارت اوسمین شرط نہین جسمین تسامع سے گواہی ثابت ہے) یہ بھی شرط ہے کہ گواہ کو واقعہ خوب یاد ہو - شاہد کو مدعی و مدعا علیہ کے امتیاز کی قدرت ہو بسبب سماعت اور

بصارت کے۔ گواہ قرابت باعتبار ولادت[5] یا زوجیت کے نہ رکھتا ہو۔ دنیوی عداوت نہ رکھتا ہو۔ شاہد کو شہادت سے فائدہ نہ ہوتا ہو۔ شاہد محدود فی القذف نہ ہو۔ شاہد کو مشہود بہ خوب یاد ہو۔ دونون شاہدون کا باہم اتفاق ہو۔ اسکے علاوہ بعض خاص شرائط ہین خاص انواع مین۔ ان مین سے ایک اسلام ہے یعنی اگر مشہود علیہ مسلم ہو تو گواہ کا مسلمان ہونا ضرور ہے۔ مرد ہونا حد و قصاص کے مقدمات مین تقدیم دعوی حقوق عباد مین۔ شہادت کا دعوے سے موافق ہونا جسمین توافق شرط ہو۔ اصالت حدود قصاص کی شہادت مین حضور اصل کا متعذر ہونا شہادت مین۔

رکن شہادت

مسئلہ ۴۷۰ - شہادت کا رکن لفظ اشہد (یعنی گواہی دیتا ہون) ہے اور بعد طلب مدعی گواہی کا ادا کرنا واجب ہے اور جبکہ صاحب حق شاہد کی شہادت کو جانتا نہ ہو اور فوت حق کا خوف ہو تو شاہد پر بلا طلب ادائی شہادت واجب ہے۔

ادائی شہادت کے وجوب ہونے کی شرطین۔

مسئلہ ۴۷۱ - ادائی شہادت کا وجوب سات شرطون سے ہے ۱- عدالت قاضی اگر قاضی غیر عادل ہو تو شہادت نہ دینا چاہیے۔
۲- قرب مکان قاضی (یعنے اگر اتنی دور ہو کہ اُسی دن جا کے گھر پلٹنا ممکن نہ ہو تو بھی شہادت نہ دینے سے گنہگار نہ ہوگا)
۳- علم قبول (یعنے اگر شاہد جانے کہ اُس کی گواہی قبول نہ ہوگی تو بھی اُسے گواہی نہ دینا جائز ہے)
۴- طلب مدعی مگر درصورت عدم علم مدعی وخوف اتلاف حق بلا طلب ہی جائز ہے
۵- شاہد پر ادائی شہادت متعین ہو۔
۶- دو عادل گواہون نے شاہد کو بطلان مشہود بہ کی خبر نہ دی ہو۔
۷- شاہد کو یہ علم نہ ہو کہ مقر نے خوف سے اقرار کیا ہے۔

بلا طلب مدعی کن امور مین شہادت دینا جائز ہے

مسئلہ ۴۷۲ - شہادت بدون طلب مدعی حق اللہ مین دینا واجب ہے۔ طلاق عورت۔ عتق جاریہ۔ تدبیر جاریہ۔ ہلال رمضان

---

[5] یعنی زوجہ یا زوج نہ ہو اور جسکی گواہی دیتا ہے اسکی اصل یا فرع نہ ہو۔

گواہی ناجائز ہے۔

جاہل وکثیر الکلام کی گواہی — **مسئلہ ۵۰۷** - جاہل کی گواہی عالم پر ناجائز ہے اور اسی طرح کثیر الکلام آدمی جو راست گوئی کی پروا نہ کرتا ہو یا وہ شخص جو اپنے کلام میں بہت قسمیں کھاتا ہو یا گالیاں بکا کرتا ہو اُسکی گواہی مقبول نہیں۔

ریشمی کپڑا پہننا و بازار وغیرہ میں پیشاب کرنا مسقط عدالت ہے — **مسئلہ ۵۰۸** - ریشمی کپڑا پہننا اور بازار میں پیشاب کرنا یا قبلہ رو ہو کے یا آفتاب یا ماہتاب کی طرف پیشاب کرنا۔ یا کثرت سے شطرنج کھیلنا مسقط عدالت گواہ ہے۔

کفن فروش کی گواہی — **مسئلہ ۵۰۹** - کفن اور میت کی خوشبو فروخت کرنیوالے کی گواہی مقبول نہیں۔

دلال کی گواہی۔ — **مسئلہ ۵۱۰** - دلال کی گواہی معاملہ بیع میں مقبول نہیں۔

نکاح کے وکیل کی گواہی — **مسئلہ ۵۱۱** - نکاح کے وکیل کی گواہی اثبات نکاح کے لیے مقبول نہیں قیام نکاح کے لیے گواہی دے تو مقبول ہوگی (یعنے یہ نہ کہے کہ میں نکاح کا وکیل تھا بلکہ صرف یہ کہے کہ یہ عورت اس مرد کی زوجہ ہے۔

نشہ پینے والے کی گواہی — **مسئلہ ۵۱۲** - ہمیشہ نشہ پینے والے کی گواہی مقبول نہیں۔

راگ گانیوالے کی گواہی — **مسئلہ ۵۱۳** - اجرت پر راگ گانیوالے اور سننے والے کی اور باجا بجانیوالے کی اور ناچنے والے کی گواہی مقبول نہیں۔ (دفع وحشت کے لیے گانا یا ضرورت کے لیے باجا بجانا اسمین داخل نہیں۔

سودخوار وغیرہ کی گواہی — **مسئلہ ۵۱۴** - سودخوار اور قمار باز اور بخیل کی گواہی مقبول نہیں۔

سلف کے بُرا کہنے والے کی گواہی۔ — **مسئلہ ۵۱۵** - جو شخص سلف کی بُرائی کرے اُس کی گواہی مقبول نہیں۔ (سلف سے مراد صحابہ و علمار مجتہدین ہیں)

گواہی میں غلطی۔ — **مسئلہ ۵۱۶** - گواہی مقبول ہے اگر غلطی واقع ہوگئی بعض حدود یا بعض نسب میں مثلاً بجائے حد شرقی کے حد غربی کا ذکر کیا یا بجائے احمد بن محمد بن عمر کے محمد بن احمد بن عمر بیان کیا پھر اُسی مجلس میں تدارک کیا تو مقبول ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح اگر شاہدون نے ایک یا دو حدود جائداد میں غلطی کی پھر اُس کا تدارک اُسی مجلس میں کیا یا غیر مجلس میں درصورت امکان توفیق

تو مقبول ہے۔

زخمی کے واقعۂ مرگ کی گواہی۔	**مسئلہ ۵۱۷**۔ بہ مقابلہ اس کے کہ زخمی بعد صحت کے مرا اس امر کی گواہی مقبول ہے کہ زخمی زخم سے مرا۔
صحت و فساد معاہدہ مین کس کی گواہی مقدم ہے	**مسئلہ ۵۱۸**۔ صحت معاہدہ اور معاہدہ فاسد کی بحث مین جو فاسد بیان کرے اُس کی گواہی مقدم ہوگی اور قول مدعی صحت کا

معتبر ہوگا۔ اسی طرح اگر ایک کہے کہ بیع ہوئی دوسرا کہے رہن تو بیع کہنے والے کا قول مقدم ہے۔

بعض گواہون کا مع ذکر حدود اور بعض کا بلا ذکر حدود گواہی دینا۔	**مسئلہ ۵۱۹**۔ دو گواہون نے بلا ذکر حدود گواہی دی اور دو نے مع ذکر حدود تو گواہی مقبول ہے اسی طرح نسب کے مقدمہ مین بعض نے نام و نسب کی گواہی بلا شناخت[۵۱] کے اور دو نے مع

شناخت کے دی تو معتبر ہے۔

ایک گواہ سے بقیہ گواہون کا اتفاق	**مسئلہ ۵۲۰**۔ ایک گواہ نے گواہی دی اور باقی گواہون نے کہا کہ ہماری بھی شل اُسی کے ہے تو صحیح نہین ہے تاوقتیکہ ہر شاہد

ایسی ہی گواہی نہ سُنائے۔

نفی کی گواہی۔	**مسئلہ ۵۲۱**۔ نفی متواتر[۵۲] کی گواہی مقبول ہے۔ اگر نفی متواتر نہ ہو تو مقبول نہین۔

---

۵۱ بلا شناخت سے مطلب یہ ہے کہ گواہ یہ نہ جانتے ہون کہ اسی نام و نسب کا یہی شخص ہے۔

۵۲ ایک گروہ خلایق متفق ہو اس امر مین کہ مدعا علیہ اس مکان مین نہین رہتا تھا وغیرہ۔

اختلاف شہادت کا بیان

اختلاف شہادت کے اقسام

مسئلہ ۵۲۲ - اختلاف شہادت کی دو قسمین ہین یا تو شہادت دعوے کے خلاف ہوگی یا شاہدون مین باہم اختلاف ہوگا۔

شہادت کا شئے دعوی سے کم یا زیادہ ہونا۔

مسئلہ ۵۲۳ - جو شہادت کہ مدعا سے زیادہ ہو وہ باطل ہے لیکن اگر مدعا سے کم ہو تو مقبول ہوگی۔

شاہدونکے بیان اور دعوی مین مطابقت

مسئلہ ۵۲۴ - ایک شاہد کی گواہی کا دوسرے شاہد کی گواہی کے ساتھ مطابق ہونا لفظاً و معناً ضرور ہے لیکن شہادت کا دعوے کے مطابق معناً ہونا شرط ہے نہ لفظاً۔

دعوی ملک بلا بیان سبب ملکیت۔

مسئلہ ۵۲۵ - اگر دعوی کیا ملک مطلق کا (جیسے ایک مکان کی مالکیت کا) اور سبب ملکیت بیان نہ کیا اور گواہون نے کہا کہ مدعی نے اسے خرید کیا ہے تو صحیح ہے مگر اسکے عکس صحیح نہین ہے یعنی ملک مقید کا دعوی کیا اور شاہدون نے ملک مطلق کی شہادت دی تو صحیح نہین ہے (جیسے مدعی کہے کہ یہ مکان مین نے خریدا ہی اور گواہ کہین کہ مدعی مالک ہے تو صحیح نہین ہی)

مطابقت لفظی کے معنی

مسئلہ ۵۲۶ - لفظی مطابقت شاہدین کا مطلب یہ نہین ہے کہ بعینہ وہی لفظ دوسرا گواہ بیان کرے جو پہلا کہہ چکا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ دونون الفاظ افادہ معنی مین برابر ہون خواہ وہی لفظ ہو یا اُسکا مراوف۔ پس اگر ایک شاہد ہبہ کی گواہی دے اور دوسرا عطیہ کی ایک گواہ نکاح کے گواہی مین اور دوسرا تزویج تو صحیح ہے۔

گواہونکے بیان مین شئے متدعویہ کی کمی زیادتی کا اثر

مسئلہ ۵۲۷ - ایک گواہ نے ہزار روپیہ کی گواہی دی اور دوسرے نے دو ہزار روپیہ کی ایک نے ایک بار طلاق کی گواہی دی اور دوسرے نے دو بار طلاق کی تو بقول امام صاحب یہ گواہی مقبول نہین اور بقول صاحبین گواہی اسوجہ سے مقبول ہے کہ دونون گواہ کمی مین (ایکہزار یا ایک طلاق) مین متفق ہین اور ایک گواہ منفرد بہ زیادت ہے پس مجتمع علیہ ثابت ہے۔ پس اگر مدعی گیارہ سو کا دعوی کرے اور ایک گواہ ہزار کی گواہی دے اور دوسرا گیارہ سو کی تو ہزار ثابت ہون گے

لیکن اگر مدعی کا دعوی ہزار کا ہو تو صحیح نہین ہے۔

اختلاف واقعہ قتل کی گواہی مین۔
مسئلہ ۵۲۸۔ ایک قتل کی گواہی دے کہ تلوار سے قتل کیا دوسرے نے کہا چھری سے تو مقبول نہین۔

اثبات عقدمین کمی زیادتی کی گواہی۔
مسئلہ ۵۲۹۔ اثبات عقدمین کمی و زیادتی کی گواہی مقبول نہین خواہ مدعی عقد بائع ہو یا مشتری۔ مثلاً ایک گواہ کہے کہ ہزار مین خریدا دوسرا کہے پندرہ سو مین خریدا تو صحیح نہین ہے اور عقد اجارہ و رہن و خلع و صلح قصاص کا بھی یہی حکم ہے۔

میراث کی گواہی۔
مسئلہ ۵۳۰۔ میراث کی صحت شہادت مین گواہونکو مورث کی موت اور متروکہ کو وارث کے لیے چھوڑنیکا علم اور سبب وراثت کا بیان ضرور ہے گواہ کا میت کو دیکھنا کافی ہے میت کا نام بیان کرنا شرط نہین۔

ملک منقضی کی گواہی
مسئلہ ۵۳۱۔ ملک منقضی کی گواہی مقبول ہے نہ قبض منقضی کی مثلاً مکان بہ قبضہ مدعا علیہ ہوا اور مدعی کے گواہ بیان کرین کہ اس سے پہلے مدعی کے قبضہ مین تھا تو صحیح نہین ہے بسبب احتمال اس امر کے کہ اُسکا قبضہ کسطرح کا تھا بخلاف اسکے اگر ملک کی گواہی دین تو صحیح ہے۔

اقرار مدعا علیہ کا اثر
مسئلہ ۵۳۲۔ مدعا علیہ کہے کہ مدعی کے قبضہ مین وہ چیز تھی مگر ناحق تو اس سے قبضہ مدعی ثابت ہوگا اور اسکے بعد غصب پر گواہی قائم ہوگی تو مسموع ہوگی۔

ملک زمان گزشتہ کی دعوی مین ملک فی الحال کی گواہی
مسئلہ ۵۳۳۔ مدعی نے ملک زمان گزشتہ کا دعوی کیا اور گواہونے ملک فی الحال کی گواہی دی تو مقبول نہین۔

فرع کو اصل کی شہادت کی شہادت دینا جائز ہے
مسئلہ ۵۳۴۔ فرع کو اصل کی شہادت کی شہادت دینا جائز ہے لیکن اگر اصل فاسق یا گونگا یا اندھا ہوگیا یا یہ کہ اصل نے فرع کو منع کیا کہ تم ہماری شہادت کی گواہی نہ دینا تو فرع کی شہادت باطل ہے لیکن بصورت امتناع اختلاف ہے اور بعض کے نزدیک امتناع ناجائز ہے شہادت جائز۔

ے وہ اجارہ جو اول مدت مین ہو اور بعد گزرجانیکے اجارہ مانند دین کے ہے۔

رجوع عن الشہادت | مسئلہ ۵۳۵ - رجوع عن الشہادت یہ ہے کہ شاہد کہے کہ مین پھرا اور پلٹا اُس چیز سے جسکی مین نے گواہی دی اور مثل اس کلام کے لیکن انکار شہادت رجوع عن الشہادت نہین -

رجوع کی شرط - | مسئلہ ۵۳۶ - رجوع کی شرط مجلس قاضی ہے -

رجوع شہادت کا نتیجہ | مسئلہ ۵۳۷ - اگر شاہدین نے شہادت سے رجوع کیا قبل اسکے کہ بموجب اُس شہادت کے حکم ہو تو شہادت ساقط الاعتبار رہے اور اُس شہادت پر قاضی حکم نہ کرے - قبل حکم ضمان واجب نہین ہے اور بعد حکم شاہد پر ضمان واجب ہوگا -

گواہون پر تاوان | مسئلہ ۵۳۸ - شاہدین راجعین پر تاوان دینا واجب ہے مشہود علیہ کے اُس مال کا جسکو اُنھون نے تلف کر دیا خواہ مدعی نے قبضہ کیا ہو یا نہ کیا ہو ضمان دینا ہوگا -

ایک گواہ پر تاوان | مسئلہ ۵۳۹ - دو گواہوںین سے ایک پھر گیا تو ضمان بقدر نصف اُسے دینا ہوگا نہ بقدر کل مال کے اور اگر تین شاہدوںین سے ایک راجع ہوا تو اُسپر ضمان نہین بسبب باقی رہنے باقی دو کے - اور اگر تین مین سے دو پھر گئے تو وہ دونون بقدر نصف کے ضمان دینگے - وعلیٰ ہذا القیاس -

شاہد نکاح پر کب تاوان نہین | مسئلہ ۵۴۰ - شاہد راجع پر شہادت نکاح مین (جیسے مہر مثل یا کمتر مہر مثل کی گواہی دی) ضمان نہین - اور اگر مہر مسمی مہر مثل سے زیادہ ہو تو بقدر زیادت دونون گواہ تاوان دینگے -

شہادت طلاق کی گواہون پر تاوان - | مسئلہ ۵۴۱ - دو گواہون نے گواہی دی کہ زوج نے اپنی زوجہ کو تین بار طلاق قبل دخول کے دی اور دوسرے دو گواہون نے ایک بار طلاق قبل دخول کی گواہی دی - پھر چارون شہادت سے پھر گئے تو تین طلاق کی گواہی والون پر نصف مہر کا ضمان ہے باقیون پر نہین -
اور اگر گواہی طلاق بعد وطی یا بعد خلوت کی دے کے اُس سے پھر گئے تو ضمان نہین -

قتل کے گواہ جو پھر جائین اُنپر دیت لازم ہوگی - | مسئلہ ۵۴۲ - قتل کے شاہد پھر گئے تو اُنپر قصاص نہ آئیگا - لیکن دیت لازم ہوگی - اور ایسے شاہدون پر کفارہ نہوگا اور نہ وہ میراث سے محروم ہوسکینگے - اسیطرح اگر شاہدون نے قصاص معاف کر دینے کی گواہی دی تو اُنپر

ضمان نہ آئے گا۔

کتاب الدعوی

دعوے کی تعریف	مسئلہ ۵۴۳- حاکم کے روبرو جو قول مقبول ہو اور جس سے طلب حق اپنا غیر شخص سے مقصود ہو وہ دعوی ہے۔
اصطلاحات	مسئلہ ۵۴۴- طالب کو مدعی اور جس سے طلب کرے اسکو مدعا علیہ اور جو چیز مطلوب ہو اُسی شئ مدعا بہ کہتے ہین۔
رکن دعوی	مسئلہ ۵۴۵- دعوے کا رکن نسبت کرنا ہے حق کا اپنی طرف بروقت نزاع۔
کون دعوی کا مجاز ہے	مسئلہ ۵۴۶- دعوے کا اہل وہ شخص ہے جو عاقل باتمیز ہو اگرچہ صغیر ماذون[1] ہے۔
جواز دعوے کی شرط	مسئلہ ۵۴۷- جواز دعوے کی شرط قاضی کی مجلس ہے اور موجود ہونا اُسکے مخاصم کا ہے۔
شرائط دعوی۔	مسئلہ ۵۴۸- دعوے کی شرط یہ ہے کہ شئ متدعویہ معلوم ہو اور بعد ثبوت مدعا علیہ پر کسی چیز کو لازم کردے اور یہ بھی شرط ہے کہ شئ متدعویہ محتمل الثبوت ہو نہ ایسی کہ جسکا وجود باعتبار عقل یا عادت کے محال ہے۔
دعوے کا حکم وسبب	مسئلہ ۵۴۹- دعوے کا حکم واجب ہونا جواب کا ہے مدعا علیہ پر نہین یا ہان کرکے اور دعوے کا سبب بقاے حقوق ہے۔
سکوت مدعی علیہ کا اثر	مسئلہ ۵۵۰- مدعا علیہ اگر سکوت کرے تو وہ منکر دعوی سمجھا جائے گا۔
قبضہ ناجائز کا بیان کرنا دعوے مین ضرور ہے	مسئلہ ۵۵۱- مدعی کو بتانا چاہیے کہ مدعا علیہ کے ہاتھ مین مال (اگر وہ منقولہ ہے) ناحق ہے۔
شئ منقولہ کی حاضری کا استحقاق۔	مسئلہ ۵۵۲- مدعی کو شئ منقولہ حاضر کرانیکا حق ہے تاکہ اُسکی

[1] جسے ولی نے اذن دیا ہو۔

جلد ۷ صفحہ ۳۸۷ تا ۴۰۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۰ و قاموس لغات طلب۔

طرف اشارہ کیا جائے دعوی اور شہادت مین بشرطیکہ اُسکا لانا بلا مشقت ممکن ہو اور اگر حاضر
مال منقولہ ممکن نہو تو اُسکی قیمت بیان کیجائیگی یا قاضی امین بھیجے گا تاکہ اُسکی طرف اشارہ
کیا جاتے۔

دعوی غصب بلا بیان قیمت۔

مسئلہ ۵۵۳۔ دعوی غصب بلا بیان قیمت صحیح ہے بشرطیکہ شی مغصوب
مثلی ہو در صورت انکار مدعا علیہ سے قسم لیجائیگی۔ اور در صورت اقرار
بیان قیمت پر جبر کیا جائیگا۔ اگر شی مغصوب لایق باربرداری ہو تو بیان مکان غصب ضروری ہے اور
اگر شی مغصوب غیر مثلی ہو تو روز غصب جو اُسکی قیمت ہو وہ بیان ضرور ہے۔

مختلف اشیاء کے دعوی مین بیان قیمت۔

مسئلہ ۵۵۴۔ اگر مختلف اشیاء کی قیمت مجمل بیان کی تو
بھی دعوی صحیح ہے۔

چوری کے دعوے مین قیمت کا بیان۔

مسئلہ ۵۵۵۔ بعضون کے نزدیک چوری کے دعوے مین
قیمت کا بیان ضرور ہے واسطے نصاب کے۔ باقی اور دعوون مین
بیان قیمت شرط نہین ہے۔

بیان قیمت کا قاعدہ کلیہ

مسئلہ ۵۵۶۔ بیان قیمت عین کے دعوے مین شرط ہے نہ
دین کے دعوے مین۔

جانور کے دعوے مین کیا ضرور ہے۔

مسئلہ ۵۵۷۔ جانور کے دعوے مین نر یا مادہ کا اور قیمت اور عمر کا
بیان اور ودیعت کے دعوے مین مکان ایداع کا بیان ضروری ہے

جائداد غیر منقولہ کے دعوی مین کیا بیان ضرور ہے

مسئلہ ۵۵۸۔ غیر منقولہ جائداد کے دعوے مین (مثل مکانات
و باغات وغیرہ کے) حدود کا بیان کرنا شرط ہے مگر صاحبین کے
نزدیک در صورت شہرت تحدید شرط نہین اور اگر جائداد غیر منقولہ کی قیمت کا دعوی ہو تو
اُسکے حدود بیان کرنیکی ضرورت نہین۔

جائداد غیر منقولہ کے دعوے مین کتنے حدود بیان کرنا ضرور ہے

مسئلہ ۵۵۹۔ جائداد غیر منقولہ کے دعوے مین اُسکی تین حدود کا
بیان کافی ہے اگر چوتھی حد ترک کرے تو مضائقہ نہین لیکن اگر چوتھی
حد غلط بیان کی تو صحیح نہین ہے اور حدود کے بیان کے ساتھ اہل حدود کے نام معہ ولدیت
وغیرہ بیان کرنا چاہیے اور یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ مدعا علیہ جائداد متدعویہ کا قابض ہے

دعوی دین نقد یا مکیلات یا موزونات مین کیا بیان کرنا چاہیے

مسئلہ ۵۶۰۔ اگر مدعی دین کا دعوی کرے خواہ وہ کسی

قسم کا ہو (نقدیا کیلی[۱] یا موزونی[۲]) تو اُسکے وصف کا ذکر کرنا ضرور ہے۔ اور مثلیات کے دعوے مین بیان وصف و نوع و جنس و مقدار و سبب وجوب ضرور ہے۔

جواب مدعی علیہ اور اُسکا نتیجہ۔

مسئلہ ۵۶۱۔ صحت دعوی مدعی کے بعد حسب الطلب مدعی حاکم مدعاعلیہ سے جواب طلب کریگا ورنہ نہین۔ اگر مدعاعلیہ اقبال کرے توفبہا ورنہ بصورت انکار مدعی گواہ لاوے لیکن اگر مدعاعلیہ دفع دعوی کرنے کو کہے تو قاضی مدعاعلیہ کو تین دن تک کی مہلت دیسکتا ہے۔

مدعاعلیہ نہ مقر ہو نہ دفع دعوی کرے تو قید کیا جائیگا

مسئلہ ۵۶۲۔ جبکہ مدعاعلیہ کہے کہ نہ اقرار کرتا ہون نہ اقبال کرتا ہون تو بقول امام وہ جبتک کہ اقبال یا انکار نکرے قید رکھا جائیگا اور بقول صاحبین اُس سے قسم لیجائیگی۔ اور بصورت بلا وجہ سکوت کے بھی قید رکھا جائیگا۔

قسم قاضی کا حق ہے نہ کسی اور کا۔

مسئلہ ۵۶۳۔ اگر متخاصمین رضامند ہوجائین کہ مدعاعلیہ قاضی کے سوا[۳] کہین اور قسم کھاے تو وہ بری الذمہ ہے تو یہ صحیح نہین ہے۔ اسوجہ سی کہ قسم قاضی کا حق ہے اور بصورت ایسی[۴] قسم کھانیکے مدعی کے دلائل اپنے حق پر قاضی کے نزدیک مقبول ہونگے اور مدعاعلیہ کو دوبارہ قسم دیجائیگی۔

اسیطرح اگر متخاصمین اسپر متفق ہون کہ اگر مدعی قسم کھائے تو مدعاعلیہ ضامن مال کا ہے تو بصورت مدعی کے قسم کھانیکے بھی مدعاعلیہ ضمان نہ دیگا[۵]۔

قاعدہ کلیہ حلف وشہادت کا۔

مسئلہ ۵۶۴۔ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ عموماً گواہ مدعی پر اور قسم منکر پر ہوا کرتی ہے[۶]۔ پس اگر مدعی اپنے دعوے کے گواہ لایا یا مدعاعلیہ یہ استدعا کرتا ہے کہ مدعی سے قسم لیجائے کہ وہ حق پر ہے یا گواہ قسم کھاوین کہ وہ سچے ہین یا وہ اس گواہی میں حق پر ہین تو قاضی اُسکی خواہش کو نہ مانیگا۔

غیر قابض کے گواہ بمقابلہ قابض کے گواہونکے۔

مسئلہ ۵۶۵۔ قابض کے گواہون سے غیر قابض کے گواہ ملک مطلق مین اولی بالقبول ہین۔

---

[۱] کیلی اشیاء یعنی جو۔ [۲] وزنی اشیاء جو وزن کے حساب سے شمار کیجاتی ہین۔
[۳] یعنے غیر قاضی کے پاس۔ [۴] اس لئے کہ قسم مدعاعلیہ پر ہے نہ مدعی پر۔ [۵] سوائے مقدمات حدود قصاص کے۔

طریق قضا مات ہین۔ **مسئلہ ۵۶۷** - طریق قضاء اشباہ[1] مین سات ہین - گواہ - اقرار قسم - انکار قسم - قسامت - علم قاضی (بقول ضعیف) یعنی قرینہ (مثلاً ایک خالی گھر مین سے ایک شخص گھبرایا ہوا چھری خون سے بھری ہوئی لئے نکلا - اس گھر مین فوراً لوگ گئے تو دیکھا کہ ایک آدمی مذبوح پڑا ہی تو وہ شخص اسکے قتل مین ماخوذ ہوگا -

گواہ مقبول ہونگے گو پہلے گواہونکو پیش کرنیسے انکار کرچکا ہو۔ **مسئلہ ۵۶۸** - گواہ مقبول ہونگے جنکو مدعی نے قائم کیا گو قسم سے پہلے مدعی کہہ چکا ہو کہ میرے گواہ نہین - (بقول امام محمد) مگر بقول امام صاحب کے جبکہ مدعی نے ایک مرتبہ کہا کہ گواہ نہین ہین تو پھر گواہ مقبول نہون گے اور اسی طرح گواہ مقبول ہین مدعاعلیہ کی قسم کے بعد جیسے گواہ مقبول ہین بعد قضا بالنکول کے پس اگر مدعی نے دعوی مال بلا اظہار سبب کیا اور مدعاعلیہ نے قسم کھائی پھر مدعی نے گواہ قائم کیے تو مدعاعلیہ اپنی قسم مین حانث ہوگا - اور اگر دعوی باظہار سبب کیا گیا تھا اور مدعاعلیہ نے قسم کھائی کہ اسپر دین نہین ہے پھر مدعی نے سبب پر گواہ قائم کئے تو مدعی اور مدعاعلیہ کا کذب ظاہر نہ ہوگا -

نکاح ورجعت مین منکر کو قسم نہ دیجائیگی۔ **مسئلہ ۵۶۹** - نکاح ورجعت مین (خواہ مرد منکر ہو یا عورت) منکر کو قسم نہین دیجائیگی اور ایلاء مین بعد مدت کے اور رقیت ونسب وولاء موالات اور حد اور لعان مین بھی قسم منکر کو نہین دیجائیگی بقول امام صاحب کے لیکن بقول صاحبین (جو مفتی بہ ہے) سوائے حدود کے اور سب مین قسم لیجائیگی۔

سارق سے قسم لی جاسکتی ہے۔ **مسئلہ ۵۷۰** - سرقہ کے مقدمات مین سارق سے قسم لیجائے گی اور بصورت نکول تاوان مال لازم آئیگا -

شبہ نسیان کی وجہ سے بعد انکار بھی گواہی مقبول ہوگی **مسئلہ ۵۷۱** - اگر مدعاعلیہ نے کہا ہو کہ میرے پاس دفع دعوی کی وجہ نہین ہے پھر دفع دعوی کی وجہ لایا یا گواہ نے ایکمرتبہ کہا ہو کہ میری گواہی نہین پھر اس نے گواہی دی تو قول صحیح یہ ہے کہ مقبول ہوگی - بوجہ شبہ نسیان کے -

قسم کس کی دیجائیگی **مسئلہ ۵۷۲** - قسم ہمیشہ خدائے پاک کی دیجائیگی اور نام کے ساتھ

---

[1] کتاب کا نام ہے -

اوصاف مقدسہ کے لگانیسے قسم سخت و شدید ہوجاتی ہی۔ (مثلاً قسم ہے اُس اللہ پاک کی جسکے سوا۔ کوئی معبود برحق نہین۔)

یہود و نصاری سے قسم لینے کا طریقہ۔

مسئلہ ۵۷۳ - یہودی سے قسم اسطرح پر لیجائیگی کہ قسم ہے اُس اللہ کی جسنے موسیٰ علیہ السلام پر توریت اُتاری۔ اور نصرانی سے اسطرح کہ قسم ہے اُس خداے پاک کی جسنے عیسی علیہ السلام پہ انجیل اُتاری اور مجوسی سے اسطرح جسنے آگ پیدا کی۔

گونگے اور بہرے وغیرہ کو قسم دینے کا طریقہ۔

مسئلہ ۵۷۴ - گونگے کو اسطرح پر حلف دیا جائیگا کہ حاکم اُس سے کہے تجھ پر عہد ہے خدا کا اور اسکا میثاق اگر ایسا اور ایسا ہوا گر وہ سر سے اشارہ کرے کہ ہان تو سمجھا جاے گا کہ اُس نے حلف کیا اور اگر انکار کا اشارہ کرے تو نکول سمجھا جائیگا اور اگر گونگا بہرا بھی ہو تو قسم لکھے تاکہ وہ اسکا جواب لکھے اپنے خط سے۔ اگر لکھنا نہ جانتا ہو تو اشارہ سے قسم لیجاے گی اور اگر گونگا بہرا و اندھا بھی ہو تو اسکے باپ یا وصی کو قسم دیجائیگی۔ یا ایسے شخص کو جسنے قاضی اُسکی طرف منسوب کرے۔

بائع و مشتری مین کسکے گواہ مقدم ہین۔

مسئلہ ۵۷۵ - بائع و مشتری مقدار ثمن یا اُسکے وصف یا جنس مین اختلاف کرین تو جو گواہ لائیگا اُسکے واسطے حکم ہوگا۔ اور اگر دونون گواہ لائین تو مثبت زیادت کیواسطے حکم ہوگا۔ بہ صورت اختلاف ثمن برہان بائع مقدم ہین اور بصورت اختلاف مبیع برہان مشتری مقدم ہین۔ اور بصورت اختلاف ثمن و مبیع دونوں ثمن کی نسبت بائع کے اور مبیع کی نسبت مشتری کے گواہ مقدم ہین۔ اور اگر دونون ایک دوسرے کے قول پر بھی رضامند نہون اور گواہ بھی نہ لائین تو دونون کو قسم دیجائیگی۔ ابتداء قسم کی مشتری سے ہوگی جبکہ عین کی بیع دین سے ہو ورنہ قاضی کو اختیار ہے مگر دونون پر قسم نہین بعد تلف مبیع بہ قبضہ مشتری یا عیب دار ہوجانے یا اُسکی ملک سے نکلجانیکے بعد لیکن فقط مشتری قسم کہائیگا جبکہ مبیع کو بائع کے پاس غیر مشتری نے تلف کیا ہو بشرطیکہ ثمن دین (مثلاً روپیہ یا دینار یا درم) ہو اور بصورت بیع مقائضہ دونون قسم کھائینگے۔

اقالہ بیع کے بعد قسم کس پر ہے۔

مسئلہ ۵۷۶ - بعد اقالہ بیع جبکہ گواہ موجود نہون اور مقدار ثمن مین اختلاف ہو تو بائع و مشتری دونون قسم کہائینگے۔ بشرطیکہ بوجہ اقالہ مبیع بائع کو اور ثمن مشتری کو پھیر نہ دیا گیا ہو۔

اختلاف مقدار مہر مین کس پر گواہ لازم ہین

مسئلہ ٥٧٧ - جب مقدار مہر مین زوجین اختلاف کرین تو دونون گواہ لائین لیکن عورت کے گواہ اولی ہین جبکہ اسکا مہر مثل زوج کے قول کے برابر ہو یا اُس سے کمتر اور اگر مہر مثل زوجہ کے قول کے برابر یا کمتر ہو تو گواہ زوج کے اولی بالقبول ہین - اگر دونون گواہ نہ لاسکین تو دونون کو قسم دیجائیگی -

زوجین مین کسی شی کی ملکیت کی بحث ہو تو کسکا قول معتبر ہے

مسئلہ ٥٧٨ - زوجین کسی شی کی ملک مین اختلاف کرین تو ہر واحد کا قول قسم کے ساتھ مقبول ہوگا اُس شی کی نسبت جو اُس کے لائق ہو اور اگر وہ شی دونون کے لائق ہے یا زوج کاریگر ہے کہ اسی چیز کو بناتا ہے تو زوج کا قول بقسم مقبول ہوگا -

جانور سوار کو ملیگا نہ باگ پکڑنیوالے کو -

مسئلہ ٥٧٩ - اگر ایک شخص جانور پر سوار ہو اور دوسرا لگام پکڑے ہوے اور دونون دعوی کرین تو جانور کا سوار حقدار قرار دیا جائیگا نہ باگ پکڑنے والا -

دفع دعوی بعد برہان بھی صحیح ہے -

مسئلہ ٥٨٠ - دفع دعوی جیسے قبل برہان مدعی صحیح ہے ویسے ہی بعد برہان بھی اور اسیطرح قبل حکم بھی صحیح ہے جیسے بعد حکم صحیح ہے -

عورت زندہ کے نکاح کا دعوی -

مسئلہ ٥٨١ - اگر عورت زندہ کے نکاح کا دعوی دو شخصون نے ایک ہی وقت کیا اور دونون گواہ ایک ساتھ لائے تو دونونکی حجت ساقط الاعتبار ہوگی - اگر عورت کے اولاد ہوگی تو اسکا نسب دونون سے ثابت ہوگا - اگر عورت میت ہے تو دونون مدعیون کے واسطے نکاح کا حکم ہوگا یعنی نصف نصف مہر دونون پر لازم آویگا - اور اگر ایک مدعی گواہ لایا اور اُسکے واسطے حکم ہوگیا پھر دوسرا مدعی گواہ لایا تو اُسکے واسطے حکم نہوگا -

ایک شی کے دو مدعی ہین کون کس پر مقدم ہے

مسئلہ ٥٨٢ - عموماً جب ایک چیز کے دو شخص مدعی ہون تو جو تاریخ و وقت قبل کا بیان کرے اُسکی حجت مقدم ہوگی مابعد والے پر اگر دونون وقت کا ذکر نہ کرین تو نصف نصف دونونکو ملیگی -

زیادتی شہود سے ترجیح نہین دیجا سکتی -

مسئلہ ٥٨٣ - صرف زیادتی شہود سے ترجیح نہین دیجاسکتی اسلئے کہ قوت دلیل سے ترجیح ہوتی ہے نہ کہ کثرت سے -

دیوار متصل بطریق تربیع اُسی شخص کی ہوگی

مسئلہ ۵۸۴ - جس دیوار پر ایک شخص کی کڑیان رکھی ہون یا کہ ایک دیوار متصل ہو دوسری دیوار سے بطریق اتصال تربیع[1] کے وہ اُسی شخص کی ہے - ورنہ نہین - لیکن جو دھنیان کہ بہ جبر رکھی گئی ہون اُنکے اُٹھانے کا حق مطالبہ صلح اور عفو اور ابرا وغیرہ سے بھی ساقط نہین ہوتا -

اقرار کے بعد نفی صحیح نہین

مسئلہ ۵۸۵ - ایک شخص نے ایک صغیر کو کہا کہ وہ زید (غائب) کا بیٹا ہے پھر کہا کہ میرا بیٹا ہے تو اُسکا بیٹا نہ ہوسکیگا گو زید اُسکی فرزندی کا منکر ہو اسیطرح اگر کہا کہ یہ صغیر میرا بیٹا ہے پھر کہا کہ میرا نہین ہے تو اُسکی نفی صحیح نہ ہوگی لیکن جس صورت مین کہ باپ اقرار نسب کا منکر ہوا اور بیٹا اقرار پدر کے گواہ لائے تو مقبول ہونگے -

نسب مین تناقض معاف ہی

مسئلہ ۵۸۶ - اگر ایک شخص نے کہا کہ مین زید کا وارث نہین ہون پھر اُس نے بہ بیان وجہ وراثت دعوی کیا تو صحیح ہے اسلئے کہ نسب مین تناقض معاف ہے -

فرزند کا دعوی منجانب مادر و پدر -

مسئلہ ۵۸۷ - شوہر مدعی ہے کہ لڑکا میرا ہے (دوسری عورت سے) اور عورت مدعی ہے کہ لڑکا میرا ہے (دوسرے شوہر سے) تو اگر دونون نے ایک ساتھ دعوی کیا تو وہ دونون کا بیٹا قرار دیا جائیگا بشرطیکہ لڑکا اپنا حال بیان نہ کرسکتا ہو - اگر وہ بیان کرسکتا ہو تو جسکی وہ تصدیق کرے اُسی سے اُسکا نسب ثابت قرار دیا جائیگا - اگر ایک ساتھ زوجین نے دعوی نہ کیا ہو تو جسنے پہلے دعوی کیا تھا اُسکا بیٹا ٹھہریگا -

پوشیدگی کے مکان مین تناقض معاف ہے -

مسئلہ ۵۸۸ - پوشیدگی کے مکان مین تناقض معاف ہی (مثلاً ایک شخص نے کہا کہ فلان میری رضیعہ ہے پھر اپنی خطا کا معترف ہوا تو اُسکا دعوی خطا مین صحیح ہے)

کن مسائل مین قسم باوجود برہان لی جائیگی -

مسئلہ ۵۸۹ - برہان کے ساتھ قسم نہین لیجاتی مگر تین مسئلون مین دعوی دین میت مین - اور دعوی استحقاق مبیع مین - دعوی عبد آبق[2] مین - دین میت یہ کہ متوفی پر کسی رقم کا دعوی کیا ہوا اور استحقاق مبیع یہ کہ

---

[1] دیوار متنازعہ فیہ کی اینٹین آدھی آدھی دوسری دیوار غیر متنازعہ مین متداخل ہون - [2] غلام گریختہ -

مبیع مشتری کے پاس مستحق غیر نکلے گواہون سے تو مشتری کو مستحق سے قسم لینا جائز ہے۔ دعوی عبد آبق یہ کہ قاضی نے غلام گریختہ کو گرفتار کیا ایک شخص اُسکا مدعی ہے تو اُس سے قسم لیجائیگی کہ ہنوز وہ غلام اُسکی ملک مین ہے جب مدعاعلیہ اقرار کا مدعی ہو تو ثبوت دعوے کے لئے گواہ لانے کی حاجت نہین ہے مگر پانچ صورتون مین۔ وکالت مین۔ وصایت مین۔ دین کے اثبات مین میت پر۔ استحقاق عین مشتری سے۔ دعوی غلام گریختہ مین۔

حق مجہول مین قسم لینا جائز نہین۔

مسئلہ ۵۹۰۔ حق مجہول غیر معین کے لئے قسم لینا جائز نہین ہے۔ مگر چھ صورتون مین۔ سرقہ۔ غصب۔ خیانت۔ رہن مجہول مین اور جبکہ وصی یتیم یا متولی وقف کو قاضی متہم جانے۔

غاصب ومغصوب منہ مین اختلاف قیمت کی صورت مین کس پر قسم آئے گی۔

مسئلہ ۵۹۱۔ اگر مغصوب منہ نے کہا کہ میرے کپڑے کی قیمت سو روپیہ تھی اور غاصب نے کہا کہ مجھے معلوم نہین لیکن اُسکے سو روپیہ تک نہ پہنچے تھے تو غاصب کی تصدیق ہوگی۔ اُسکے قسم کھانیکے ساتھ اور اسپر بیان قیمت لازم ہوگا اگر وہ قیمت نہ بیان کرے تو اُسے یون قسم کھانا پڑے گی کہ واللہ اُسکی قیمت سو درم نہ تھی پھر مغصوب منہ سے بھی قسم لیجائے گی کہ آیا اُسکی قیمت سو درم تھی۔ اگر وہ قسم کھائے تو غاصب سے سو روپیہ لیگا۔

کتاب الاقرار

تعریف اقرار۔

مسئلہ ۵۹۲۔ اقرار عبارت ہے غیر شخص کے اُس حق کی خبر دینے سے جو مقر پر ثابت اور لازم ہو۔ اقرار کرنیوالے کو مقر اور جسکا حق بیان کیا اُسے مقرلہٗ اور حق کو مقربہٖ کہتے ہین۔

شرائط متعلقہ اقرار

مسئلہ ۵۹۳۔ مقر کا عاقل و بالغ۔ حُر۔ بیدار ہونا شرط ہے مقرلہ کا عاقل ہونا شرط نہین ہے۔ عبد ماذون یا صغیر ماذون یا معتوہ[1] ماذون کا اقرار متعلق بہ تجارت صحیح ہے۔ سوتا ہوا اور بیہوش مجنون کے مانند ہے جس کا اقرار صحیح نہین ہے۔

[1] کم عقل۔

حکم اقرار

مسئلہ ۵۹۴ - اقرار حجت ہے اپنی ذات کے حق مین پس جبکہ ایک شخص نے ایک شئی کی نسبت یہ اقرار کیا کہ وہ زید کی ہے تو اسکو تسلیم کرنا اُس مال کا مقرلہ کو لازم ہوگا گو مقر اس مال کا مالک تھوڑی ہی مدت کے لئے ہو۔

اقرار زوجیت وغیرہ کا

مسئلہ ۵۹۵ - زوجیت کا اقرار عورت کی جانب سے بلا شہود صحیح ہے۔

طلاق وغیرہ کا اقرار

مسئلہ ۵۹۶ - طلاق وعتاق کا اقرار جبکہ جبراً کرایا جائے صحیح نہین بوجہ جبر کے۔

اقرار کے گواہ مقبول ہونگے۔

مسئلہ ۵۹۷ - اگر مدعاعلیہ نے گواہ قائم کئے کہ مدعی نے اقرار کیا ہے کہ اُسکا حق جانب مدعاعلیہ کچھ نہین ہے یا عین مدعا بہ مدعاعلیہ کی ملکیت ہے تو گواہ مقبول ہونگے۔

اقرار پر قسم نہین لیجاسکتی

مسئلہ ۵۹۸ - بعد دعوی ملک اور اقرار کے مدعاعلیہ اگر اقرار کرنے کا منکر ہو تو اُس سے اقرار پر قسم نہ لیجائیگی بلکہ مال مدعا بہ پر قسم لیجائے گی۔

مقرلہ اقرار کو رد کرسکتا ہے

مسئلہ ۵۹۹ - مقرلہ نے مقر کا اقرار رد کیا بعد اُسکے قبول تو جہان اقرار رد ہوجاتا ہے رد کردینے سے (جیسے ہبہ وغیرہ) وہان صحیح نہین اور جو چیز رد کردینے سے رد نہین ہوتی (جیسے نسب وغیرہ) تو اُسمین اگر اقرار کریگا اور بعد رد کرنیکے مقرلہ دعوی کریگا تو مقبول ہے۔ لیکن کسی حال مین اقرار بعد قبول رد کردینے سے رد نہین ہوتا۔

حق معلوم یا مجہول کا اقرار اور جہالت مقرلہ

مسئلہ ۶۰۰ - حق معلوم یا مجہول کا اقرار صحیح ہے۔ مجہول کا اسواسطے صحیح ہے کہ جہالت مقر بہ کی ضرر نہین کرتی مگر جبکہ مقر ایسا سبب بیان کرے جسکو جہالت مضر ہے (جیسے بیع واجارہ) تب صحیح نہین بہ خلاف اسکے کہ مقر کی جہالت ہمیشہ مضر ہوتی ہے (مثلاً یون کہنا کہ ہم لوگون مین سے ایک شخص پر ہزار درم تیرے ہین تو معلوم نہین ہوتا کہ کس پر ہین۔

مقرلہ کی جہالت۔

مسئلہ ۶۰۱ - مقرلہ کی جہالت فاحش نہ ہو تو ضرر نہین کرتی چنانچہ یہ اقرار کہ اِن دو شخصوں مین سے ایک کا مجھ پر اتنا ہے تو صحیح ہے اور مقر پر جبر نکیا جائیگا

بسبب مجہول ہونے مدعی کے۔

مقر کو مقر بہ وحق مجہول کا بتانا ضرور ہے۔

مسئلہ ۶۰۲۔ مقر کو اُس مقر بہ کا بیان کرنا لازم ہوگا جسکو اُسنے مجہول بیان کیا ہو اسیطرح جبکہ حق مجہول کا اقرار کیا تو اُسپر اُسکا بیان لازم ہے۔

اقرار مال و دراہم مین تصدیق۔

مسئلہ ۶۰۳۔ جبکہ صرف یہ اقرار کرے کہ مجھ پر فلان شخص کا مال ہے تو مقر کی تصدیق ایک درم[1] سے کمتر مین نہ ہوگی اور اگر کہا کہ مجھپر دراہم ہین تو تین درہم سے کمتر مین نہوگی اور اگر اقرار کیا کہ مجھ پہ دراہم کثیرہ ہین تو دس درم سے کمتر مین تصدیق نہوگی۔

ہبہ مشابہ اقرار

مسئلہ ۶۰۴۔ اگر یون کہا کہ میرا سب مال فلان شخص کا ہے یا میرے مال و دراہم سے اُسکے اتنے ہین تو یہ قول ہبہ ہے نہ اقرار اسلئے کہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب مقر نے مقر بہ کو اپنے ملک کی طرف مضاف اور منسوب کیا تو وہ ہبہ ہوگا۔

لفظ ہان سے اقرار

مسئلہ ۶۰۵۔ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ کیا تیرے اوپر میرے ہزار روپیہ نہین ہین اور اُس نے کہا کہ کیون نہین تو یہ اقرار ہوگا ہزار روپیہ کا اور اگر صرف ہان کہا تو اقرار نہوگا مگر بعض کے نزدیک یہ بھی اقرار ہوگا۔

بولتے آدمی کا اشارہ سے اقرار کرنا۔

مسئلہ ۶۰۶۔ سر سے اشارہ کرنا بولتے آدمی کا اقرار نہین ہے بلکہ گونگے کا اشارہ کرنا اقرار ہوگا مگر نو صورتون مین بولتے ہوے کا بھی اشارہ سے اقرار صحیح ہوگا۔ نسب۔ اسلام۔ کفر۔ کافر کے امان دینے مین۔ فتویٰ دینے مین۔ محرم کے اشارہ مین شکار کی طرف۔ استاد علم کا اشارہ روایت حدیث مین طلاق کا اشارہ۔ قسم کے بعد قسم پر اشارہ کرنے مین۔

مظروف کے اقرار سے ظرف بھی لازم ہوگا۔

مسئلہ ۶۰۷۔ جب مظروف کا اقرار کرے تو ظرف بھی اسمین داخل سمجھا جائیگا اور اگر وہ چیز منقولہ ہو (یعنے جسکی نقل وحرکت ہو سکتی ہے) تو ظرف و مظروف دونون مقر پر لازم ہونگی۔ جیسے کہا کہ مجھ پر جانور ہے خیمہ مین تو جانور وخیمہ دونون مقر پر لازم ہونگے اور اسیطرح انگوٹھی کے اقرار مین اسکا حلقہ اور نگین اور تلوار کے اقرار مین اسکا پھل اور کوٹھی و نیام داخل سمجھا جائیگا۔ اور یہ کہنے سے کہ مجھ پر کھجور ہے ٹوکرے مین یا طعام ہے برتن مین یا کشتی مین یا کپڑا ہے رومال مین یا کپڑے مین

[1] کیونکہ ایک درم سے کم کو عرف مین مال شمار نہین کرتے

ظرف ومظروف دونون لازم ہونگے۔

ایک سے دس تک کا اقرار۔

مسئلہ ۶۰۸۔ اگر اقرار کرے کہ مجھ پر فلان شخص کا ایک درم سے دس تک ہے یا مابین ایک درم کے دس تک تو اسپر نو درم لازم ہونگے۔

حمل کا اقرار

مسئلہ ۶۰۹۔ اُس حمل کا اقرار صحیح ہے جسکا موجود ہونا محتمل ہے اقرار کے وقت اگرچہ غیر انسان کا حمل ہو جیسے کوئی شخص کسی جانور یا لونڈی کے حمل کا دوسرے شخص کے لیے اقرار کرے اسطرح پر کہ اس لونڈی یا اس جانور کا بچہ فلان شخص کا ہے۔

مشابہت خط اقرار کے ثبوت کیلیے ناکافی ہے۔

مسئلہ ۶۱۰۔ بر بناء اقرار نامہ مدعا علیہ مدعی نے دعوی کیا مدعا علیہ نے تحریر دستاویز سے انکار کیا جب مدعا علیہ سے کچھ لکھا کے اس اقرار نامے سے اس خط کو ملایا تو خط اس اقرار نامہ کے خط سے مشابہ نکلا باوجود مشابہت خط کے بدون گواہونکے دعوی مدعی ثابت نہوگا۔

وارث متوفی پر دین کی ذمہ واری۔

مسئلہ ۶۱۱۔ متوفی کے وارثون پر متوفی کے دین کا دعوی کیا گیا۔ ایک وارث نے اقرار کیا اور باقی وارثون نے انکار تو مقر پر وہ سب دین لازم آئیگا اور جو مال وراثت مین آسے ملا ہو اُس سے وہ دین ادا ہوگا نہ اسکی جائداد خاص سے اور بقول بعضون کے بقدر اپنے حصہ کے وہ ذمہ دار ہوگا۔

اقرار کے بعد اسکے جھوٹے ہونیکا دعوی

مسئلہ ۶۱۲۔ بعد اقرار مقر نے دعوی کیا کہ وہ جھوٹا ہے اپنے اقرار مین تو مقر لہ سے قسم لیجائیگی اس امر پر کہ مقر اپنے اقرار مین جھوٹا نہین ہے اور اسیطرح اگر مقر کا وارث مقر کے اقرار کے جھوٹے ہونیکا دعوی کرے تو مقر لہ سے قسم لیجائیگی اس بات کی کہ مدعی کا مورث کاذب نہ تھا اپنے اقرار مین۔

اقرار مشروط

مسئلہ ۶۱۳۔ اقرار مشروط جائز ہے پس اگر کوئی کہے کہ میرے اوپر زید کے ہزار درم مین اُس شئ مبیعہ کے زرثمن کی بابت جس پر مین نے ہنوز قبضہ نہین کیا یعنی عدم قبض کو اقرار کے ساتھ ملا کے بولا ہو اور شئ مبیعہ کو معین کر دیا ہو اور حالانکہ شئ مبیعہ مقر لہ کے پاس ہے تو اگر مقر لہ شئ مبیعہ مقر کو تسلیم کرے تو مقر پر ہزار درم لازم ہونگے ورنہ نہین اور اگر شئ مبیعہ کو معین نہ کیا ہو تو ہر حال مین ہزار درم اُس پر لازم ہونگے اور اُسکا یہ قول کہ مین نے قبضہ نہین کیا لغو قرار دیا جائیگا۔

اقرار مریض کا بیان

اقرار مریض بابتہ دین شخص اجنبی۔

مسئلہ ۶۱۴ - مریض[1] کا اقرار دین اجنبی غیر وارث کے لئے اُسکے تمام مال سے نافذ ہوگا مگر صحت کا دین مرض کے اقرار پر مقدم ہے۔

اقرار مریض بابتہ عین بحق غیر وارث۔

مسئلہ ۶۱۵ - عین[2] کا اقرار بحق غیر وارث مریض کے تمام متروکہ سے نافذ ہوگا مگر جبکہ یہ معلوم ہوکہ مریض اجنبی کو اپنی حالت بیماری ہی مین مالک بھی کرتا ہے (پہلے سے تملیک نہین ہے) تو یہ تملیک مقید بہ ثلث مال ہوگی۔

بائع کا جسنے مریض کے ہاتھ کچھ بیچا ہو زرثمن متروکہ وغیرہ سے لینا۔

مسئلہ ۶۱۶ - ایک شخص نے اپنی حالت مرض مین کچھ خریدا اور زرثمن ادا نہ کیا تھا کہ مرگیا تو بائع قیمت لینے مین اور قرض خواہونکے مثل ہی مگر جبکہ شئ مبیعہ بائع کے قبضہ مین ہو تو وہ مقدم ہے اور درین حال شئ مبیعہ کی قیمت سے بائع کا زرثمن ادا کیا جائیگا اگر کچھ بچے تو وہ متروکہ متوفی مین شامل کیا جائیگا اور اگر قیمت کم آئے تو بقدر کمی بائع مثل اور قرض خواہون کے ہوگا یعنی تعداد کمی کو مثل اور قرض خواہونکے لیگا۔

دو قرضون کا اقرار

مسئلہ ۶۱۷ - مریض نے ایک کے دین کا اقرار کرکے پھر دوسرے کے دین کا اقرار کیا تو دونون مقرلہ بحساب رسدی پا وینگے خواہ دونون اقرار ساتھ کیے گئے ہون یا علٰحدہ علٰحدہ۔

دین و ودیعت کا اقرار۔

مسئلہ ۶۱۸ - پہلے مریض نے دین کا اقرار کیا پھر ودیعت کا تو دونون مقرلہ حصہ رسدی پاوینگے اور اُسکے بالعکس یعنے پہلے ودیعت کا اقرار کیا ہو اور بعد دین کا تو ودیعت مقدم ہے دین پر کیونکہ ودیعت کے اقرار سے مقرلہ اُسکا مالک ہوگیا تو اب غیر کے مال مین اقرار دین جائز نہین۔

مدیون کو دین کی معافی

مسئلہ ۶۱۹ - مریض کو اپنے مدیون کا دین معاف کرنا (جبکہ وہ خود بھی مدیون ہے) صحیح نہین خواہ مدیون وارث ہو یا غیر وارث اور حیلہ ابراء دین یہ ہے کہ مریض یون نہ کہے کہ مین نے دین معاف کیا بلکہ یون کہے کہ

---

[1] یعنی مریض بمرض الموت۔ [2] یعنی ایسا اقرار جس سے حالت صحت کی تملیک ثابت ہو۔

کہ اسپر میرا کچھ نہین ہے (خواہ وہ وارث ہو یا غیر وارث) تو اسطرح معافی دین قضاءً صحیح ہے نہ دیانتہً[1] بخلاف اسکے اگر بیٹی یہ اقرار کرے کہ فلان شی میرے باپ یا مان کی ہے میرا اُسمین کچھ نہین تو یہ ابراء صحیح ہوگا۔

اقرار بہ حق وارث

مسئلہ ۶۲۰ - مریض کا اقرار بہ حق وارث جائز نہین خواہ اقرار دین کا ہو یا عین کا ۔ اسلئے کہ یہ وصیت ہے اور وصیت بہ حق وارث ناجائز ہے لیکن جبکہ باقی وارث مریض کی تصدیق کرین تو یہ اقرار صحیح ہے۔

مریض بعد صحت کے مرجائے تو اقرار صحیح ہے۔

مسئلہ ۶۲۱ - اگر مریض نے اقرار مذکور بالا کیا اور پھر تندرست ہوگیا اُسکے بعد مرا تو اقرار جائز ہوگا بوجہ عدم مرض الموت کے۔

جبکہ مقرلہ کا وارث مریض کا بھی وارث ہے تو اقرار صحیح ہے

مسئلہ ۶۲۲ - اگر مقرلہ پہلے مرگیا مریض سے یعنی مریض مقرلہ کے بعد مرا اور مقرلہ کے وارث مریض کے بھی وارث ہین تو یہ اقرار جیسے اجنبی کے حق مین جائز ہوتا اسیطرح جائز ہوگا۔

ودیعت مستہلکہ کا اقرار

مسئلہ ۶۲۳ - ودیعت مستہلکہ کا اقرار صحیح ہے بحق وارث بھی یعنی مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس اس وارث کی ودیعت تھی وہ مین نے تلف کرڈالی صحیح ہے۔

اعتبار وراثت اقرار مریض مین۔

مسئلہ ۶۲۴ - مریض کے وارث ہونیکا اعتبار موت کے وقت ہے نہ اقرار کے وقت تو اگر مریض اپنے بھائی کے حق مین اقرار کرے اُسکی بعد اُسکے لڑکا پیدا ہو تو چونکہ اب بوجہ لڑکے کے بھائی وارث نہ رہا لہذا یہ اقرار جائز ہے لیکن اگر اجنبی کیواسطے اقرار کیا اور بعد مقرلہ کسی سبب جدید سے (جیسے نکاح وغیرہ) مقر کا وارث ہوگیا تو یہ اقرار صحیح ہوگا۔

بعد اقرار بوجہ ثبوت نسب اقرار باطل ہوگا۔

مسئلہ ۶۲۵ - مریض نے ایک اجنبی مجہول النسب کیلئے کسی شی کا اقرار کیا پھر اُس نے اُسکی فرزندی کا اقرار کیا اور مقرلہ نے (جو تصدیق کی لیاقت رکھتا ہے یعنی حال بیان کرسکتا ہے) اُسکی تصدیق کی تو چونکہ اُسکا نسب ابتداے پیدائش سے ثابت ہوگا لہذا اقرار اول باطل ہوگا۔ اور اگر مقرلہ تصدیق نہ کرے یا اُسکا

---

[1] یعنی عقبی کی ذمہ داری رہیگی گو دنیا مین معاف ہوجائیگا۔

نسب معروف ہو کسی اور شخص سے تو اقرار اول صحیح ہوگا۔

اقرار بالنسب

مسئلہ ۶۲۶ - اگر صغیر نابالغ مجہول النسب کی فرزندی کا اقرار کیا مریض نے اور حالانکہ اُسکی عمر ایسی ہے کہ اس عمر والے کا ویسا لڑکا ہوسکتا ہے تو اگر لڑکے نے جو باتمیز ہے تصدیق کی تو اُسکا نسب ثابت ہوگا اور اگر وہ صغیر بے تمیز ہے تو بلا اُس کی تصدیق کے نسب ثابت ہوگا۔

ایک عورت کی گواہی اقرار بالنسب مین

مسئلہ ۶۲۷ - عورت کا یہ اقرار صحیح ہے کہ یہ میرا لڑکا ہے اگر ایک عورت گواہی دے یا اگر دائی تعین ولد کی گواہی دے۔

عورت کی گواہی اُسوقت شرط ہے جبکہ تجاحد[۱] ہو اور قابلہ کی گواہی جب ضرور ہے کہ جب تعین ولد مین اختلاف ہو اور ولادت پر تصادق ہو۔

اقرار نسب بحق شخص غیر

مسئلہ ۶۲۸ - ایسا اقرار جسمین غیر پر نسب ڈالنا منظور ہو مثلاً بھائی یا چچا یا دادا یا پوتا ہونیکا اقرار کرنا صحیح نہین ہے غیر شخص کے حق مین مگر جبکہ شہادت سے ثابت ہوجاے یا مقر علیہ یا اُسکا وارث مقر کی تصدیق کرے۔

بوجہ اقرار پسر متوفی کو کچھ نہ ملیگا۔

مسئلہ ۶۲۹ - ایک متوفی کے دو بیٹے ہین اور وہ سو روپیہ کسی پر قرض چھوڑ کے مرا ایک بیٹے نے کہا کہ میرا باپ پچاس روپیہ مدیون سے لیچکا ہے تو مقر کو کچھ نہ ملیگا بقیہ پچاس لینے کا دوسرا بیٹا مجاز ہوگا۔

زوجہ کا اقرار زوج پر بھی نافذ ہوگا۔

مسئلہ ۶۳۰ - آزاد۔ عاقلہ۔ بالغہ نے اجنبی کے دین کا اقرار کیا اور زوج نے تکذیب کی تو یہ اقرار زوج کے حق مین بھی صحیح ہے بقول امام ابی حنیفہؒ کے

مست کا اقرار

مسئلہ ۶۳۱ - اُس مست کا اقرار جو حرام اور مست نشہ پیکر مست ہوا ہو صحیح ہے ہر حق مین مگر جبکہ نشہ جبراً ہوا ہو یا او رمباح طریقہ سے مست ہوگیا ہو تو اقرار صحیح نہین ہے۔

اقرار مقر کے رد کرنیسے مردود ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ۶۳۲ - اقرار مردود ہوجاتا ہے مقر لہ کے رد کرنے سے یعنے جبکہ مقر لہ مقر کی تکذیب کرے تو اقرار باطل ہوجائے گا۔

قاعدہ کلیہ صلاحیت و عدم صلاحیت رد کا۔

مسئلہ ۶۳۳ - قاعدہ کلیہ صلاحیت اور عدم صلاحیت رد کا یہ ہے کہ جو عقد مین مال کی تملیک ہے خواہ کسیطرح سے ہو وہ قابل رد ہے اور اگر تملیک

---

[۱] یعنی کوئی منکر ولادت ہو اسطرح پر کہ یہ اسکا لڑکا نہین ہے۔

مال نہین تو وہ قابل رد نہین۔

دعوی خطائی الاقرار

مسئلہ ۶۳۴ - چونکہ ساقط چیز پھر عود نہین کرتی اسلیے کسی چیز کا اقرار کیا اور پھر خطائی الاقرار کا دعوی کیا تو صحیح نہین ہے۔

اقرار بعد ابراء دین و اقرار شئی محال

مسئلہ ۶۳۵ - اقرار دین بعد ابراء باطل ہے اور اسیطرح شئی محال کا اقرار بھی باطل ہے۔

دعوی سے دست برداری

مسئلہ ۶۳۶ - اگر کوئی کہے کہ مین نے فلان شخص پر دعوی کرنا چھوڑا اور آخرت پر اپنا معاملہ تفویض کیا تو اس قول کے بعد دعوی مسموع نہوگا

کتاب الصلح

تعریف صلح

مسئلہ ۶۳۷ - شرع مین صلح اس عقد کو کہتے ہین کہ جس سے رفع نزاع اور قطع خصومت ہو۔

اصطلاحات اور انکے معنی

مسئلہ ۶۳۸ - صلح کرنیوالے کو مصالح اور جس چیز پر صلح ہو اُسے مصالح علیہ اور جس شئی کی بابت صلح کیجائے اُسے مصالح عنہ کہتے ہین۔

رکن صلح

مسئلہ ۶۳۹ - رکن صلح کا ایجاب ہے مطلقاً اور مطلوب کا قبول کرنا بھی مگر جبکہ خود مطلوب طلب صلح شروع کرے تو پھر اُسکا قبول ضروری نہین لیکن جبکہ مدعا بہ ایسی شئی ہو کہ تعین کرنیسے متعین ہو جاے تو مدعا علیہ کا قبول کرنا با وجود طلب صلح کے ضرور ہے۔

شرط صلح

مسئلہ ۶۴۰ - شرائط صلح یہ ہین کہ مصالح عاقل ہو (گو بالغ نہو) پس صغیر ماذون اور عبد ماذون کی صلح صحیح نہ ہوگی اگر وہ نقصان صریح سے نہ نکلتی ہو جبکہ مصالح علیہ پر قبضہ کی ضرورت ہو تو اُسکا معلوم ہونا بھی شرط ہے۔ مصالح عنہ ایسا حق ہو جس سے عوض لینا اور اُسکی بدلائی درست ہو اگرچہ وہ حق مال نہ ہو خواہ وہ حق مجہول ہو یا معلوم۔ جیسے دعوی مال غیر معین یا قصاص و تعزیر وغیرہ اور اگر مصالح عنہ اس قسم کا حق ہو جس کا عوض لینا جائز نہین ہے جیسے حق شفعہ[1] و حد قذف و حد زنا و حاضر ضامنی وغیرہ تو صلح

[1] چونکہ حق شفعہ مال نہین اسلیے صلح ناجائز ہے لیکن حق شفعہ کے دعوے مین صلح جائز ہے یہان مراد یہ ہے کہ بابت حق شفعہ سے صلح صحیح نہین۔

صحیح نہین ہے بلکہ ایسی صلح سے حق شفعہ وغیرہ بھی باطل ہوجاتے ہین۔

اثر صلح

مسئلہ ۶۴۱۔ صلح کا حکم یہ ہے کہ مصالح علیہ مدعی کی ملک اور مصالح عنہ مدعا علیہ کی ملک (اگر مدعا علیہ دعوی کا مقر ہو) ہوجاتی ہے۔

صلح کب جائز ہے۔

مسئلہ ۶۴۲۔ صلح صحیح ہے جبکہ مدعا علیہ منکر ہو یا مقر ہو یا سکوت کرے اور صلح صحیح ہے ہر قسم کی مگر وہ صلح جو حرام کو حلال کرے جائز نہین (لیکن دفع ظلم کے لیے رشوت دینا جائز ہے)

صلح مع الاقرار

مسئلہ ۶۴۳۔ صلح مع الاقرار مثل بیع کے ہے پس اگر بمقابلہ مال صلح ہو تو اسمین بیع کے احکام جاری ہونگے (مثل خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت وغیرہ) پس اگر مصالح عنہ کا کل یا جزو ملک غیر نکلے تو مدعی بدل بقدر اُسکے مدعا علیہ کو پھیر دے اور اسیطرح برعکس اسکے اگر ہو تو مدعا علیہ کو بھی بدل بقدر ملک غیر پھیرنا ہوگا۔

صلح کب باطل ہوتی ہے

مسئلہ ۶۴۴۔ صلح باطل ہوتی ہے عاقدین مین سے ایک کی موت سے اور محل منفعت کے ہلاک ہوجانیسے مدت کے اندر یعنی قبل استیفا منفعت ہلاکی محل مبطل صلح ہے اور اگر بعض منفعت حاصل ہوئی تو مابقی مین باطل ہوگی

بعض شی مدعا بہا پر صلح۔

مسئلہ ۶۴۵۔ اگر بعض عین مدعا بہا پر صلح کی تو صحیح نہین ہے بخلاف اسکے اگر بعض دین پر صلح کرے تو صحیح ہے پس اگر مدعی نے ایک مکان کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے اُسے مکان کی ایک کوٹھری پر مدعی سے صلح کی تو صلح صحیح نہین ہے اور اگر اُسکے سوا دوسرے گھر پر صلح کرے تو صحیح ہے لیکن ایسی صورت مین حیلہ صحت صلح کا یہ ہے کہ ایک کوٹھری پر صلح کرے اور باقی مکان کے دعویسے ابرا کردے۔

دعوی مال مین صلح بمقابلہ منفعت جائز ہے۔

مسئلہ ۶۴۶۔ صلح صحیح ہے دعوی مال مین اگرچہ باقرار مدعی یا بعوض منفعت صلح واقع ہو خواہ منفعت کسی دوسری قسم کی ہو۔

فضولی کی صلح

مسئلہ ۶۴۷۔ اگر فضولی بلا امر مدعا علیہ اُسکی طرف سے صلح کرے تو اگر مدعا علیہ اُسکو جائز رکھے تو صلح صحیح ہے۔ ورنہ نہین لیکن اگر فضولی مال کا ضامن ہوجائے یا بدل صلح کو اپنے مال کیطرف نسبت کرے تو صلح صحیح ہے اور فضولی متبرع ہوجائیگا۔

قاعدہ کلیہ عقد ثانی کے باطل ہوجانیکا۔

مسئلہ ۶۴۸۔ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ عقد اول کے بعد عقد ثانی باطل ہوتا ہے پس جو صلح کہ بعد صلح ہو یا جو نکاح بعد نکاح کے ہو یا جو حوالہ بعد حوالہ کے

اور جو صلح کہ بعد خرید کے ہو وہ باطل ہے۔

دعوی فاسدہ وباطلہ کی صلح

مسئلہ ۶۴۹- صلح کرنا دعوی فاسدہ[1] مین صحیح اور دعوی باطلہ[2] مین صحیح نہین ہے۔

مدعا علیہ کی قسم کے بعد بھی صلح جائز ہے۔

مسئلہ ۶۵۰- مدعا علیہ کے قسم کھانے کے بعد بھی صلح جائز ہے اسلیے کہ مدعی کو گواہ لانیکا جھگڑا نہ کرنا پڑے۔

بوجہ نہونے عیب یا دین کے صلح باطل ہوگی۔

مسئلہ ۶۵۱- بائع نے مبیع کے عیب کی وجہ سے یا مدیون نے دین کی وجہ سے صلح کی پھر عدم عیب یا عدم دین ظاہر ہوا تو صلح باطل ہوگی اور بدل صلح پھیرنا ہوگا۔

بعد صلح مدعی کے اقرار کی وجہ سے مدعا علیہ کا بری ہوجانا

مسئلہ ۶۵۲- صلح کرنے کے بعد مدعی نے بیان کیا کہ مدعا علیہ پر میرا کچھ حق نہین تو صلح باطل ہوگی۔

ایک شریک کے معاف کردینے سے اسکا دین ساقط ہوگا

مسئلہ ۶۵۳- اگر ایک شخص دو یا دو سے زیادہ شرکا کا مدیون ہو اور ایک شریک اپنے حصہ مین سے کوئی جز یا کل معاف کردے تو اسیقدر سے وہ بری الذمہ ہوجائیگا باقی اُسے دینا ہوگا۔[3]

کتاب الھبہ

تعریف ہبہ

مسئلہ ۶۵۴- ہبہ لغت مین فضیلت حاصل کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین بلا شرط[4] عوض کسی شخص کو عین کا مالک کردینا ہبہ ہے۔

اصطلاحات

مسئلہ ۶۵۵- ہبہ کرنیوالے کو واہب اور جسکو ہبہ کیا جائے اُسے موہوب لہ اور جو شی ہبہ کیجائے اُسے موہوب کہتے ہین۔

---

[1] دعوی فاسدہ وہ ہے جسمین تناقض واقع ہو اور تصحیح دعوی بر رفع تناقض ممکن ہو۔

[2] دعوی باطلہ وہ ہے جسکی تصحیح غیر ممکن ہو جیسے شراب و سور وغیرہ کا دعوی مسلمان سے۔

[3] مسائل تخارج جو اس باب مین تھے بوجہ متعلق ہونے باب وراثت کے کتاب الفرائض مین درج کیے گئے

[4] اکثر لوگ اس تعریف مین غلطی کرتے ہین کہ بجائے بلا شرط عوض بلا عوض لکھدیتے ہین جسکی وجہ سے ہبہ بعوض اُس تعریف سے خارج ہوجاتا ہے۔

رکن ہبہ

مسئلہ ۶۵۶ - ہبہ کا رکن یہ ہے کہ ہبہ کرنیوالا کہے کہ مین نے ہبہ کیا (کیونکہ یہ مالک کر دینا ہے) اور موہوب لہٗ کو اپنے اثبات ملک کے لیے قبول کرنا بھی ضرور ہے پس ہبہ ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے۔

شرائط ہبہ

مسئلہ ۶۵۷ - صحت ہبہ کے لیے حسب ذیل شرائط ہین۔

۱۔ واہب ہبہ کرنیکی اہلیت رکھتا ہو یعنی عاقل۔ بالغ۔ آزاد اور شئ موہوب کا مالک ہو۔

۲۔ شئ موہوب وقت ہبہ موجود ہو (پس جو چیزین کہ وقت ہبہ موجود نہین بلکہ بعد پیدا ہوئین جیسے درخت کے پھل وغیرہ تو گو اُن پر بعد کو قبضہ بھی دیدیا جائے مگر ہبہ صحیح نہین ہے۔

۳۔ شئ موہوب مال متقوم ہو پس شراب اور سور وغیرہ کا ہبہ صحیح نہین۔

۴۔ شئ موہوب مملوک ہوتی ہو۔ پس مباحات کا (جیسے آب دریا وغیرہ) ہبہ صحیح نہین۔

۵۔ شئ موہوب واہب کے مملوک ہو غیر شائع یعنی منقسم ہو مشترک نہو اور دوسرے کی ملک سے اسکی امتیاز ہو سکے اور اسمین کوئی شئ غیر موہوب[۱] نہ رکھی ہو۔

۶۔ ہبہ کرنا ایسی شرط کے ساتھ معلق نہو جسکے وجود و عدم کا خطرہ ہو اور نہ ہبہ کسی وقت آیندہ کی طرف مضاف ہو۔

ہبہ شرط فاسد سے باطل نہین ہوتا۔

مسئلہ ۶۵۸ - شروط فاسدہ سے ہبہ باطل نہین ہوتا بلکہ شرط باطل ہوتی ہے جیسے یون ہبہ کرنا کہ جبتک تو زندہ رہے تو مالک ہے تو یہ ہبہ صحیح اور شرط باطل ہے۔

الفاظ ہبہ

مسئلہ ۶۵۹ - جن الفاظ سے ہبہ واقع ہوتی ہے اُنکی کئی قسمین ہین۔ اُول وہ ہین جنسے باعتبار لغت ہبہ واقع ہوتا ہی (جیسے لفظ ہبہ یا عطا) دوسرے وہ ہین جن سے ازروے عرف و کنایہ کے ہبہ واقع ہوتا ہے۔ جیسے یہ گھر تیرا ہے یا مین نے تجھے یہ کپڑا پہنایا۔ تیسرے وہ ہین جو ہبہ و عاریت دونون کا احتمال رکھتے ہین (مثلاً یون کہنا کہ مین نے تجھے اس گھوڑے پر سوار کیا) ان الفاظ مین اگر نیت ہبہ کی ہوگی تو ہبہ ہوگا ورنہ نہین۔

---

[۱] جیسے کوئی شخص صندوق ہبہ کرے اور جو کپڑے اسمین رکھے ہون ہبہ نہ کرے تو یہ ہبہ صحیح نہین ہے۔

قاعدہ کلیہ الفاظ کنایات ہبہ مین

مسئلہ ۶۶۰- اصل یہ ہے کہ جس لفظ سے تملیک شئ ثابت ہو وہ ہبہ اور اورجس سے صرف تملیک منفعت ثابت ہو وہ عاریت ہے - اورجس لفظ مین دونون کا احتمال ہو وہان نیت پر حکم ہوگا -

ہبہ کب تمام ہوجاتا ہے

مسئلہ ۶۶۱- ہبہ ایجاب وقبول سے قائم اور دست برداری واہب اور موہوب لہ کے قبضہ کامل سے تمام ہوجاتا ہے اگرچہ موہوب شاغل[ل] بہ ملک واہب ہو (نہ مشغول بہ ملک واہب) پس اگر ایسا مکان جسمین واہب کا سامان تھا یا ایسا ظرف جسمین واہب کی کوئی شئ تھی ہبہ کیا تو ہبہ صحیح نہوگا - مگر اسکے بالعکس سامان کا ہبہ صحیح ہوگا لیکن اگر باپ یا ولی صغیر کو مشغول ہبہ کیا یا زوجہ نے اپنا گھر زوج کو ہبہ کیا جسمین زوجہ کا اسباب ہے اور دونون اُسمین رہتے ہین تو یہ ہبہ صحیح ہے -

ہبہ مشغول کا حیلہ

مسئلہ ۶۶۲- ہبہ مشغول کا حیلہ یہ ہے کہ پہلے شاغل (یعنی اسباب) کو موہوب لہ کے پاس ودیعت دیکر اُسپر قبضہ کرادے پھر مشغول (یعنے موہوب) کو ہبہ کرے تو یہ ہبہ صحیح ہوگا -

موہوب پر قبضہ موہوب لہ کا ضرور ہے -

مسئلہ ۶۶۳- ہبہ صحیح مین قبضہ موہوب لہ کا موہوب پر مجلس عقد مین (یا باجازت واہب بعد انقضائے مجلس بھی) ہونا ضرور ہے اگر واہب نے قبض سے منع کیا ہو تو قبضہ نہ مجلس عقد مین صحیح ہوگا نہ بعد انقضائے مجلس اور اگر اذن قبضہ کا دیا ہو تو مجلس مین اور بعد مجلس ہر طرح پر قبضہ کرنا صحیح ہے -

مشاع کا ہبہ

مسئلہ ۶۶۴- اُس مشاع[۲] کا ہبہ جو قابل تقسیم ہو قبل تقسیم صحیح نہین گو موہوب لہ موہوب پر قبضہ کرلے خواہ یہ ہبہ شریک کو ہو یا غیر کو لیکن جو مشاع قابل قسمت نہین (مثلاً چکی یا حمام یا چھوٹی کوٹھری) اُسکا ہبہ قبضہ سے تمام ہوجاتا ہے کیونکہ وہ تقسیم کے لائق نہیں بعد تقسیم کے حصول منفعت نہین رہتا -

قاعدہ کلیہ عدم صحت ہبہ مشاع -

مسئلہ ۶۶۵- مانع قبض وہ شیوع ہے جو عقد ہبہ کے مقارن اور متصل ہو نہ شیوع طاری یعنی وہ شیوع مانع قبض نہین جو بعد عقد کے

---

[۱] یعنی مظروف ہو نہ ظرف جیسے ایک مکان مین اسباب رکھا ہو تو اسباب شاغل اور مکان مشغول ہے پس ظرف کا ہبہ بدون مظروف صحیح نہین مگر مظروف کا ہبہ بدون ظرف صحیح ہے -

[۲] مشترکہ جائداد -

طاری ہوجائے - مثلاً واہب اپنا نصف مکان شایع ہبہ کردے تو یہ شیوع متصل ہے اور شیوع طاری کی یہ شکل ہے کہ تمام گھر ہبہ کرے پھر نصف یا ثلث شایع مین ہبہ کو باطل کردے صورت اول مین ہبہ صحیح نہین اور صورت ثانی مین صحیح ہے -

پھل و اُون وغیرہ کا ہبہ

مسئلہ ۶۶۶ - ہبہ پھل کا درخت پر اور اُون کا بکرے پر اور دودھ کا تھن مین اُسوقت تک جائز نہین جبتک کہ وہ علحدہ کرکے ہبہ نکیا جائے -

آٹے و تیل وغیرہ کا ہبہ

مسئلہ ۶۶۷ - جو گیہون کہ موجود ہون انمین کا آٹا یا تلون مین کا تیل یا دودھ مین کا گھی ہبہ کرے تو کسیطرح صحیح نہین اسواسطے کہ وقت ہبہ موہوب معدوم ہے -

بغیر قبضہ جدید کے ہبہ کا پورا ہوجانا -

مسئلہ ۶۶۸ - جو چیز کہ موہوب لہ کے قبضہ مین بطور امانت یا غصب وغیرہ کے ہو اُسکا ہبہ صرف قبول کرنیسے اُس کے حق مین بغیر قبضہ جدید کے تمام ہوجاتا ہے -

ہبہ بحق صغیر بلا قبول وبلا قبض صحیح ہے

مسئلہ ۶۶۹ - ہبہ بحق صغیر منجانب اُسکے باپ یا اُسکے ولی کے بلا قبول و بلا قبض صغیر صحیح ہے بشرطیکہ صغیر (ولی کے عیال مین ہو جیسے بھائی و چچا وغیرہ) اسلیے کہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس عقد کا ایک شخص متولی ہو اسمین فقط ایجاب کافی ہے بدون قبول کے - اور ہبہ منجانب اجنبی بحق صغیر عاقل[۱] خود اُس صغیر کے قبضہ سے تمام ہوجاتا ہے گو اُسکا باپ موجود ہو اور بحق صغیر لاالعقل اُسکے باپ یا باپ کے وصی یا دادا یا دادا کے وصی یا مان یا اجنبی کے قبضہ سے تمام ہوجاتا ہے (بشرطیکہ اجنبی یا مان کے پاس صغیر پرورش پاتا ہو اور باپ و دادا یا اُنکے وصی کے لیے پرورش کی قید نہین)

صغیر کا رد کرنا صحیح ہے

مسئلہ ۶۷۰ - جو صغیر کہ قبضہ کرنے اور قبول کرنے کا مجاز ہے اُسکا رد کرنا بھی صحیح ہے -

بعض اولاد کو زیادہ دینا اور بعض کو کم جائز ہے

مسئلہ ۶۷۱ - بعض اولاد کو زیادہ دینے مین مضائقہ نہین جبکہ باقی اولاد کی ضرر رسانی مقصود نہو - اور اگر باپ حالت صحت مین تمام مال ایک ہی فرزند کو ہبہ کردے اور باقیونکو بالکل محروم تو یہ ہبہ صحیح ہوگا مگر باپ گنہگار ہوگا

---

[۱] یعنے جو تحصیل مال کو سمجھ سکتا ہو -

اور بقول ضعیف باپ کی موت کے بعد سب وارث اُسمین میراث پائینگے۔

صغیرہ کے موہوب پر شوہر کو قبضہ کرنا صحیح ہے۔

مسئلہ ۶۷۲۔ جو مال کہ صغیرہ کو ہبہ کیا گیا ہو اگر اُسپر اسکا زوج بعد زفاف[1] قبضہ کرے یا اُسکا باپ قبضہ کرے تو ہبہ صحیح ہوگا۔

دو شریکون کا ایک کو ہبہ کرنا۔

مسئلہ ۶۷۳۔ دو شریکون کا ایک گھر ایک شخص کو ہبہ کرنا صحیح ہے اسلیے کہ دونون شخصون نے تمام گھر تسلیم کیا اور موہوب نے تمام پر قبضہ کیا تو شیوع ثابت نہوا بخلاف اسکے ایک شخص اگر ایک گھر جسکی تقسیم ممکن ہو دو شخصون کو ہبہ کرے تو ہبہ صحیح نہوگا بوجہ شیوع کے۔

پڑوسی کو دیوار کا ہبہ

مسئلہ ۶۷۴۔ پڑوسی کو اُس دیوار کا ہبہ کرنا صحیح ہے جو اُسکے اور پڑوسی کے گھر کے درمیان مین ہو۔

ہبہ سے رجوع کا بیان

ہبہ کر کے پھیر لینا صحیح ہے۔

مسئلہ ۶۷۵۔ ہبہ کر کے پھیر لینا صحیح ہے بعد قبض کے اسلیے کہ قبل قبض تو ہبہ تمام ہی نہین ہوتا اور جب ہبہ تمام ہی نہین ہوتا اور موہوب واہب کی ملک سے خارج ہی نہین ہوے تو رجوع کیا۔

حق رجوع ساقط نہین ہوتا۔

مسئلہ ۶۷۶۔ واہب کے ساقط کر دینے سے حق رجوع ساقط نہین ہوتا لیکن اگر وہ کوئی چیز لیکر صلح کرلے تو اُسکا حق ساقط ہو جاتا ہے اور وہی شئ عوض ہبہ قرار پا جاتی ہے۔

موانع استرداد ہبہ۔

مسئلہ ۶۷۷۔ موانع رجوع ہبہ سات ہین[2]۔

۱ افزائش جو نفس شئ موہوبہ مین کیجاے اور جس سے شئ موہوبہ کی قیمت بڑھ جاے اور وہ شئ موہوبہ سے جدا نہو سکے مانع رجوع ہے اور اگر فقط ایک

[1] زفاف سے مراد بعد نکاح زوجہ کا زوج کے گھر جانا ہے۔

[2] تسہیل ضبط کے لیے امام نسفی نے ان سات موانعات کو سات حرفون مین جمع کیا ہے جسکا مجموع دمع خزقہ اسطرحپر کہ حروف د سے مراد زیادتی یعنی افزائش موہوب ہی اور م سے موت موہوب لہ ع سے عوض ہبہ خ سے خارج ہونا موہوب کا ملک واہب سے ز سے زوجیت ق سے قرابت محرمیت ہ سے ہلاکت شئ موہوبہ مراد ہی۔

جزو شی موہوبہ مین زیادتی ہوئی ہو تو صرف اُسے مین رجوع جائز نہین باقی مین رجوع کر سکیگا۔

واہب[2] یا موہوب لۂ کا مرجانا بھی بعد قبض کے مانع رجوع ہے اور اگر قبل قبض کوئی مرجائے تو ہبہ باطل ہوجائیگا۔

جبکہ ہبہ[3] بعوض[1] کسی مال کے ہو تو ہبہ مین رجوع جائز نہین کیونکہ ہبہ بعوض مثل بیع کے ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ عوض کی اضافت ہبہ کے طرف کی ہو یعنی موہوب لۂ نے واہب سے کہا ہو کہ اپنی ہبہ کا عوض لے۔

موہوب[4] موہوب لۂ کے قبضہ سے نکل جائے تو رجوع جائز نہین اگر کوئی جزو نکل جائے تو باقی ماندہ مین رجوع کر سکتا ہے اگر موہوب لۂ نے موہوب کو کسی اور کو ہبہ کیا ہو اور پھیر وہ پھیر لے تو بعد پھیر لینے کے واہب اول کو اُس سے رجوع جائز ہے۔

زوجیت[5] مانع رجوع ہبہ ہے یعنی بوقت ہبہ اگر واہب اور موہوب لۂ مین رشتہ زوجیت ہو تو اُس ہبہ مین بعد کو کسیوقت رجوع جائز نہین گو بوقت رجوع رشتہ زوجیت قائم نہ رہے اور اگر بوقت ہبہ رشتہ زوجیت نہ ہو اور بوقت رجوع ہوجائے تو ہبہ سے رجوع جائز ہوگا[2]

قرابت[6] محرمیت مانع رجوع ہے یعنی واہب اور موہوب لۂ مین ایسی قرابت ہو جس سے نکاح حرام ہو پس اگر فقط قرابت ہو بلا محرمیت (جیسے خالہ یا چچا یا مامون کی اولاد) یا فقط محرمیت ہو بلا قرابت (جیسے محرم رضاعی وغیرہ) تو ہبہ سے رجوع جائز ہوگا۔

نقص[7] شی موہوب اُسکی منافعہ عامہ کا تلف ہوجانا مانع رجوع ہے (جیسے تلوار ہبہ کی اور موہوب لۂ نے توڑ کر اُسکی چھری یا دوسری تلوار بنائی تو رجوع جائز نہین)

باوجود موانع کے رجوع کی جائز ہونیکی صورت

مسئلہ ۶۷۸ - باوجود پائے جانے کسی مانع کے موانع مذکورہ بالا مین سے واہب و موہوب لۂ کے اتفاق سے ہبہ مین رجوع جائز ہے۔

زوال مانع سے حق رجوع عود کریگا۔

مسئلہ ۶۷۹ - اگر حاکم بوجہ کسی مانع کے موانع مذکورہ بالا مین سے

---

[1] عوض سے وہ عوض مراد ہے جو مشروط بعقد ہبہ ہو اور اگر بعد عقد عوض دیا ہو تو مانع رجوع نہین۔

[2] اسکی شکل یون ہے کہ ایک عورت کو ہبہ کیا اور بعد اُس سے نکاح کیا تو ہبہ سے رجوع جائز ہے بخلاف صورت اول کے کہ اگر ایک منکوحہ عورت کو کوئی شی ہبہ کرنیکے بعد طلاق دے تو اُس سے رجوع جائز نہین۔

رجوع ناجائز قرار دے اور پھر وہ مانع زائل ہو جائے تو حق رجوع پھر عود کریگا۔[۱]

ہبہ کی مسائل متفرقہ

ہبہ بعوض میں حق شفعہ ثابت ہوگا۔

مسئلہ ۶۹۰ - ہبہ بعوض میں حق شفعہ اور حق خیار رویت ثابت ہوگا بشرطیکہ عوض معین ہو۔

ہبہ تعلیق ابراء دین کی شرط پر

مسئلہ ۶۹۱ - ہبہ تعلیق ابراء دین کی شرط محض پر باطل ہے چنانچہ یوں کہنا کہ جب کل کا دن آوے (یا تو مرجائے) تو تو دین سے بری الذمہ ہے لیکن شرط موجود پر تعلیق صحیح ہے۔ جیسے مدیون سے یوں کہنا کہ اگر میرا دین تجھ پر ہو تو مینے تجکو بری الذمہ کردیا اور یوں کہنا کہ اگر مین مرجاؤن تو تو دین سے بری الذمہ ہے وصیت ہے نہ ہبہ۔

زوجین جو تحفہ باہم بھیجین اسکو وہ کب پھیر لے سکتے ہین۔

مسئلہ ۶۹۲ - زوج نے زوجہ کیطرف کچھ اسباب بطور تحفہ کے بھیجا اور زوجہ نے زوج کیلیے تحفہ بھیجا بعوض ہبہ کے خواہ عوض کی تصریح کی ہو یا نہ کی ہو۔ پھر دونوں میں بعد زفاف جدائی ہوگئی اور زوج نے دعوی کیا کہ وہ اسباب عاریتاً بھیجا گیا تھا نہ بطور ہبہ کے اور عورت نے بھی اپنا اسباب پھیر لینا چاہا تو زوجین مین سے ہر ایک دوسرے سے اپنا اسباب پھیر لے اور اگر اسباب تلف کردیا ہو تو اُسکا تاوان دینا ہوگا۔

دین کا ہبہ

مسئلہ ۶۹۳ - ہبہ دین کا مدیون کو صحیح ہے اور بدون قبول مدیون تمام ہوجاتا ہے اور پھر رجوع جائز نہین لیکن اگر وہ رد کرے تو رد ہوجاتا ہے اور دین کا ہبہ غیر مدیون کو صحیح نہین مگر تین صورتون مین جائز ہے۔

۱- حوالہ مین۔ ۲- وصیت مین۔ ۳- جبکہ مالک کردینے والا غیر مدیون کو قبض دین پر مسلط کردے۔

صدقہ و ہبہ کی احکام یکسان ہین۔

مسئلہ ۶۹۴ - صدقہ مثل ہبہ کے ہے اور کل احکام ہبہ

---

[۱] زوجیت۔ قرابت و ہلاک عین اور موت اور عوض مین پصورت ممکن نہین ہوسکتی باقی دو صورتون مین البتہ ممکن ہے۔

وصدقہ یکسان ہین صرف یہ فرق ہے کہ ہبہ مین رجوع جائز ہے اور صدقہ کا پھیر لینا کسی طرح جائز نہین ہے۔

بصورت اختلاف واہب وموہوب لہٗ کسکا قول معتبر ہوگا

مسئلہ ۶۸۵ - واہب اور موہوب لہٗ مین اس امر کا جھگڑا ہو کہ واہب کہے کہ مین نے جو کچھ دیا وہ لبطور ہبہ دیا ہے جسکا پھیر لینا جائز ہے اور موہوب لہٗ کہے کہ نہین بطور صدقہ دیا ہے جسکا پھیر لینا ناجائز ہے تو واہب کا قول مقبول ہوگا۔

تملیک وہبہ کا فرق

مسئلہ ۶۸۶ - ہبہ وتملیک مین یہ فرق ہے کہ ہبہ مشاع کا جائز نہین بخلاف اسکے تملیک جائز ہے اور تملیک صحیح ہوتی ہے بدون تسلیم کے بھی بخلاف ہبہ کے بدون تسلیم جائز نہین۔

مہر کا ابرار مشروط

مسئلہ ۶۸۷ - زوجہ نے زوج کو مہر اس شرط پر معاف کیا کہ وہ اُسکو حج کو لیجائیگا یا یہ کہ اُسپر ظلم نہ کریگا زوج نے اُسکو قبول کیا مگر پھر شرط پوری نہ کی تو مہر بحال سابق باقی رہیگا بوجہ فوت ہونے شرط کے۔

موہوب لہٗ جو تاوان مالک کو دیگا وہ واہب سے نہین لے سکتا

مسئلہ ۶۸۸ - اگر شئ موہوب موہوب لہٗ کے پاس تلف ہوجائے پھر اسکا کوئی اور شخص حقدار قرار پائے اور وہ موہوب لہٗ سے تاوان لے لے تو موہوب لہٗ واہب سے تاوان نہ بھر لے سکیگا کیونکہ ہبہ عقد معاوضہ نہین بلکہ احسان ہے۔

ہبہ بعوض مین موہوب کی واپسی جبکہ نصف عوض اور کا نکلے نہین ہوسکتی۔

مسئلہ ۶۸۹ - ہبہ بعوض مین اگر بعد عوض دینے کے آدھا موہوب کسی اور کا نکلے تو موہوب لہٗ نصف عوض اپنا پھیر لے بخلاف اسکے اگر عوض مین نصف کسی اور کا نکلے تو واہب کو یہ اختیار نہین کہ نصف موہوب واپس لے لے بلکہ وہ یہ کرسکتا ہے کہ یا تو اوسی نصف پر قناعت کرے یا وہ نصف عوض موہوب لہٗ کو واپس کرکے کل موہوب واپس لے لے۔

نصف موہوب سے رجوع

مسئلہ ۶۹۰ - اگر موہوب لہٗ نے نصف موہوب کا عوض دیا تو واہب باقی نصف مین رجوع کرسکتا ہے اسیطرح اگر موہوب لہٗ نے نصف موہوب کی بیع کی تو باقی نصف مین واہب (بوجہ عدم مانع) رجوع کرسکتا ہے۔

کتاب الاجارہ

تعریف اجارہ

مسئلہ ۶۹۱ - اجارہ اسم ہے اجرت کا اور اجرت لغت مین کرایہ مزدور کو

کہتے ہین اور اصطلاح مین اجارہ[۱] عبارت ہے اُس منفعت کی تملیک بعوض سے جو مقصود ہو عین سے۔

اصطلاحات کے معنی — مسئلہ ۶۹۲۔ جو شخص کرایہ پر کوئی چیز دے اُسکو آجر اور موجر اور جو لے اُسکو مستاجر اور جو چیز کرایہ پر دیجائے اُسے ماجور اور جو شخص بذات خاص اجرت پر کام کرے اُسکو اجیر کہتے ہین۔

کون سی چیز اجرت ہو سکتی ہے — مسئلہ ۶۹۳۔ جو چیز کہ ثمن یعنے بدل بیع ہونیکی صلاحیت رکھتی ہو وہ اجرت اور مزدوری ہونیکی بھی صلاحیت رکھتی ہے اسیلئے کہ اجرت ثمن ہے منفعت کا۔

رکن اجارہ — مسئلہ ۶۹۴۔ اجارہ ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے (مثل بیع کے)

اجارہ کے شرائط — مسئلہ ۶۹۵۔ صحت اجارہ کے لیئے حسب ذیل شرائط ہین۔
۱ عاقدین کا رضامند ہونا ضرور ہے۔ ۲ معقود علیہ یعنی اجرت ومنفعت کا معین ومعلوم ہونا شرط ہے۔ ۳ جو چیز اجارہ پر دی جائے وہ اجارہ دینے والے کے قبضہ مین ہو۔

انعقاد اجارہ کی شرطین — مسئلہ ۶۹۶۔ انعقاد اجارہ کے لیئے ضرور ہے کہ عاقدین عاقل باتمیز ہون اور ایجاب وقبول باہم موافق ہو اور مجلس عقد متحد ہو۔ کرایہ دینے والا ایسا شخص ہو کہ خود بھی اُس شئے مین تصرف کرسکتا ہو یا اُسکا وکیل یا ولی یا وصی ہو۔

قیام اجارہ کی شرطین — مسئلہ ۶۹۷۔ قیام اجارہ کے لیئے تین شرائط ہین۔
۱۔ عاقدین کا زندہ رہنا۔ ۲۔ اور مال معقود علیہ کا موجود رہنا۔ ۳۔ اور عوض اجارہ (یعنی کرایہ) کا موجود رہنا اگر انمین سے کوئی چیز بھی فوت ہوجائے تو اجارہ باقی نہ رہے گا۔

تعاطی سے اجارہ منعقد ہوگا — مسئلہ ۶۹۸۔ تعاطی سے اجارہ منعقد ہوتا ہے اگر مدت اجارہ کی معلوم ہو۔

مدت طویلہ کا اجارہ — مسئلہ ۶۹۹۔ مدت طویلہ کا اجارہ جائز ہے اگرچہ موجر اور مستاجر

[۱] مزدوری اور ٹھیکہ اور کرایہ اور نوکری سب اجارہ مین داخل ہین۔

اُسوقت تک زندہ نہ رہین۔

وقف کا اجارہ

مسئلہ ۷۰۰۔ وقف کی چیزون مین ۳ سال سے زائد کا اجارہ جائز نہین اگر وہ غیر منقولہ ہون اور وقف کی اشیائے منقولہ مین ایک برس سے زیادہ کا اجارہ جائز نہین۔ اگر اوقاف کا متولی تین سال یا ایک سال سے (جیسی صورت ہو) زیادہ مدت کے لیے اجارہ دیگا تو کسیطرح صحیح نہین نہ اندرون تین سال یا ایک سال کے نہ بعد اُسکے۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ عقد واحد جب جزءً فاسد ہوجائے تو کل عقد باطل ہوجاتا ہے۔

سواری کا کرایہ

مسئلہ ۷۰۱۔ جانور کے کرایہ لینے مین بیان وقت ضرور ہے اور یہ بھی بیان کر دینا ضرور ہے کہ خود سوار ہونگے یا کسی اور کو سوار کرینگے یا اسباب لادینگے۔

اجارہ مضافہ

مسئلہ ۷۰۲۔ اجارہ مضافہ یعنے وقت غیر موجود کی اجارہ مین اجرت مملوک نہین ہوتی تعجیل اجرت کی شرط کر دیسے۔

ایک مہینے کیلئے کرایہ پر دینے سے اجارہ منعقد ہوجائیگا۔

مسئلہ ۷۰۳۔ اس قول سے کہ مین نے ایک مہینے کے لیئے اُس گھر کے منافع تجکو ہبہ کیئے اجارہ منعقد ہوجائیگا۔

کرایہ مکان بوجہ مقفل ہونیکے واجب ہوگا۔

مسئلہ ۷۰۴۔ اگر مکان مقفل کو اجارہ دیا اور مستاجر کو اُسکی کنجی دیدی مگر وہ بوجہ گم ہوجانے کنجی کے اُسے کھول نہ سکا تو اگر بلا مشقت و بلا کلفت اُسکا کھولنا ممکن ہو تو کرایہ واجب ہوگا ورنہ نہین اور موجر مستاجر سے یہ نہین کہسکیگا کہ تو نے کیون قفل توڑ نہ ڈالا۔

پیشہ ورونکی مزدوری

مسئلہ ۷۰۵۔ پیشہ ور[۱] کو مزدوری مانگنا جائز ہے جبکہ وہ اُس کام سے فراغت حاصل کرے اور مستاجر کو تسلیم کرے۔

کپڑا چوری جائے تو کب اجرت لازم ہوگی۔

مسئلہ ۷۰۶۔ درزی نے کچھ کپڑا سیا تھا کہ وہ چوری گیا یا معمار نے کچھ دیوار بنائی تھی کہ وہ گر گئی تو اُسکا اجر بقدر اُسکے کام کے ثابت ہوگا لیکن اگر کپڑا درزی کے گھر مین چوری جائے تو کل یا بعض کچھ اجرت لازم نہ ہوگی بدون تسلیم کے۔

باورچی کہانے کے خراب ہونیکی حالت مین ذمہ دار ہے

مسئلہ ۷۰۷۔ اگر باورچی کو کھانا پکانے کیلیئے مقرر کیا اور اُس نے

[۱]۔ جیسے درزی۔ لوہار۔ سنار۔ جولاہہ۔ معمار وغیرہ

کھانا لگاڑ دیا یا جلادیا یا کچا رکھا یا خراب کرڈالا تو وہ کھانے کا ضامن ہے یعنی طعام کی قیمت کا اُسپر تاوان لازم ہوگا۔

بوجہ تلف ہوجانیکے اجیر پر تاوان نہین۔	مسئلہ ۷۰۸۔ اگر اجیر اپنی اجرت کے لئے ماجور کو روک رکھے اور وہ تلف ہوجائے تو اُسکو مزدوری نہین ملیگی اور نہ اُسپر تاوان عاید ہوگا

اور اگر بلاوجہ روک رکھے اور تلف ہوجائے تو تاوان دیگا اور جس اجیر کے عمل کا اثر چیز مین موجود نہ ہو (جیسے ملاح اور دھوبی اور حمال یا جانور پر بوجھ لادکے لانیوالا) اگر وہ اُسکو روک رکھے اور وہ تلف ہوجائے تو تاوان دیگا۔

اجیر کے ذات کے کام کی شرط	مسئلہ ۷۰۹۔ جبکہ مستاجر اجیر کے عمل ذاتی کی شرط کرے تو وہ دوسرے کام کراکے دینے کا مجاز نہین ہے اگر وہ غیر سے کام کرائے تو اجرت

دینا واجب نہوگا۔ اگر بلا قید عمل ذاتی اجارہ ہوا ہو تو اجیر کو جائز ہے کہ غیر سے مزدوری کرادے مستاجر پر اجرت معینہ واجب ہوگی۔

قاصد کی اجرت جبکہ مکتوب الیہ مرجائے	مسئلہ ۷۱۰۔ ایک شخص سے اجارہ کیا کہ فلان مقام پر جاکے زید کو لے آئے یا اُسکو پیام پہنچادے اور اجیر وہان گیا مگر اُس شخص کو نہ پایا تو مزدوری

واجب ہوگی اور اگر اُسے خط دیا گیا ہو کہ زید کو پہنچادے اور اُسنے باوجود موجودگی زید خط اُسے نہ پہنچایا بلکہ پھیر لایا تو اجرت واجب نہوگی۔

مستاجر وقف کو اجرت مثل دینا لازم ہوگی	مسئلہ ۷۱۱۔ زمین وقف کے متولی یا صغیر کی جائداد کے وصی یا ولی نے جائداد کو کم اجرت پر دیدیا ہو تو مستاجر پر اجرت مثل لازم ہوگی
مستاجر بمقابلہ دیگر قرضخواہوں کے شئ ماجور کا زیادہ مستحق ہے	مسئلہ ۷۱۲۔ مالک اجارہ مرگیا اور اُسپر اور لوگون کی بھی دیون ہین تو مستاجر شئ ماجور کا بہ نسبت دوسرے قرضدارونکے زیادہ حقدار ہے

یعنی پہلے مستاجر کو اُسکی پیشگی دی ہوئی اجرت ملیگی بعد دوسرے قرضخواہون کو مگر شرط یہ ہے کہ اجارہ کی چیز مستاجر کے قبضہ مین ہو۔

مستاجر کا دین ساقط نہوگا ہلاکت ماجور سے۔	مسئلہ ۷۱۳۔ مستاجر کا دین شئ ماجور کی ہلاکت سے ساقط نہ ہوگا۔ بخلاف مرہون کے۔
زیادتی اجرت منجانب مستاجر	مسئلہ ۷۱۴۔ اجرت کا زیادہ کرنا اندرون مدت و بعد مدت منجانب مستاجر صحیح ہے۔

زیادتی اجرت منجانب آجر۔ مسئلہ ۱۵ا۔ بعد عقد اجارہ اگر اجرت گران ہوجائے یا ارزان ہوجائے تو غیر وقف مین اُسکا اعتبار نہین متاجر پر فقط اجرت معینہ لازم ہوگی اور وقف مین زیادتی صحیح ہے لیکن متولی وقف کو چاہیے کہ پہلے متاجر سے کہے اگر وہ زیادتی اجارہ پر رضامند ہوجائے توخیر ورنہ دوسرے شخص کو دے۔ اور اگر متاجر نے زمین مین عمارت بنائی ہو یا درخت لگائے ہون تو محیط مین ہے کہ اس صورت مین غیر کو دیا جائے جبکہ رفع عمارت کے بعد اجرت زیادہ ہوجائے اور اگر رفع عمارت کے بعد اجرت سابقہ سے زیادتی نہو تو اُسی اجرت سابقہ کے ساتھ متاجر کے پاس باقی رکھی جائے اور اگر مدت اجارہ باقی ہو تو غیر متاجر کو زمین دینا جائز نہین۔

اُن افعال کا بیان جو اجارہ مین جائز ہین

دوکان ومکان کا اجارہ

مسئلہ ۱۶ا۔ دوکان اور مکان کا کرایہ بلا بیان اس فعل کے جو اسمین کیا جائے اور بلا بیان اس امر کے کہ اسمین کون رہیگا صحیح ہے اور متاجر کو اختیار ہے کہ اُس مکان یا گھر مین جو کام چاہے کرے اور جسکو چاہے باجارہ یا بلغیر اجارہ رکھے۔ مگر بدون رضامندی مالک لوہار یا دھوبی یا چکی پیسنے والے کو نہین رکھ سکتا ہے۔

اگر گاذری وآہنگری کا ضرر یکسان ہو تو ایک دوسرے کی جگہ جائز ہے ورنہ نہین۔

مسئلہ ۱۷ا۔ اگر اجارہ لیا گاذری کیواسطے تو اُسکو اُسمین آہنگری درست ہے اگر گاذری اور آہنگری کا ضرر یکسان ہو۔ اور اگر متاجر وہ کام کرے جو اُسکو درست نہین تو اُسکا کرایہ اُسکو دینا ہوگا اور اگر اُس کام سے عمارت منہدم ہوجائے تو اُسکا تاوان دیگا کرایہ نہین اسلیے کہ تاوان وکرایہ یکجا جمع نہین ہوتے۔

متاجر کو اجارہ دینا جائز ہے اور اجرت زیادہ پر تصرف کرسکتا ہے

مسئلہ ۱۸ا۔ متاجر کو مکان کا کسی اور کو اجارہ دینا صحیح ہے اگر زیادہ اجرت مقرر کرے تو بقدر زیادتی خیرات کریں اپنے تصرف مین نہ لائے کیونکہ ایسا نفع جائز نہین لیکن اگر مکان کو درست کرکے یا مخالف[1] جنس پر کرایہ

---

[1] یعنی خود روپیوں کے حساب سے کرایہ لیا تھا اور اشرفیوں یا پیسون یا اناج کے حساب سے کرایہ دیا۔

دے تو زیادتی پر تصرف جائز ہو۔

مستاجر مالک کو کرایہ نہیں دیسکتا

مسئلہ ۷۱۹۔ اگر متاجر نے خود مالک موجر کو اجارہ دیا تو اجارہ صحیح نہیں ہے اور اصل اجارہ بھی فسخ ہوگا۔

زمین کا اجارہ

مسئلہ ۷۲۰۔ مزروعی زمین کا اجارہ اسطرحپر جائز ہے کہ جو چاہینگے سو بوئینگے یا موجر و مستاجر نے جنس معین کردی تو یوں بھی صحیح ہے اور زمین کے اجارہ میں پانی لینے اور رستہ چلنے کا حق بدون شرط بھی داخل ہوگا خواہ مزروع ہو یا غیر مزروع بخلاف بیع کے۔ اور زراعت والی زمین کا اجارہ اسوقت تک جائز نہیں جبتک کھیت نہ کٹے مگر جبکہ زمانہ مستقبل کی طرف منسوب کرکے اجارہ دے تو جائز ہے اگر مدت مستقبلہ میں زمین زراعت سے خالی ہوجائے۔ اور اگر زراعت بطور غصب کے ہو تو زراعت والی زمین کا باوجود زراعت اجارہ صحیح ہوگا۔

دار مشغولہ وغیر مشغولہ کا اجارہ

مسئلہ ۷۲۱۔ دار مشغولہ کا اجارہ (یعنی جس گھر میں موجر وغیرہ کا اسباب ہو) جائز ہے اور موجر کو خالی کردینے کا حکم ہوگا اور ابتدای مدت اجارہ وقت تسلیم سے ہوگی۔

زمین کا اجارہ مکان بنانے کے لیئے۔

مسئلہ ۷۲۲۔ زمین کا اجارہ مکان وغیرہ بنانے یا درخت لگانے یا دیگر فوائد کے لیئے جائز ہے مگر بعد انقضائے مدت اجارہ کے زمین خالی کرکے موجر کو دینا ہوگی اگر موجر قیمت دیکے مکان وغیرہ لے لے۔[1]

جبتک زراعت پختہ نہو اجارہ باقی رکھا جائیگا۔

مسئلہ ۷۲۳۔ مدت اجارہ منقضی ہوگئی یا بوجہ موت اجارہ فسخ ہوگیا مگر ہنوز کھیتی پختگی کو نہیں پہنچی تو پختگی تک اجرت مثل لازم ہوگی بحکم قاضی یا عقد جدید سے۔ لیکن غاصب کے لیئے یہ حکم نہیں ہے بلکہ اُسکے کھیت اُکھاڑ ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔

جانور کو کرایہ پر لینا

مسئلہ ۷۲۴۔ کپڑا پہننے کے لیئے جانور بوجھا لادنے اور سواری کیلئے کرایہ لینا جائز ہے اگر صرف لادنے کیواسطے لیا ہو تو سوار ہونا درست ہے اور اگر سواری کے لئے لیا ہو تو اُسپر لادنا درست نہیں اگر یہ بیان نہیں کیا کہ کون شخص جانور پر سوار ہوگا[2]

---

[1] یعنی مکان و درخت وغیرہ کو کھود لے۔

[2] لیکن جانور پر سوار ہونیسے اجارہ صحیح ہوجائیگا بوجہ دفع جہالت کے۔

یا کیا چیز لادی جائیگی تو اجارہ فاسد ہے - اسیطرح اسلئے جانور کو کرایہ لینا کہ دروازہ پر واسطے نمود کے باندھ رکھے یا کوتل اپنے ساتھ لیکے پھرے سوار نہو صحیح نہین ہے - اور جب اجارہ فاسد ہوا تو اُسکی کچھ اجرت واجب نہ ہوگی -

جانور کو کرایہ پر لینا عام طور سے سواری کے لیئے

مسئلہ ۷۲۵ - جانور اور کپڑے کا بلا قید بھی اجارہ لینا صحیح ہے یعنی اسطرح کہ جسکو چاہونگا سوار کرونگا یا پہنا ؤن گا لیکن جو شخص ماجور پر پہلے سوار ہو یا پہلے اُسے پہنے وہی متعین ہو جائیگا اور پھر دوسرا سوار نہ ہو سکیگا - اور اگر متاجر یا موجر نے کسی شخص معین کی قید کی تھی پھر متاجر اُسکے خلاف کرے اور ماجور ہلاک ہو جائے تو اُسپر تاوان لازم ہوگا -

قاعدہ کلیہ جواز و عدم جواز حصول منفعت کا -

مسئلہ ۷۲۶ - قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو شخص منفعت معینہ کا مستحق ہو اجارہ کے عقد سے پھر اُسی منفعت یا اُسکے برابر یا کمتر منفعت کو اُس سے حاصل کرے تو جائز ہے اور اگر زیادہ تر کو حاصل کرے تو جائز نہین جیسے اگر کوئی جانور کوئی چیز لادنے کے لیئے کرایہ لے تو اُسپر اور کوئی چیز اُس سے کم وزن لاد سکتا ہے نہ بھاری اگر بھاری لادیگا اور جانور ہلاک ہوگا تو وہ تاوان دیگا -

نصف تاوان عائد ہونیکی صورت

مسئلہ ۷۲۷ - متاجر نے سواری کے لئے گھوڑا لیا اور خود سوار ہو کے پیچھے ایک اور آدمی کو بٹھلایا اور جانور ہلاک ہو گیا تو نصف تاوان متاجر پر ہوگا اور اگر متاجر پیچھے بیٹھا ہو تو تمام قیمت کا تاوان متاجر پر لازم ہوگا

کب تاوان لیا جائیگا اور کب نہین -

مسئلہ ۷۲۸ - متاجر کے زیادہ بوجھ لادینے سے جانور کی ہلاکت وقوع مین آئے تو متاجر پر تاوان دینا لازم ہے اگر ہلاک نہ ہو تو زیادتی کا کرایہ نہ لیا جائے گا -

بقدر انہدام مکان کرایہ مین تخفیف ہوگی -

مسئلہ ۷۲۹ - ایک مکان کرایہ دینے کے بعد اُس کا ایک حصہ گر گیا تو بقدر انہدام کرایہ مین تخفیف ہوگی -

بعد انقضاء مدت اجارہ رہنے سے اجرت واجب ہونیکی صورت

مسئلہ ۷۳۰ - اگر مدت اجارہ منقضی ہو جائے اور مالک خانہ غائب ہو اور گھر مین متاجر ایک سال تک اور رہے تو اُسپر کرایہ لازم ہوگا اس سال بھر کا - اسلئے کہ وہ بطریق اجارہ کے نہین بیچ کیونکہ وہ بعوض اجرت کے نہین ہے

بعد انقضاء مدت کے فسخ اجارہ جائز ہے

مسئلہ ۷۳۱ - ماہانہ کرایہ پر مکان دیا تو مہینا تمام ہونے کے بعد

فسخ اجارہ جائز ہے۔

اجارہ فاسد کا بیان

عقد فاسد و باطل کی تعریف

مسئلہ ۷۳۲۔ عقد فاسد وہ ہے جسکی اصل مشروع ہو نہ وصف اور عقد باطل وہ ہے جو کسیطرح مشروع نہ ہو نہ اُسکی اصل مشروع ہو نہ اُسکا وصف (جیسے بعوض خون یا مردار شئی کے اجارہ لینا)

اجارہ فاسد و باطل کا حکم۔

مسئلہ ۷۳۳۔ اجارہ فاسد کا حکم یہ ہے کہ شئی ماجور کے استعمال سے متاجر پر اجرت مثل لازم ہوتی ہے بخلاف اجارہ باطل کے کہ اُسمین با وجود استعمال بھی اجرت واجب نہین ہوتی۔

اجارہ فاسد مین منافع متاجر کی ملک نہین ہوتی۔

مسئلہ ۷۳۴۔ اجارہ فاسد مین منافع متاجر کی ملک مین نہین آتے باوجود قبضہ کرنے کے بخلاف بیع فاسد کے پس متاجر کو جائز نہین کہ وہ کسی اور کو اجارہ دے اگر دیگا تو اجرت مثل لازم ہوگی اور مالک کو اجارہ ثانیہ کا توڑنا جائز ہوگا۔

مفسد اجارہ کون چیزین ہین

مسئلہ ۷۳۵ جو چیزین بیع کو فاسد کرتی ہین وہی چیزین مفسد اجارہ بھی ہین۔ پس جو شرطین کہ مقتضائے عقد کے خلاف ہون اُنسے اجارہ فاسد ہوگا (جیسے یہ شرط کہ پن چکی کا پانی منقطع ہوجاے تب بھی متاجر پر اجرت لازم ہوگی) مفسد اجارہ ہے۔

شیوع مین اجارہ جائز نہین

مسئلہ ۷۳۶۔ شیوع (یعنی مکان مشترکہ) مین سے اپنا حصہ کسی کو اجارہ دے تو صحیح نہین لیکن اگر شریک کو اجارہ دے تو جائز ہے۔ اگر چند شرکا ہون اور اُنمین سے ایک کو اجارہ دے تو جائز نہین سب کو دے تو جائز ہے بخلاف صاحبین کے کہ اُنکے نزدیک شریکون مین سے ایک کو دے یا کل کو یا غیر شریک کو دے مشاع قابل قسمت ہو یا غیر قابل تقسیم ہر حال مین اجارہ جائز ہے (قول مذکورہ بالا مفتی بہ ہے)

ل ہ شہ عاً جائز ہو۔

اجر مسمی کی جہالت سے اجارہ فاسد ہوتا ہے

مسئلہ ۷۳۷- اجارہ فاسد ہوتا ہی اجر مسمی کی جہالت سی کل اجر مجہول ہو یا بعض اور اسیطرح اجارہ فاسد ہوگا اجرت کا مطلق نام نہ لینے سے یا شراب یا سور وغیرہ کا اجرت کے عوض نام لینے سے۔ اور ایسی صورتوں مین اجرت مثل واجب ہوگی۔

جانور کا دودھ کیلیئے اجارہ۔

مسئلہ ۷۳۸- گائے بھینس۔ بکری وغیرہ حیوانات کا اجارہ شیر نوشی کے لیئے جائز نہین مگر دایہ کا اجارہ اجر معین پر دودھ پلانیکے لیئے جائز ہے خواہ تنخواہ ماہانہ ہو یا کھانے وکپڑے پر نوکر رکھی جائے۔ اور ایسی حالت مین دایہ کے شوہر کو اُس سے مستاجر کے گھر مین قربت جائز نہین مگر باذن مستاجر۔ اور اگر دایہ یا لڑکا مرجائے تو اجارہ فسخ ہوجائے گا۔

صغیر کے باپ کی وفات سے اجارہ نہین ٹوٹتا ہے

مسئلہ ۷۳۹- اگر صغیر کا باپ مر گیا تو اجارہ نہین ٹوٹتا۔

نوحہ گری وجانور کی جفتی وغیرہ کا اجارہ۔

مسئلہ ۷۴۰- صحیح نہین جانور کی جفتی کا اجارہ (جیسے عمدہ گھوڑا ہو اور اُسکو اجرت لیکے کسی کی گھوڑی پر چھوڑنا) اور اسیطرح گناہ ہونیکے واسطے اجارہ صحیح نہین ہے (جیسے نوحہ گری کرنا یا راگ گانا وغیرہ)

تعلیم قرآن وفقہ کا اجارہ

مسئلہ ۷۴۱- تعلیم قرآن وفقہ کے لیئے اجارہ صحیح ہے لیکن عبادات کیلیئے اجارہ دینا صحیح نہین اور تعلیم کتابت اور طب اور تعبیر کی نوکری بالاتفاق جائز ہے۔

شریک سے شئی مشترک کیلیئے اجارہ۔

مسئلہ ۷۴۲- اگر شریک نے دوسرے شریک سے اجارہ کیا اُس غلہ کو لادنیکا جو دونون مین مشترک ہے تو اُسکے واسطے کچھ اجرت نہین۔

اجیر خاص واجیر مشترک کی تعریف۔

مسئلہ ۷۴۳- مزدور دو قسم پر ہین ایک اجیر مشترک اور دوسرا اجیر خاص۔ اجیر مشترک وہ ہے جو عموماً سب کا کام کرتا ہو مخصوص کسی کا کام نہ کرتا ہو (جیسے درزی وغیرہ) یا ایک ہی شخص کا کام کرتا ہو مگر بلا تعین وقت اور اجیر خاص وہ ہے جو ایک مستاجر کا عمل موقت کرے تخصیص کے ساتھ۔ یا چند خاص شرکا کا کام جو مشترک نہین ہو کرے۔

اجیر مشترک پر بوجہ اتلاف شئی تاوان آئیگا۔

مسئلہ ۷۴۴- اجیر مشترک پر تاوان لازم نہ ہوگا چیز کے اُسکے پاس تلف ہوجانے سے اگرچہ اُس سے تاوان کی شرط کرلیگئی ہو مگر اشباہ[۱] مین ہے کہ اگر

[۱] ایک کتاب کا نام ہے۔

تاوان کی شرط ہو تو اجیر مشترک کو تاوان دینا ہوگا بالاتفاق ورنہ اختلاف ہے بقول بعضونکے تاوان دیگا اور بقول بعضونکے نہین - اور اس اختلاف کی وجہ سے علماء متاخرین نے یہ فتوی دیا ہے کہ نصف قیمت کا تاوان دینا ہوگا -

بوجہ عمل اجیر کے چیز تلف ہوجانے تو تاوان لازم ہوگا

مسئلہ ۷۴۵ - جبکہ اجیر مشترک کے عمل سے چیز تلف ہوجاوے (جیسے درزی کے کپڑا کترنے سے یا دھوبی کے کپڑا کوٹنے سے) تو تاوان لازم ہوگا -

اتلاف سامان کا تاوان کب نہین ہوگا -

مسئلہ ۷۴۶ - مالک اسباب خود بھی جانور پر سوار رہا اور اسباب بھی لادا اور کرایہ دینے والے نے جانور کو ہانکا اور وہ ٹھوکر کھاکر گرپڑا اور اسباب تباہ ہوگیا تو اسپر تاوان نہین - اسیطرح جو آدمی کہ ناؤ مین ڈوب جائین انکا تاوان ملاح پر نہین -

حجام یا جراح پر تاوان

مسئلہ ۷۴۷ - حجام یا جراح وغیرہ پر تاوان نہین اگر انھون نے مکان معتاد سے تجاوز نہ کیا ہو اور آدمی یا جانور مرگیا - اور اگر انھون نے حد سے تجاوز کیا عمل کرنے مین تو بقدر زیادتی عمل انپر تاوان آئیگا یعنے جانور کی قیمت لیجائیگی زخم زائد کی حالت کے اور اگر آدمی مرگیا تو جان کی نصف دیت کا تاوان اسپر ہوگا -

اجیر خاص پر تاوان نہین

مسئلہ ۷۴۸ - اجیر خاص پر تاوان نہین بشرطیکہ قصداً کام کو خراب نہ کیا ہو اگر قصداً کام یا چیز کو بگاڑے تو تاوان دینا پڑیگا - اسیطرح اجیر خاص کو غیر کا کام کرنا بھی جائز نہین اگر سوائے مستاجر کے کسی اور کا کام کریگا تو اسکی اجرت سے بقدر اسکے عمل کے کم کرڈالا جائیگا -

اجرت و زمان عمل کی تردید صحیح ہے -

مسئلہ ۷۴۹ - اجرت اور زمان عمل کی تردید صحیح ہے پس درزی سے یون کہنا کہ اگر قبا مثل ایرانیونکے سیئے گا تو ایک روپیہ اور اگر مثل ترکونکے سیئے گا تو دو روپیہ اجرت دیجائیگی یا یون کہ اگر آج تیار کردیگا تو دو روپیہ اور کل دے گا تو ایک روپیہ دیا جائیگا صحیح ہے اور اسیطرح تردید مسافت مین بھی صحیح ہے جیسے یون کہنا کہ اگر چار کوس تک لیجائیگا تو ایک روپیہ اور آٹھ کوس تک لیجائیگا تو دو روپیہ تو صحیح ہے -

فسخ اجارہ کا بیان

مسئلہ ۷۵۰ - اجارہ فسخ ہوتا ہے بحکم حاکم یا رضائے عاقدین سے بوجہ خیار شرط یا خیار رویت کے مثل بیع کے۔	فسخ اجارہ کی صورتین
مسئلہ ۷۵۱ - اجارہ فسخ کیا جاتا ہے اُس عیب سی جسکی سبب سی منفعت فوت ہوجائے - پس خیار عیب اور خیار شرط اور خیار رویت سے اجارہ فسخ نہین ہوتا لیکن انسے حق فسخ ثابت ہوتا ہے۔	کب اجارہ فسخ کیا جاتا ہی
مسئلہ ۷۵۲ - اگر عیب دفع ہوجائے یا موجر اس عیب کو زائل کردے یا مستاجر خلل والی چیز سے نفع حاصل کرے تو اُسکا حق فسخ ساقط ہوگا بسبب زائل ہوجانے سبب فسخ کے۔	دفع عیب سے حق فسخ ساقط ہوگا۔
مسئلہ ۷۵۳ - اجارہ کے گھر کی مرمت ضروری گھر کے مالک پر ہے نہ مستاجر کے ذمہ لیکن مالک پر جبر نہین ہوسکتا مستاجر کو اختیار ہے کہ مکان چھوڑ دے اگر مستاجر عقد اجارہ کو باقی رکھے فسخ نکرے تو ضرر اُسکو لازم ہوگا۔	مرمت مالک کے ذمہ ہی
مسئلہ ۷۵۴ - جسطرح مرتہن راہن کی بیع کو فسخ کرا سکتا ہے اسطرح مستاجر شی ماجور کی بیع کو جو موجر نے کی ہو فسخ نہین کرا سکتا۔	مستاجر موجر کی بیع کو فسخ نہین کرا سکتا۔
مسئلہ ۷۵۵ - اگر عاقدین مین سے کوئی مرجائے تو عقد اجارہ فسخ ہوجائیگا مگر ضرورت کی وجہ سے فسخ نہین ہوتا جیسے موجر کا راہ مین مرجانا جہان کوئی حاکم نہین تو مقام پر پہنچنے تک اجارہ باقی رکھا جائیگا - لیکن وصی یتیم اور باپ اور دادا اور وقف کے متولی کے مرنے سے اجارہ فسخ نہین ہوتا بوجہ باقی رہنے مستحق علیہ اور مستحق کے۔	احد العاقدین کی موت سے اجارہ فسخ ہوگا۔
مسئلہ ۷۵۶ - دو مستاجرون یا دو موجرون مین سی ایک کے مرجانے سے اجارہ فقط بقدر اُسکے حصہ کے فسخ ہوگا نہ کل۔	دو مستاجر یا دو موجر مین سی ایک کے مرجانیسے اجارہ فسخ ہوگا

مسائل متفرقہ

مسئلہ ۷۵۷ - مالک مکان نے غاصب سے کہا کہ مکان خالی کردی ورنہ اسقدر کرایہ ماہانہ تجھے دینا ہوگا - غاصب نے گھر خالی نہ کیا تو اُس پر کرایہ واجب ہوگا لیکن جبکہ غاصب کو مالک خانہ کی ملک سے انکار ہو تو اُسپر کرایہ واجب نہوگا	غاصب پر کب کرایہ دینا لازم ہوگا۔

یا باپ کا اقرار کیا لیکن اجرت پر راضی نہوا تب بھی اجرت واجب نہوگی۔

وکیل پر اجرت لازم ہونیکی صورت۔

مسئلہ ۷۵۸۔ ایک شخص نے کسی کو واسطے اجارہ لینے کسی مکان کے وکیل کیا وکیل نے مکان اجارہ پر لیا مگر موکل کے قبضہ مین اسوقت تک دیا کہ مدت اجارہ گزر گئی تو اجرت وکیل پر ہے اور چونکہ وکیل نے موکل کی جانب سے قبضہ کیا تھا لہذا اُسکو موکل سے اجرت بھر لینے کا اختیار ہوگا۔

مستاجر مدعاعلیہ نہین ہوسکتا اجارہ خرید وغیرہ کے دعوی مین

مسئلہ ۷۵۹۔ مستاجر مدعاعلیہ نہین ہوسکتا اجارہ اور رہن اور خرید کے مدعی کا اسواسطے کہ دعوی نہین ہوتا مگر مالک عین پر اور مستاجر مالک نہین مثلاً ایک گھر زید نے کرایہ لیا اور دوسرے شخص نے دعوی کیا کہ وہ گھر میرے اجارہ مین ہے یا میرے پاس گرو ہے یا مین نے اُسکو خرید لیا ہے تو ان سب باتون کی جواب دہی مالک کے ذمہ ہے۔

مقاطعہ مثل اجارہ کے ہے

مسئلہ ۷۶۰۔ مقاطعہ[1] جب کہ اجارہ کی شرطون کے ساتھ ہو تو اجارہ صحیح ہے اسلئے کہ اعتبار معانی کا ہے نہ الفاظ کا۔

زمین کا بدون مکان اور مکان کا بدون زمین اجارہ دینا

مسئلہ ۷۶۱۔ زمین کا اجارہ بدون عمارت اور عمارت کا اجارہ بدون زمین کے صحیح ہے۔

بیارہ کا اجارہ دینا جائز ہے

مسئلہ ۷۶۲۔ بیارہ اجارہ دینے کا مجاز ہے تمام جائداد کا اجارہ دے یا بعض کا اور اجرت مثل اُسکے اجر معین سے کم ہو یا زیادہ تر۔

کتاب الشفعہ

شفعہ کی تعریف

مسئلہ ۷۶۳۔ لغت مین شفعہ کے معنی ملانیکے ہین اور اصطلاح مین شفعہ جگہ کی تملیک کو کہتے ہین جو مشتری سے جبراً بعوض اُس مال کے جو اُس نے اُسکی خریدنے مین دیا ہو کیجاے۔ یعنی اگر اُس نے قیمت مین نقد دیا ہو تو نقد دیکے ورنہ جو شئی اُس نے دی ہو اُسکی قیمت دیکے جائداد مشتری سے جبراً لے لی جاے مشتری کے قید سے

[1] مقاطعہ یہ کہ بادشاہ کسی شخص کو زمین دے بطور معافی کے اسطرح پر کہ ہر سال اسقدر اجرت دیجاے نہیں ملک مین اُسے مقطعہ کہتے ہین۔

ملک بلاعوض جیسے ہبہ بلاعوض و میراث و صدقہ اور وہ ملک جو بعوض شئ غیر معین ہو (جیسے مہر واجارہ وخلع وغیرہ) خارج ہو گئے یعنے اُن مین شفعہ نہین مگر ہبہ بعوض مین شفعہ ہے اسوجہ سے کہ وہ مثل بیع کے ہے۔

سبب شفعہ — **مسئلہ ۷۶۴** - سبب شفعہ متصل ہونا ہے ملک شفیع کا شئ مبیعہ سے خواہ اتصال بوجہ شرکت کے ہو یا ہمسائگی کے۔ شرکت زمین مین ہو یا حقوق مین اور لزوم شفعہ کی حکمت یہ ہے کہ آدمی اجنبی شخص کی ہمسائگی سے تکلیف نہ پائے۔

شرائط شفعہ — **مسئلہ ۷۶۵** - شرط شفعہ کی یہ ہے کہ محل عقار[1] ہو خواہ عقار نیچے کا مکان یا اوپر کا مکان ہو۔ یعنی ایک بالاخانہ اور اُسکے نیچے کے مکان کے دو شخص مالک ہین اسطرحپر کہ ایک شخص نیچے کے مکان کا مالک ہے دوسرا اوپر کے مکان کا تو جب اوپر والا بالاخانہ کو فروخت کرے تو نیچے والا شفیع ہوگا گو اُسکا راستہ نیچے سے نہ ہو۔

شفعہ کب متحقق ہوتا ہی — **مسئلہ ۷۶۶** - شفعہ متحقق ہوتا ہے بعد بیع کے اگرچہ ایسی بیع فاسد ہوا در بوجہ وقف کردینے یا ہبہ یا وصیت کردینے مشتری کے بائع کا حق منقطع ہو گیا ہو یا بعد بیع کے گو مشتری کو حق خیار ہو (اگر بائع کو یا بائع و مشتری دونون کو حق خیار ہو تو شفعہ واجب نہ ہوگا۔)

شفعہ کب مستقر اور ثابت ہوتا ہے۔ — **مسئلہ ۷۶۷** - شفعہ طلب مواثبت کی مجلس مین گواہ کرنیسے مستقر و ثابت ہو جاتا ہے اور بعد گواہ کرلینے کے اگر حاکم کے پاس رجوع کرنے مین دیر کریگا تو حق شفعہ ساقط نہوگا۔

شفعہ بقدر رؤس شفعاء واجب ہوتا ہی۔ — **مسئلہ ۷۶۸** - شفعہ واجب ہوتا ہے بقدر تعداد شفیعون کے یعنی جب کئی آدمی برابر کے شفیع ہون تو اُنھین جائداد برابر برابر ملیگی نہ ہوگا کہ بلحاظ اُنکے حصص جائداد کی اس مین بھی کمی بیشی کیجائے چنانچہ ایک گھر مین تین حصہ دار ہین ایک نصف کا دوسرا ثلث کا تیسرا سدس کا نصف کے مالک نے اپنا حصہ فروخت کیا اور باقی دونون شریک شفیع ہین تو بلالحاظ اُنکے حصص کے اُنکو برابر نصف نصف ملیگا۔

حق شفعہ کسکو ہے — **مسئلہ ۷۶۹** - حق شفعہ سب سے پہلے خلیط[2] فی نفس المبیع کو ہے اگر وہ نہو

---

[1] عقار یعنی زمین و دیگر جائداد غیر منقولہ جسمین زمین شامل ہو۔ اشجار و عمارت عقار مین داخل نہین۔
[2] خلیط فی نفس المبیع وہ ہی جو ذات مبیع مین شریک ہو۔

یا طلب نہ کرے تو پھر حق شفعہ شریک فی حق المبیع[1] کو ہے اگر وہ بھی نہو یا طلب شفعہ نہ کرے تو پھر حق شفعہ ہمسایہ ملاصق[2] کو ہے۔

بعد اثبات حق شفعہ حق ساقط کر دینے سے دوسرے شفیعونکو اُسکا حق نہین پہنچتا۔

مسئلہ ۷۷۰۔ بعد حکم حاکم شفیع نے اپنا حق شفیع ساقط کر دیا تو باقی شفیعونکو اُسکا حصہ لینا جائز نہین اسلیئے کہ بعد حکم حاکم ہر واحد کا حق دوسرے کے حصہ سے جدا ہو گیا لیکن اگر قبل حکم حاکم کوئی شفیع اپنا حق شفعہ ساقط کر دے تو باقی شفیعون کو تمام مبیع کا لینا جائز ہے۔

ایک شفیع غائب ہو تو دوسرا حاضر دعوی شفعہ کر سکتا ہی

مسئلہ ۷۷۱۔ اگر بعض شفیع غائب ہون اور بعض حاضر تو جو موجود ہون وہ دعوی شفعہ کر سکتے ہین۔ اگر شفیع غائب بعد حاضر ہونیکے حق شفعہ کا دعوے کرے اور اُسکا اور شفیع اول (حاضر) کا حق برابر ہو تو دونون نصف نصف تقسیم کر لینگے اگر شفیع اول سے اسکا حق مقدم ہو تو اُسی کو کل شفعہ پہنچیگا۔

قبل بیع حق شفعہ کے انکار سے حق ساقط نہوگا۔

مسئلہ ۷۷۲۔ اگر شفیع قبل بیع کے حق شفعہ سے انکار کرے تو حق شفعہ ساقط نہ ہوگا کیونکہ حق شفعہ بعد بیع کے پیدا ہوتا ہے نہ قبل از بیع۔

بعض شفعہ لینے اور بعض نہ لینے سے حق ساقط ہوگا

مسئلہ ۷۷۳۔ اگر شفیع نے بعض شفعہ لینے اور بعض کے ترک کرنیکا قصد کیا تو وہ اُسکا مجاز نہین ہے اسیطرح اگر ایک شفیع اپنا حصہ دوسرے شفیع کیواسطے مقرر کر دے تو صحیح نہین ہے اور اسکا حق اس فعل سے ساقط ہو جائیگا۔ اور مبیع باقی شفیعون مین بٹ جائیگا۔

وقف مین یا وقف کیواسطے شفعہ نہین

مسئلہ ۷۷۴۔ نہ وقف مین اور نہ وقف کیواسطے نہ جواز وقف مین شفعہ ہی وقف مین یا اُسکے واسطے شفعہ اسلیے نہین کہ اُسکے بیع جائز نہین ہے پس اگر وقف کے قریب کوئی مکان بیع ہو تو اُسمین متولی وقف یا واقف یا موقوف علیہ کو دعوی شفعہ

---

[1] شریک فی حق المبیع وہ ہے جو بیع کے حقوق مین شریک ہو جیسے خاص راستہ کا حق یا نہر سے پانی لینے کا حق۔

[2] اور ہمسایہ ملاصق وہ ہے جسکا دروازہ دوسرے کوچہ مین ہو اور اُسکے گھر کی پشت خانہ مبیعہ سے ملی ہو اگر اُسکا دروازہ اُسکے کوچہ مین ہو اور وہ کوچہ غیر نافذہ ہو تو وہ شریک فی حق المبیع ہو جائیگا۔ اور اگر اُسکے مکان کی کڑیان اُسکی دیوار پر ہون تو وہ شریک فی حق المبیع نہین بلکہ ہمسایہ ملاصق ہے اور دیوار کی ذات مین شرکت ہو تو وہ شریک ہے نہ ہمسایہ۔

جائز نہین لیکن اگر وقف مملوک ہو یا ایسا وقف ہو کہ اُسکی شرعاً بیع جائز ہو تو اُسمین حق شفعہ جائز ہی

طلب شفعہ کا بیان

شفعہ مین کیا ضروری ہی۔ مسئلہ ۷۷۵۔ جبکہ شفیع کو بیع کی خبر پہنچے تو اُسکو تین طلب ضروری ہین

۱۔ طلب مواثبت[لہ] یعنے جس مجلس مین بیع کا علم ہو اُسی مین فی الفور طلب شفعہ کرے ایسے الفاظ کہ جنسے طلب شفعہ سمجھی جاسے۔ اگر ذرا بھی ٹھہریگا یا دیر کریگا تو حق ساقط ہو جائیگا۔ اس طلب مین گواہ ضرور نہین لیکن بخوف انکار اگر اُسوقت گواہ ہون تو کرلے۔

۲۔ طلب اشہاد۔ یعنی اظہار نیت خریداری کا گواہ کرنا بیع پر یا بائع کے روبرو اگر وہ قابض ہو یا مشتری کے روبرو گو وہ قابض نہ ہو۔ یہ طلب بھی بہت ضروری ہے خواہ کسیطرح پر ہو بذریعہ خط کے یا قاصد کے ذریعہ سے یا خود۔ اگر طلب مواثبت مین شفیع نے گواہ بھی کرلیے ہون بیع یا بائع یا مشتری کے پاس تو وہ طلب قائم مقام دو طلب کے ہوگی اور طلب اشہاد کی پھر چندان ضرورت نہین۔

۳۔ طلب خصومت۔ یعنی شفیع دعوی شفعہ حاکم کے روبرو کرے (اس طلب مین تاخیر کرنیسے شفعہ باطل نہین ہوتا) طلب خصومت کو طلب تملیک بھی کہتے ہین۔

طلب اشہاد نہ کرنیسے حق شفعہ کب باطل ہوگا اور کب نہین۔ مسئلہ ۷۷۶۔ اگر باوجود قدرت طلب اشہاد نہ کیجاے تو حق شفعہ باطل ہوگا اور در صورت عدم قدرت باطل نہوگا۔

واثبات حق شفعہ مین ثمن کا حاضر کرنا کب لازم نہین ہے۔ مسئلہ ۷۷۷۔ شفیع کو قبل اثبات حق شفعہ ثمن حاضر کرنا لازم نہین بعد حکم قاضی ثمن حاضر کرنا لازم ہوگا اور جبتک ثمن نہ لے لے مشتری کو بیع کا روک رکھنا درست ہے۔ اور جبکہ شفیع سے ادائی ثمن کے لیے کہا جاے اور وہ ادا نکرے تو قبل از حکم شفعہ باطل ہوگا اور بعد حکم حاکم باطل نہ ہوگا۔

دعوی شفعہ مین کون مدعاعلیہ ہوگا۔ مسئلہ ۷۷۸۔ دعوی شفعہ مین مشتری مدعاعلیہ ہوگا خواہ قابض ہو یا نہ ہو اور بائع اُسوقت مدعاعلیہ ہوگا جبکہ شئ مبیعہ اُسکے قبضہ مین ہو۔

شفیع کو خیار رویت وعیب ثابت ہی مگر خیار شرط نہین۔ مسئلہ ۷۷۹۔ شفیع کیواسطے خیار رویت اور خیار عیب ثابت ہے

لہ مواثبت کی معنی کودنے اور اچھلنے کے ہین چونکہ یہ طلب نہایت سرعت سے ہونا ضروری ہی اسلیے اسکا نام طلب بالمواثبت ہی

جلد ۴ صفحہ ۱۳۰ عالمگیری [illegible]

اگرچہ مشتری نے برأت عیوب کی شرط بائع سے کرلی ہو مگر خیار شرط شفیع کو حاصل نہین ہے اگرچہ مشتری کو خیار شرط حاصل ہو۔ اور اسیطرح ادائی ثمن کے لیے مدت نہین شفیع کے لیے گو مشتری کا ثمن موجل ہو۔

شفعہ کے احکام مثل بیع کے ہین

مسئلہ ۷۸۰ - شفعہ کے سب احکام مثل بیع کے ہین سوائے تاوان فریب کی صورتون کے۔ مثلاً شفیع نے بذریعہ شفعہ ایک زمین لی اور اُسپر مکان بنایا یا درخت لگائے اور پھر وہ زمین کسی غیر شخص کی نکلی اور مالک مستحق نے ازالہ عمارت و درخت کا چاہا اور شفیع نے ویسا ہی کیا تو شفیع مشتری سے زرثمن پھیرلے کیونکہ وہ اُسکی ملک نہ تھی اور مشتری کو ایسا دھوکا ہوگا تو وہ بائع سے نقصان عمارت و درختون کا بھی پھیرلیگا اسواسطے کہ بائع نے اُسکو دھوکا دیا بخلاف اسکے شفیع کو مشتری کی جانب سے دھوکا نہین ہوا بلکہ اُسنے زبردستی شفعہ مین زمین لیلیگی تھی۔

بصورت اختلاف ثمن کسکا قول معتبر ہوگا۔

مسئلہ ۷۸۱ - اگر شفیع اور مشتری ثمن مین اختلاف کرین اور حالانکہ گھر مشتری کا مقبوض ہو اور ثمن بائع کو نقد ملگیا ہے تو مشتری کا قول قسم کے ساتھ مقبول ہوگا۔ اور اگر دونون گواہ لائین تو مشتری کے گواہ مقدم ہونگے۔ اور ایسی حالت مین دونون پر حلف وارد ہوگا۔

شفیع کو کسقدر ثمن دینا ہوگا۔

مسئلہ ۷۸۲ - اگر بائع کچھ زرثمن مشتری کو معاف کردے تو باقی ثمن سے شفیع گھر لیگا اور اگر بائع کل ثمن مشتری کو معاف کردے تو شفیع کو کل ثمن کے عوض مین طلب شفعہ کرنا ہوگا اور اگر بائع کچھ بڑھادے تو شفیع پر وہی پہلا زرثمن واجب ہوگا نہ زیادتی۔

شفیع کو بعد دست برداری پھر حق شفعہ کا پیدا ہوجانا

مسئلہ ۷۸۳ - اگر شفیع کو معلوم ہو کہ مشتری نے ہزار کو خرید کیا تب شفعہ سے دست بردار رہا پھر بائع نے اُسمین سے سو کم کردیئے تو اب شفیع کے واسطے شفعہ ثابت ہے اور نوسو دیکر جائداد لے لیگا۔

بصورت افزائش مشتری کو علاافزودہ کی قیمت دینا ہوگی

مسئلہ ۷۸۴ - اگر مشتری نے مبیع مین افزایش کی ہو تو شفیع پر واجب ہے کہ یا تو بقدر افزایش قیمت ادا کرے یا مشتری کو علہ افزودہ اُٹھا لیجانے دے۔ اگر افزائش ایسی ہو کہ اُسکی علحدگی ممکن نہ ہو (جیسے مکان کی رنگ آمیزی) تو اُسکی قیمت شفیع کو دینا ہوگی یا دعوی شفعہ سے دست برداری کرنا ہوگی۔

بعد بیع ہبہ یا وقف کرنیسے شفعہ ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ ۷۸۵۔ اگر مشتری نے شئ مبیعہ وقف کردی یا مسجد بنائی یا قبرستان کیا یا کسی کو ہبہ کردی تو ان سب تصرفات مین شفعہ جائز ہے۔

مشتری کی زراعت پختگی تک رکھی جائے گی۔

مسئلہ ۷۸۶۔ اگر مشتری نے بعد خرید کے زراعت کی تو وہ زراعت پختگی تک قائم رکھی جائیگی اور مشتری پر اسکی اجرت لازم ہوگی۔

شفیع کو کل ثمن دینا ہوگا۔

مسئلہ ۷۸۷۔ شفیع کو کل ثمن دینا ہوگا اگرچہ گھر خودبخود ویران ہوگیا ہو کیونکہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ثمن اصل مبیع کے مقابل ہوتا ہے نہ اسکی وصف کے

کب ثمن ساقط ہوگا اور کب نہین

مسئلہ ۷۸۸ اگر مشتری یا کوئی اجنبی کل مبیع یا اسکے کسی جزو کو توڑڈالے یا خراب کردے تو بقدر اسکے ثمن مشتری کا ساقط ہوجائیگا۔ اور اگرا ہوا عملہ مشتری کا ہوگا اور اگر بعض مبیع غرق ہوجاوے تو بقدر اس حصہ کے ثمن ساقط ہوگا

بیع فاسد مین طلب شفعہ کا وقت

مسئلہ ۷۸۹۔ بیع فاسد مین انقطاع حق بائع کے وقت طلب شفعہ کرنا ضرور ہے اور ہبہ بالعوض مین تقابض البدلین کے وقت طلب ضرور ہے اور بقول بعضونکے وقت عقد ہے۔ اور بیع فضولی مین وقت بیع کے (اور بقول ابویوسف اجازت بیع کے وقت) طلب شفعہ ضرور ہے۔

حق شفعہ کی ثبوت و عدم ثبوت کا بیان

عقار مین شفعہ ثابت ہوتا ہے

مسئلہ ۷۹۰۔ اُس عقار مین شفعہ ثابت ہوتا ہے جو بعوض مال مملوک ہوئی ہو اور جو عقار نہ ہو یا عقار ہو مگر بعوض مال مملوک نہ ہو اسمین شفعہ نہین۔

عمارت ونخلستان کا شفعہ

مسئلہ ۷۹۱۔ جبکہ عمارت یا باغ بلا زمین فروخت کیا جائے تو اس مین شفعہ نہین گو عمارت وغیرہ کی بیع حق قرار[1] کے ساتھ ہو۔

ارث و مہر و صدقہ مین شفعہ نہین۔

مسئلہ ۷۹۲ شفعہ ثابت نہین ہوتا ارث اور صدقہ اور ہبہ بلا عوض مین اور اُس گھر مین جسکے شریکون مین باہم تقسیم ہوگئی ہو یا وہ گھر اجرت یا بدل خلع یا بدل صلح ٹھیرایا گیا یا مہر قرار دیا گیا ہو اگرچہ بعض گھر کے مقابل مین مال دیا گیا ہو مگر بقول صاحبین جتنے حصہ کے مقابلہ مین مال ہو اُسمین شفعہ ثابت ہوگا۔

---

[1] یعنے قیام مکان یا درختونکی شرط سے بیع ہوئی ہو

بیع فاسد و مشروط مین حق شفعہ۔

مسئلہ ۷۹۳ - اُس گھر مین شفعہ نہین جو بیع ہوا بایع کے اختیار پر اور ہنوز اُسکا اختیار ساقط نہ ہوا ہو پس اُسکے حق ساقط ہوتے ہی شفعہ واجب ہوگا اگر بوقت سقوط اختیار شفیع طلب شفعہ کرے۔ اسیطرح اُس گھر مین جسکی بیع فاسد ہوئی اور ہنوز اُسکا حق فسخ ساقط نہوا شفعہ نہین بس اگر اُسکا حق فسخ ساقط ہوگیا چنانچہ مشتری نے اُسمین کوئی عمارت بنائی تو شفعہ ثابت ہوگا۔

فسخ بیع مین شفعہ نہین

مسئلہ ۷۹۴ - بیع کے بعد شفعہ سے شفیع نے انکار کیا پھر بیع پھیر دیا گیا بوجہ خیار رویت یا خیار شرط یا خیار عیب کے بحکم حاکم تو شفعہ نہین اسلیے کہ یہ فسخ ہے بیع نہین اور شفعہ واجب ہوتا ہے بعد بیع کے نہ بعد فسخ بیع کے۔ اگر بغیر حکم حاکم بوجہ خیار عیب یا اقالہ[۱] بیع کے مبیع بایع کے پاس آئے تو شفعہ ثابت ہوگا۔

شفعہ ثابت ہوگا گو غیر ہی خریدے۔

مسئلہ ۷۹۵ - شفعہ ثابت ہے اُس شخص کے لیے جسنے اصالتاً یا وکالتاً خرید کیا یا کسی دوسرے نے اُسکے لیے خرید کیا یعنی ایک شخص نے دوسرے کو خرید کرنیکا وکیل کیا اور وکیل نے موکل کیواسطے گھر خرید کیا جو شفیع ہے تو اُسکا حق شفعہ ثابت ہے مثلاً ایک گھر کے مین شریک ہین اور ایک اُسکا جار ملاصق ہے پھر جب وہ گھر بیع ہوا اور ایک شریک نے اُسے خرید کیا تو شتری کے لیے شفعہ ثابت ہے خواہ وہ اصالتاً خریدے یا وکالتاً اور دوسرے شریک کے لیے بھی اسیطرح شفعہ ثابت ہے نہ جار ملاصق کو کیونکہ شریک کی موجودگی مین جار ملاصق کو شفعہ نہین اور شفعہ نہین اُسکا جس نے بیع کی ہو اصالتاً یا وکالتاً یا وہ ضامن زرثمن کا ہوا ہو۔

قاعدہ ثبوت و عدم ثبوت شفعہ کا۔

مسئلہ ۷۹۶ - قاعدہ کلیہ ثبوت و عدم ثبوت شفعہ کا یہ ہے کہ شفعہ باطل ہوجاتا ہے شفعہ سے بے اعتنائی کرنے سے اور باطل نہین ہوتا ہے اظہار خواہش سے۔

مرتد کو حق شفعہ نہین ہے

مسئلہ ۷۹۷ - مرتد کیواسطے حق شفعہ ثابت نہین۔

مبطلات شفعہ کا بیان

[۱] یعنی فسخ بیع۔

استحقاق شفعہ کب باطل ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ۷۹۸ - اگر طلب مواثبت ترک کیجائے یا طلب اشہاد باوجود قدرت ترک کیجائے یا اگر بعد بیع حق شفعہ چھوڑ دیا جائے (گو چھوڑنے والا شفیع کا باپ یا وصی یا وکیل ہو) یا بعد بیع طلب شفعہ سے سکوت کیا جائے واسطے صغیر وغیرہ کے یا شفیع[1] نے صلح کرلی عوض پر یا حق شفعہ کو بیچ ڈالا[2] تو ان سب صورتون مین استحقاق شفعہ باطل ہوجائے گا لیکن اگر شفیع نے نصف گھر بعوض بعض ثمن کے لینے پر صلح کی تو یہ صلح جائز ہے۔

حق شفعہ مین میراث نہین جاری ہوتی۔

مسئلہ ۷۹۹ - اگر شفیع قبل اثبات حق شفعہ (بحکم حاکم) بعد بیع کے مرجائے تو استحقاق شفعہ باطل ہوجاتا ہے اُسکے ورثار کو نہین پہنچتا اور اگر بعد حکم حاکم مرجائے تو شفعہ باطل نہوگا اور ورثار کو حق پہنچے گا۔

مشتری کے مرنے سے شفیع کا حق شفعہ باطل نہوگا۔

مسئلہ ۸۰۰ - مشتری کے مرنے سے استحقاق شفعہ باطل نہین ہوتا بلکہ اُسکے ورثار اُسکے قائم مقام قرار دیے جائینگے۔

اگر شفیع اپنی جائداد بیع کرے تو حق شفعہ زائل ہوگا۔

مسئلہ ۸۰۱ - اگر شفیع قبل اسکے کہ حاکم ثبوت شفعہ کا حکم دے اُس جائداد کو بیچ ڈالے جسکے ذریعہ سے وہ شفیع ہے تو اُسکا شفعہ باطل ہوگا ہر طرح سے خواہ اُسکو اُسکی بیع کا علم ہو یا نہ ہو لیکن اگر شفیع نے اپنی جائداد کی بیع بشرط اختیار[3] اپنی ذات کے کی ہو تو شفعہ باطل نہین۔

اگر شفیع اپنی جائداد کو مسجد و قبرستان وغیرہ بنائے تو اُسکا حق زائل ہوگا۔

مسئلہ ۸۰۲ - اسیطرح اگر شفیع اس مقام کو جسکے ذریعہ سے وہ شفیع ہے مسجد یا قبرستان بنائے یا وقف کردے قبل اثبات حق شفعہ بہ حکم حاکم تو حق شفعہ باطل ہوگا۔

اگر شفیع مکان مشفوعہ کو خرید کرے تو شفعہ باطل ہوگا

مسئلہ ۸۰۳ - اگر شفیع مشتری سے مکان مشفوعہ کو خرید کرے تو اُسکا حق شفعہ باطل ہوجائیگا۔ اور جو اُس سے کمتر یا برابر والے شفیع ہون اُنکو مکان مذکورہ بہ قیمت اول یا ثانی (جیسا وہ مناسب خیال کرے) لینا جائز ہوگا۔ لیکن اگر شفیع مکان بائع سے خرید کرے تو شفیعون کو جو اُس سے کمتر یا برابر ہین اسطرح لینا جائز نہین۔

---

[1] شفیع کو وہ عوض بھی پھیر دینا ہوگا کیونکہ حق شفعہ کی صلح بعوض جائز نہین اور یہ عوض رشوت ٹھیرایا جائیگا

[2] ایضاً ایضاً

[3] یعنے خیار بیع۔

حق شفعہ باطل ہوگا اگر خرید یا اجارہ یا کرایہ مکان شفوعہ کی بات چیت ہو

مسئلہ ۸۰۴ - اگر شفیع مشتری سے بعد علم بیع مکان مشفوعہ کو کرایے یا اُسکے خرید یا اجارہ کی بات چیت کرے تو اُس کا حق شفعہ ساقط ہوگا -

ہزار کی خبر سنکر شفعہ سے دست بردار ہونیکے بعد بوجہ ہزار سے کم ہونیکے حق شفعہ ثابت ہوتا ہے -

مسئلہ ۸۰۵ - شفیع کو پہلے معلوم ہوا کہ مکان ہزار روپیہ کو فروخت ہوا پھر معلوم ہوا کہ ہزار سے کم کو بکا ہے یا ایسی اشیاء وزنی یا کیلی یا عددیات متقارب سے بیع ہوئی کہ اسکی قیمت ہزار درم یا زیادہ ہے تو شفیع کو دعوی شفعہ پہنچیگا اور اگر بعوض اسباب یا دیناروں کے جنکی قیمت ہزار درم ہو فروخت ہوا ہو تو شفعہ ثابت نہوگا - اسلیے کہ بمقابلہ اسباب وزر نقد کے کیلی یا وزنی اشیاء دینا زیادہ تر آسان ہے -

تبدیل مشتری کی وجہ سے شفعہ ثابت ہوگا -

مسئلہ ۸۰۶ - اسی طرح شفیع کو معلوم ہوا کہ مکان زید نے خرید کیا ہے اس وجہ سے اُسنے شفعہ چھوڑ دیا بعد معلوم ہوا کہ عمرو نے خریدا ہے یا زید وعمرو دونون نے خرید کیا ہے تو عمرو کے حصہ مین شفیع کو حق شفعہ پہنچیگا -

نصف گھر کی بیع سنکے دست برداری کرنے کی بعد بوجہ کل مکان کی بیع کی حق شفعہ

مسئلہ ۸۰۷ - اگر شفیع نصف گھر کی بیع کی خبر سنکر شفعہ سے دست بردار ہوا اور پھر معلوم ہوا کہ کل مکان کی بیع ہوئی ہے تو تو اُسکو حق شفعہ ہوگا تمام گھر کی بابت لیکن اسکے بالعکس جائز نہین یعنی اگر سالم گھر کے بیع کی خبر سُنی اور شفعہ سے دست برداری کی پھر معلوم ہوا کہ نصف مکان بیع ہوا تھا تو شفیع کو نصف مکان کی بابت دعوی شفعہ جائز نہوگا -

حیلہ ہای سقوط شفعہ کا بیان

حیلہ اسقاط شفعہ جار مین

مسئلہ ۸۰۸ - حیلہ اسقاط شفعہ ہمسایہ یہ ہے کہ گھر کو بیع کرے مگر ایک گز یا ایک ہاتھ یا ایک بالشت یا ایک انگل بھر زمین جو شفعہ کی جانب طولاً و عرضاً جو ملصق ہو بیع نہ کرے تو شفیع کو بوجہ عدم اتصال شفعہ نہ پہنچیگا -

دوسرا حیلہ یہ ہے کہ بائع مشتری کو قبل یا بعد بیع کے اُسیقدر یعنی ایک گز یا ایک ہاتھ بھر طولاً و عرضاً جہانتک جائداد شفیع سے ملصق ہو ہبہ بلا عوض کرکے اُسپر اُسکا قبضہ کرا دے یا ایک حصہ اُس زمین کا پہلے خرید کرے بعد باقی تو شفیع کو حصہ اول مین صرف شفعہ پہنچیگا نہ ثانی مین -

تیسرا حیلہ یہ ہے کہ ایک نہایت قلیل حصہ (جیسے ہزارواں حصہ) زیادہ قیمت پر خریدے اور باقی جائداد صرف بقیہ زرثمن دو ایک روپیہ مین خرید لے تو چونکہ شفیع کا صرف ہزاروین حصہ مین شفعہ ہوگا اور وہ اُسے بوجہ زیادتی قیمت بے حد خرید نہ کریگا اور دوسرے حصہ مین تو اُسے حق شفعہ پہنچ ہی نہین سکتا۔

حیلہ اسقاط شفعہ واسطے شریک و جار دونوان کے

مسئلہ ۸۰۹۔ واسطے شریک اور ہمسایہ دونون کے یہ حیلہ ہے کہ سو روپیہ مین جس مکان کو لینا ہے اُسے ہزار مین خرید کرے بعوض ہزار روپیہ زرثمن کے کپڑا یا کوئی اور جنس سو روپیہ کی مالیت کی دیدے تو شفیع اُس گھر کو نہین لے سکیگا مگر بعوض ہزار درم کے۔ اور اگر بیع ملک غیر ثابت ہو تو بائع کو بھی ہزار ہی درم واپس دینا ہونگے۔

سب سے سہل حیلہ اسقاط شفعہ۔

مسئلہ ۸۱۰۔ سب سے بہتر اور سہل حیلہ جو مشہور و معروف اور مروج ہے یہ ہے کہ بعوض دراہم معینہ مکان خرید کیا اور اُنکے ساتھ مٹھی بھر فلوس بھی دیے جنکی طرف اشارہ کر دیا گیا اور اُنکی مقدار مجہول رہی اور فلوس بائع نے تلف کر دیے بعد قبض کے اُسی مجلس مین تو شفیع کو شفعہ نہ پہنچیگا بوجہ جہالت ثمن کے بوجہ تلف ہوجانے فلوس کے۔

بعد اثبات حق شفعہ حیلہ مکروہ ہے۔

مسئلہ ۸۱۱۔ مکروہ ہے حیلہ کرنا واسطے اسقاط حق شفعہ کے بعد ثابت ہوجانے حق شفعہ کے جیسے مشتری کا شفیع سے یون کہنا کہ تو مجھ سے یہ مکان خرید لے (یہ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ شفعہ ثابت ہوجاتا ہے بعد بیع کے نہ قبل بیع) اور ابتدا سے (یعنی قبل بیع) حیلہ اسقاط شفعہ کرنا مکروہ نہین ہے۔

متفرقات متعلقہ شفعہ

چند مشتری ہون تو ایک کا حصہ شفیع لے سکتا ہے اور چند بائع ہون تو ایک کا حصہ نہین لے سکتا۔

مسئلہ ۸۱۲۔ اگر چند شخصون نے ایک مکان ایک شخص سے لیا تو شفیع ایک مشتری کا حصہ لے سکتا ہے اور اگر چند اشخاص نے اپنا مکان ایک شخص کے ہاتھ بیچا تو شفیع ایک بائع کا حصہ نہین لے سکتا ہے۔

ایک عقد مین دو گھر دونکی بیع ہو تو شفعہ دونون مین ہوگا یا ایک مین

مسئلہ ۸۱۳۔ اگر مشتری ایک عقد[لہ] مین دو گھر یا دو گاؤن جو دو شہرون مین واقع ہون خرید کرے تو دونون گھر یا گاؤن کا شفیع

لہ یعنی ایک ہی ایجاب و قبول مین۔

ایک ہی ساتھ دونون کولے سکیگا نہ صرف ایک کو اور اگر شفیع کو صرف ایک گھر یا گانون مین حق شفعہ پہنچتا ہو دونون مین شفعہ نہ پہنچتا ہو توجسمین اسکو شفعہ پہنچتا ہے اُس ہی کولے سکیگا نہ دونونکو

بعد تقسیم شفیع مشتری سی شفعہ مین حصہ منقسمہ لے سکتا ہے

مسئلہ ٨١٤ - مشتری نے بائع سے نصف مکان غیر منقسمہ خرید کرنے کے بعد اپنا نصف حصہ تقسیم کر لیا تو شفیع مشتری سے وہ حصہ لے سکتا ہے گو وہ حصہ شفیع کی جانب کا ہو۔

ابراء عام مبطل شفعہ ہے

مسئلہ ٨١٥ - شفیع کا بائع یا مشتری کو ابراء عام کرنا (یعنی اُسکو کل مطالبات وخصومات سے عموماً بری کرنا) شفعہ کو باطل کر دیتا ہے اگرچہ شفیع شفعہ کو نہ جانتا ہو۔

ابطال شفعہ بشرط جائز ہے۔

مسئلہ ٨١٦ - ابطال شفعہ کا تعلق شرط سے جائز ہے مثلاً شفیع مشتری سے یون کہے کہ مین نے شفعہ چھوڑ دیا اگر تو نے یہ زمین خاص اپنے لیے خریدی ہو پس اگر مشتری نے کسی اور کے لیے خریدی ہو تو شفیع کو شفعہ جائز ہوگا۔

ملک و شفعہ کا دعوی ایک ساتھ۔

مسئلہ ٨١٧ - ایک شخص گھر کی ملک کا بھی مدعی ہے اور حق شفعہ کا بھی تو اُسکو یون دعوی کرنا چاہیے کہ یہ گھر میرا مملوکہ ہے لہذا مین اُسکے پانیکا دعوی کرتا ہون اگر یہ گھر میرا ثابت ہو تو فبہا ورنہ مین اُسکا شفیع ہون اور اپنے شفعہ کے دعوی پر ہون۔

لڑکے کا حق شفعہ باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ ٨١٨ جس لڑکے کا کوئی ولی نہ ہو اُسکا شفعہ باطل نہ ہوگا اور اگر حاکم اُسکی طرف سے کوئی کارپرداز مقرر کرے اور وہ اُسکے لیے شفعہ طلب کرے تو جائز ہے۔

زرثمن سی قیمت ثمرہ منہا کرنیکا قاعدہ۔

مسئلہ ٨١٩ - مشتری نے ایک باغ خرید کیا اُسکا شفیع غائب ہے - درختونمین پھل آئے اور مشتری اُنکو اپنے تصرف مین لایا اُسکے بعد شفیع آیا اور اُسنے طلب شفعہ کیا تو اگر درخت مشتری کے قبضہ کے وقت بار ور ہے تو بقدر قیمت پھلون کے ثمن سے ساقط ہوگا اور اگر پھل نہ ہون تو ثمن سے کچھ ساقط نہ ہوگا۔

صغیر کے باپ یا وصی کو حق شفعہ ہے۔

مسئلہ ٨٢٠ - صغیر کے باپ یا وصی نے صغیر کے لیے جو زمین خریدی اگر وہ اُسمین شفیع ہون تو اُنکو شفعہ جائز ہے اور صغیر کے بلوغ تک اُنکو تاخیر طلب خصومت لازم ہے لیکن طلب شفعہ اور بروز بیع گواہ کر لینا ضرور ہے تاکہ تاخیر طلب سے شفعہ باطل نہ ہو جائے۔

کتاب الرہن

رہن کی تعریف

مسئلہ ۸۲۱ - لغت مین رہن حبس شئ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین رہن عبارت ہے
حبس شئ سے بعوض اُس حق کے جسکا حاصل کرنا اور لینا شئ مرہون سے ممکن ہو (خواہ تمام کا
لینا ممکن ہو یا بعض کا -)

اصطلاحات

مسئلہ ۸۲۲ - ارتہان رہن لینے کو کہتے ہین جو رہن دے وہ راہن اور
جو لے وہ مرتہن اور جو چیز رہن دیجائے اُسے مرہون یا رہن کہتے ہین اگر راہن
و مرتہن بالاتفاق شئ مرہون کسی امین کے پاس رکھین تو اُسے عدل کہتے ہین -

رکن رہن

مسئلہ ۸۲۳ - راہن اور مرتہن کے ایجاب وقبول سے رہن منعقد ہوجاتا ہے اور
جب تک کہ اُسی مجلس مین شئ مرہون پر قبضہ نہ ہوجائے رہن لازم نہین ہوتا -

بعد فسخ بھی مرتہن کو حبس مرہون جائز ہے -

مسئلہ ۸۲۴ - رہن بمجرد فسخ باطل نہین ہوتا اور مرتہن کو مرہون کا
محبوس رکھنا جائز ہے بعد فسخ بھی تاوقتیکہ وہ اپنا دین نہ پاوے -

مرہون سے منفعت حاصل کرنا جائز نہین ہے -

مسئلہ ۸۲۵ - مرہون سے منفعت حاصل کرنا راہن و مرتہن دونوکو
جائز نہین مگر ایک کو دوسرے کی اجازت سے جائز ہے (یعنی راہن
بہ اجازت مرتہن اور مرتہن بہ اجازت راہن نفع حاصل کرسکتا ہے) اور اگر رہن ہی مین استیفا
منافع کی شرط ہو تو بھی جائز نہین کیونکہ ایسا منافع مثل سود کے ہے -

راہن کو بدون حضار مرہون دین دینا لازم نہین -

مسئلہ ۸۲۶ - راہن کو تمام دین دینا لازم نہین جب تک کہ مرتہن مرہون کو
حاضر نہ کرے -

مرتہن پر حفاظت مرہون لازم ہے -

مسئلہ ۸۲۷ - مرتہن پر مرہون کی حفاظت اور اجرت حفاظت لازم ہے خواہ
خود کرے یا اپنے عیال سے حفاظت کرائے اگر غیر عیال سے حفاظت
کرائیگا تو بصورت تلف ضمان لازم ہوگا - اسیطرح مرہون کی ودیعت رکھنے اور عاریت دینے
اور اجارہ دینے اور تعدی سے مرہون کی تمام قیمت کا ضمان لازم آئے گا اور بقدر اُس کے
دین ساقط ہوجائیگا -

قاعدہ کلیہ حفاظت مرہون کا -

مسئلہ ۸۲۸ - قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو چیز ذات مرہون اور اُسکی بقا کے لیے
ضرور ہو وہ راہن پر واجب ہے (اسلیے کہ وہ اُسکی ملک ہے) اور جو چیز
مرہون کی حفاظت کے لیے ضرور ہو وہ مرتہن پر لازم ہے (اسلیے کہ اُسکا محبوس ہونا اُس کے
حق کے واسطے ہے) پس جو چیز مرتہن پر لازم ہے گو وہ شرط کرلے تب بھی راہن پر

لازم نہ ہوگی۔

خرچ مرہون کس پر ہوگا

مسئلہ ۸۲۹ - مرہون کے چرانے کی اجرت اور مرہون کا نفقہ اور مرہون زمین کا خراج وغیرہ راہن پر ہے اور اُسکی حفاظت کی اجرت وغیرہ مرتہن پر ہے۔ جو چیز کہ مرتہن یا راہن پر واجب ہے اگر کوئی دوسرا اُسکو بخوشی اداکرے تو وہ متبرع ہوگا۔ اور اُسکا دعوی نہ کرسکیگا

رہن کے جواز و عدم جواز کا بیان

مشاع کا رہن جائز نہیں ہے

مسئلہ ۸۳۰ - مشاع[1] کا رہن صحیح نہیں ہے خواہ شیوع عقد رہن کے وقت ہو یا بعد ہوگیا ہو اور شریک کے پاس رہن رکھے یا غیر شریک کے پاس۔ اور ایسا رہن فاسد ہے نہ باطل۔

انعقاد رہن کی شرط

مسئلہ ۸۳۱ - انعقاد رہن کی شرط یہ ہے کہ دونوں طرف مال ہو مقابل مین اور اگر جواز رہن کے شرائط مین سے کوئی شرط مفقود ہو تو وہ رہن فاسد ہوگا اور جہان رہن مال نہ ہو یا مقابل مین اُسکے مال نہ ہو تو رہن ہرگز منعقد نہ ہوگا اور ایسا رہن باطل ہے۔

کن اشیا کا رہن جائز ہے

مسئلہ ۸۳۲ - قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو چیز بیع ہو سکتی ہے اُسکا رہن بھی صحیح ہے لیکن کو اشیا مندرجہ ذیل کی بیع صحیح ہے مگر اُنکا رہن صحیح نہیں ہے مشاع مشغول[2] اور متصل بغیر[3]

حیلہ رہن مشاع کا

مسئلہ ۸۳۳ - حیلہ جواز رہن مشاع کا یہ ہے کہ اگر ایک گھر مین سے نصف غیر منقسمہ کے رہن رکھنے کا ارادہ کرے تو پہلے اُسکے نصف کو طالب رہن کے ہاتھ بیع کرے اور اُس سے اُسکا ثمن اس شرط پر لے کہ مشتری کو اختیار فسخ رہے اور مشتری گھر پر قبضہ کرنیکے بعد بیع کو توڑ ڈالے بوجہ خیار کے تو نصف گھر مشتری کے قبضہ مین رہے گا بمنزلہ رہن کے بعوض ثمن کے۔

درخت کا رہن بلا پھل کے یا اُسکے عکس

مسئلہ ۸۳۴ - پھلوں کا رہن جو درختوں پر ہوں بدون درخت کے

---

[1] غیر منقسمہ۔ [2] یعنے ظرف بدون مظروف۔ [3] جیسے درخت کے پھل۔

اور زراعت یا عمارت کا رہن بدون زمین کے جائز نہین اور اسیطرح اسکے عکس درخت کا بدون پھل کے اور زمین کا بدون درخت کے رہن صحیح نہین ہی لیکن اگر اخراج شجر کی تصریح نہ کی تو زمین کے رہن مین درخت بھی بالتبع داخل ہونگے۔

قاعدہ کلیہ

مسئلہ ۸۳۵ - قاعدہ کلیہ ان مسائل مین یہ ہے کہ جب مرہون منفصل ہو غیر مرہون سے باعتبار پیدایش کے تو رہن جائز نہین بہ سبب ممتنع ہونے قبض مرہون کے۔

ایسے گھر کا رہن جسکی دیوارین مشترک ہون

مسئلہ ۸۳۶ - ایک گھر رہن کیا گیا جسکی دیوارین فیمابین راہن اور اُسکے ہمسایہ کے مشترک ہین تو رہن صحیح ہوگا - اور اسیطرح صحن وچھت کی اشتراک کی حالت ہے۔

رہن بعوض ودیعت وغیرہ ناجائز ہے۔

مسئلہ ۸۳۷ - رہن جائز نہین بعوض ودیعت و عاریت و مال مضاربت و مال شرکت کے - اور اسی طرح بعوض ایسی چیز کے جسکا تاوان قیمت یا مثل سے (اگر وہ مثلی ہے) ممکن نہ ہو رہن جائز نہین چنانچہ حاضر ضامنی و قصاص یا اجرت نوحہ گری کے بدلے رہن ناجائز ہے۔

شراب کا رہن

مسئلہ ۸۳۸ - مسلمان کو شراب کا رہن رکھنا یا رہن لینا جائز نہین۔

رہن بمقابلہ دین موعود

مسئلہ ۸۳۹ - بمقابلہ دین موعود کے کسی شئی کا رہن رکھنا صحیح ہے اس طرح پر کہ راہن کی کوئی چیز گرو رکھی تاکہ مرتہن اُسکو ایک مقدار معین قرض دے۔

باپ کو طفل کے پاس یا اُسکا اپنے پاس مال رہن رکھنا جائز ہے

مسئلہ ۸۴۰ - باپ کو اپنا مال اپنے فرزند صغیر کے پاس رہن رکھنا یا اُسکا مال اپنے پاس رہن رکھنا جائز ہے برخلاف وصی کے کہ وہ ایسا نہین کرسکتا - کیونکہ سوائے باپ کے اور کوئی شخص رہن و بیع کے عقد مین ایجاب و قبول کا متولی نہین ہوسکتا۔

چاندی و سونے کی اشیاء کا رہن۔

مسئلہ ۸۴۱ - رہن رکھنا چاندی اور سونے کی اور ریکیلے اور روزنی چیز نکا صحیح ہے۔

بیع بوعدہ رہن شئی معینہ

مسئلہ ۸۴۲ - ایک شئی فروخت کی اس شرط پر کہ مشتری ایک شئی معین بعوض زرثمن رہن رکھدے یا کہ معینہ ضمانت دے تو بیع صحیح ہوگی اور مشتری پر وعدہ رہن پورا کرنے مین جبر نہ کیا جائے گا لیکن بصورت عدم ایفاء وعدہ بائع کو فسخ بیع کا اختیار ہوگا۔

مشتری کا شئی مبیعہ کو بائع کے پاس بعوض زر ثمن رکھنا رہن ہے

مسئلہ ۸۴۳ - مشتری نے بائع سے ایک شئی خریدی اور کہا کہ اسے تو بعوض اپنے ثمن کے اپنے پاس رہنے دے تو اگر بعد قبضہ مشتری نے ایسا کیا ہو تو یہ رہن ہوگا اور قبل قبضہ کیا ہو تو وہ رہن نہ ہوگا کیونکہ وہ بعوض ثمن محبوس ہے پس اگر قبل قبض مبیع تلف ہوجائے تو ثمن مشتری کے ذمہ سے ساقط ہوگا۔

ایک چیز کا رہن دو شخصونکے پاس جنکا دین ہو۔

مسئلہ ۸۴۴ - اگر دو شخصون کا دین ایک شخص پر ہو اور وہ بعوض اُنکے دین کے ایک چیز دونون کے پاس رہن رکھے تو صحیح ہے اور وہ کل چیز دونون شخصون کے پاس مرہون ہوئی اگرچہ دونون شریک نہ ہون اور یہ نہوگا کہ نصف نصف دونون کے پاس رہے۔ اگر دونون مرتہنون نے مرہون مذکور مین باری باندھلی تو ہر مرتہن اپنی باری مین عدل کے مانند ہوگا۔ اگر مرہون تلف ہوگا تو ہر مرتہن بقدر اپنے حصہ دین کے تاوان دیگا اگر ایک مرتہن کا دین راہن ادا کردے تو کل مرہون دوسرے کے پاس رہے گا۔

دو شخصون کا ایک کے پاس ایک چیز رہن رکھنا۔

مسئلہ ۸۴۵ - اگر دو شخصون نے ایک شخص کے پاس ایک چیز بعوض اُس دین کے جو اُن دونوان پر ہے رہن رکھی تو رہن صحیح ہوگا بعوض تمام دین کے اور جبتک تمام دین حاصل نہ ہوجائے مرتہن مرہون کو اپنے پاس رکھیگا۔

مدیون کا مال روکنا جائز ہے۔

مسئلہ ۸۴۶ - مالک مال کو جائز ہے کہ مدیون کے مال کو بدون اُسکی اجازت کے رہن کے طور پر روک لے۔

بوجہ غصب مرتہن پر تاوان لازم ہوگا۔

مسئلہ ۸۴۷ - رہن کا غصب کرنا اُسکے تلف ہوجانے کے مانند ہے تاوان لازم ہونے مین۔ لیکن اگر غاصب نے ایسی حالت مین غصب کیا جبکہ مرتہن مرہون کو اپنے استعمال مین لاتا ہو براہن کی اجازت سے تو مرتہن پر ضمان لازم نہ ہوگا۔

مدت مقرر کرنا رہن کی مفسد ہے۔

مسئلہ ۸۴۸ - مدت مقررہ رہن کی مفسد ہے اسلیے کہ رہن کا حکم حبس دائمی ہے تا حصول دین۔ مگر درصورت ہلاکی ضمان لازم ہوگا کیونکہ واسطے لزوم ضمان کے رہن فاسد مثل رہن صحیح کے ہے۔

راہن کی اجازت سے مرتہن بیع کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۸۴۹ - راہن نے مرتہن کو مرہون کی بیع کا مالک کردیا اور مرگیا تو مرتہن بدون حاضر نہ ہونے وارث راہن کے بیع کا مجاز ہے

اور وارث فسخ بیع نہین کرسکتا۔

راہن غائب ہو تو مرہون بیچ کے ادائی دین کی جاسکتی ہے

مسئلہ ۸۵۰۔ راہن غائب ہو اور مرتہن مدعی ہے کہ شئی مرہونہ بیچ کر اُس کے دین کی ادائی کردی جائے تو حاکم ایسا کرسکتا ہے۔

مرتہن کو شئی مرہونہ سے نفع حاصل کرنا جائز نہین

مسئلہ ۸۵۱۔ مرتہن کو جائز نہین مرہون کا پھل بیچنا اگرچہ اُسکے تلف ہوجانیکا خوف ہو اسواسطے کہ مرتہن کو صرف حبس مرہون کا اختیار ہے نہ بیع کا اور ایسی صورت مین اُسکو حاکم کے پاس رجوع لانا ضرور ہے لیکن اگر حاکم کے پاس رجوع لانے مین پھل کے خراب ہونیکا اندیشہ ہو تو مرتہن کو اُسکا بیچنا جائز ہے۔

اُس رہن کے احکام جو عدل کے پاس رکھا جائے

رہن قبضہ عدل سے تمام ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ۸۵۲۔ اگر راہن و مرتہن مرہون کو عدل کے پاس رکھدین تو رہن صحیح ہے اور عدل کے قبضہ کرنے سے دین تمام و لازم ہوجاتا ہے اور مرتہن یا راہن عدل سے شئی مرہون نہین لے سکتا اگر عدل کسی کو دیدے گا تو اُس پر تاوان لازم ہوگا۔

راہن مرتہن یا عدل کو رہن کی بیع کرنیکا وکیل کرسکتا ہے

مسئلہ ۸۵۳۔ اگر راہن مرتہن یا معتمد (عدل) کو یا اُسکے سوا کسی اور شخص کو مرہون کی بیع کے لیے وکیل کرے دین کی مدت آنے پر تو اگر وکیل بیع کی لیاقت رکھتا ہو تو یہ توکیل صحیح ہے۔ اور اگر وقت توکیل لیاقت نہ رکھتا ہو (جیسے صغیر ہو) تو وکالت صحیح نہوگی۔ وکیل کو بلا رضامندی موکل یا اُسکے وارثون کے مرہون کا بیچنا جائز نہوگا لیکن وکیل مرجائے تو اُس کے وارثون کو مرہون کی بیع کا اختیار نہ ہوگا۔

معتمد زر ثمن مشتری کو دیگا اور راہن سے لے لیگا۔

مسئلہ ۸۵۴۔ اگر معتمد نے مرہون بیچڈالا تو اُسکا ثمن رہن رہیگا مثل اصل مرہون کے اگر مرہون کسی غیر کی ملک نکلے تو مشتری معتمد سے اُسکا ثمن بھرلیگا اور معتمد راہن سے ثمن بھرلیگا۔

مرہون مین تصرفات کا بیان

مرہون کی بیع مرتہن کی اجازت پر موقوف رہے گی۔

مسئلہ ۸۵۵ - اگر راہن مرہون کو فروخت کرے تو یہ بیع مرتہن کی اجازت پر موقوف رہیگی یعنے جبتک مرتہن اجازت نہ دے نافذ نہ ہوگی - اگر مرتہن اس بیع کو فسخ کرنا چاہے تو وہ ایسا نہین کرسکتا مشتری کو اختیار ہے کہ رہن کے چھوٹنے تک صبر کرے یا حاکم سے بیع فسخ کرادے ۔

جس بیع کو مرتہن جائز رکھے وہی صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۸۵۶ - اگر مرہون کو راہن ایک شخص کے ہاتھ فروخت کرے پھر اُسی کو دوسرے کے ہاتھ فروخت کرے تو دونون مین سے جس بیع کی مرتہن اجازت دیگا وہ لازم ہوگی اور دوسری باطل - اور اگر راہن نے ایک شخص کے ہاتھ مرہون کو بیچا پھر اُسی کو اجارہ دیا یا رہن رکھا یا ہبہ کیا یا کسی اور شخص کو اور مرتہن نے اجارہ یا رہن یا ہبہ کو جائز رکھا تو بیع جائز ہوگی نہ اجارہ وغیرہ۔

بصورت تلف ہونے مرہون کے کون تاوان دیگا۔

مسئلہ ۸۵۷ - اگر راہن مرہون کو تلف کرڈالے تو مرتہن اُس سے اپنا دین لے سکتا ہے - اور اگر مرہون کو کوئی شخص غیر تلف کرڈالے تو تلف کرنیوالے سے مرتہن اُسکی قیمت[1] کا تاوان لے سکتا ہے اور وہ تاوان اُسکے پاس مثل مرہون کے رہن رہیگا - اور اگر مرہون کو مرتہن نے تلف کیا ہو تو مرتہن اُسکی قیمت[2] کا تاوان دے گا۔

بصورت اجازت راہن اگر مرہون تلف ہوجاے تو تاوان کون دیگا۔

مسئلہ ۸۵۸ - اگر راہن مرتہن کو مرہون کے استعمال یا اُسکی عاریت دینے سے اجازت دے اور مرہون قبل شروع کرنے اس عمل کے تلف ہوجاے تو مرتہن کا دین ساقط ہوگا اور اگر حالت استعمال مین تلف ہو تو مثل امانت کے ہوگا یعنے اب مرتہن پر تاوان لازم نہ آئیگا - اگر راہن و مرتہن وقت تلف مرہون مین اختلاف کرین یعنی مرتہن کہے کہ حالت استعمال مین مرہون تلف ہوئی اور راہن کہے کہ نہین تو مرتہن کا قول مقبول ہوگا - اور شہادت[3] راہن کی مقبول ہوگی۔

باپ صغیر کی جائداد رہن رکھ لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۸۵۹ - باپ اپنے ذاتی قرضہ مین اپنے طفل کی کسی چیز کو رہن رکھ سکتا ہے اگر وہ تلف ہوجائے تو باپ کو بقدر دین تاوان دینا ہوگا (نہ بقدر قیمت مرہون) اور اگر صغیر بالغ ہوجائے اور اُسکا باپ مرجائے تو وہ بدون ادائی

---

[1] وہ قیمت جو تلف ہونے کے دن تھی۔ [2] وہ قیمت جو وقت قبضہ کرنیکے تھی۔ [3] یعنی راہن پر بار ثبوت ہوگا۔

دین مرہون نہین لے سکتا ہے لیکن وہ باپ کے مال سے اُسقدر بھر لے سکتا ہے۔

عاریت دینا بغرض رہن رکھنے کے صحیح ہے

مسئلہ ۸۶۰ - صحیح ہے عاریت لینا کسی چیز کا تاکہ مستعیر[1] اُسکو رہن رکھے جسطرح چاہے بشرطیکہ عاریت دینے والے نے کوئی قید نہ لگائی ہو اگر معیر[2] نے رہن مین مقدار دین یا جنس دین کی یا مرتہن کی یا خاص شہر وغیرہ کی قید لگائی تو اُسے قید کیساتھ رہن رکھ سکیگا اور بصورت اُسکے خلاف کرنے کے معیر مستعیر سے تاوان لینے کا مجاز ہوگا اور بعد تاوان دینے کے مستعیر کا کیا ہوا رہن کامل ہو جائیگا - لیکن اگر معیر کی مخالفت سے مستعیر کا نقصان نہ ہو بلکہ نفع ہو (جیسے معیر نے سو روپیہ پر رہن رکھنے کی اجازت دی اور مستعیر نے پچاس پر رہن رکھ دیا) تو معیر مستعیر سے تاوان نہ لے سکیگا۔

معیر فک رہن کر اسکتا ہے۔

مسئلہ ۸۶۱ - اگر معیر فک رہن کرانا چاہے تو مرتہن اُسکے قبول کرنے پر مجبور کیا جائیگا - اور معیر مرتہن کو جو کچھ دین ادا کریگا وہ مستعیر سے لے سکیگا۔

معیر کب بیع کرسکتا ہے

مسئلہ ۸۶۲ - اگر معیر مرہون کی بیع کا ارادہ کرے اور مرتہن نہ مانے تو اگر مرہون کی قیمت سے دین مرتہن ادا ہو سکتا ہو تو اُسکی بیع ہو سکیگی ورنہ نہین - اور اگر معیر مفلس مر جائے اور اُسپر دیون ہون تو مستعیر سے تقاضا کیا جائے گا کہ وہ مرتہن کو اپنا ذاتی قرضہ ادا کرکے مرہون معیر کے ورثاء کو پھیر دے۔

معیر کے وارث مرہون کو لے سکتے ہین۔

مسئلہ ۸۶۳ - معیر کے وارثون کو مرہون کا لینا بعد ادا کرنے دین مرتہن کے درست ہے۔

جانور کے تلف کر دینے کا ضمان نہین۔

مسئلہ ۸۶۴ - اگر جانور مال تلف کر ڈالے یا جانور کو مار ڈالے تو اُس کا تلف کرنا ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا آفت آسمانی سے تلف ہو گیا اور کچھ ضمان کسی پر واجب نہ ہوگا۔

وصی مرہون کو بیع کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۸۶۵ - اگر راہن مر گیا ہو تو اُس کا وصی مرہون کو اُسکے مرتہن کی اجازت سے بیع کر سکتا ہے اور اُسکا دین وہی ادا کرے گا اسلئے کہ وہ قائم مقام راہن ہے۔

عاقدین کے مرنے سے رہن باطل نہین ہوتا۔

مسئلہ ۸۶۶ - رہن باطل نہین ہوتا بوجہ مر جانے مرتہن یا راہن کے اور اُنکے وارث یا وصی اُنکے قائم مقام ہونگے۔

---

[1] عاریت لینے والا۔ [2] عاریت دینے والا۔

مسائل متفرقہ متعلقہ رہن

جو چیز ذات مرہون سے پیدا ہو وہ راہن کی ملک ہے

مسئلہ ۸۶۷ - جو چیز کہ مرہون کی ذات سے پیدا ہو (جیسے پھل اور دودھ اور بچہ اور اُون وغیرہ) وہ راہن کی ملک ہے اور جو چیز کہ منفعت مرہون کا بدلا ہو (جیسے کرایہ گھر و زمین کا وغیرہ وغیرہ) تو وہ مرتہن کا مال ہی اصلی قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو چیز ذات مرہون سے پیدا ہو وہ زمین کے تابع ہے اور جو ذات مرہون سے پیدا نہ ہو وہ تابع رہن نہین - لیکن جو زیادتی کہ مرہون سے پیدا ہو اگر وہ تلف ہوجائے تو مرتہن پر تاوان نہ آئیگا -

مرتہن کو مرہون کا اجارہ دینا صحیح نہین ہے -

مسئلہ ۸۶۸ - اگر راہن نے مرہون کا نفع مرتہن کو مباح کر دیا ہو تو بھی مرہون کا اجارہ دینا درست نہین ہے اگر اجارہ باجازت راہن دیا ہی تو اجرت راہن کی ہوگی ورنہ مرتہن کی -

اگر بعض مرہون مملوک غیر ثابت ہو تو رہن باطل ہوگا اگر وہ جز غیر مقسوم ہو -

مسئلہ ۸۶۹ - بعض مرہون غیر راہن کا مملوک ثابت ہوا تو اگر بعض مذکور شایع غیر مقسوم ہے تو باقی مین بھی رہن باطل ہوگا اور اگر وہ جدا اور منقسم ہے تو باقی مین رہن باقی رہیگا اور وہی بعوض تمام دین کے محبوس رہے گا -

مستاجر کے پاس رہن رہنے سے اجارہ باطل ہوگا -

مسئلہ ۸۷۰ - ایک شخص کو اپنا گھر اجارہ دیا پھر اُس کو اُسی مستاجر کے پاس رہن رکھا تو رہن صحیح اور اجارہ باطل ہوگا اور اگر رہن رکھنے کے بعد مرتہن نے راہن کو اجارہ دیا تو اجارہ باطل ہے -

مرہون مین زیادتی ہو سکتی ہی نہ دین مین

مسئلہ ۸۷۱ - راہن مرہون مین کچھ اور زیادہ کر سکتا ہے اور زیادتی مع مرہون سابقہ بعوض اُسی دین کے رہن رہے گی - لیکن دین کا زیادہ کرنا اُسی مرہون پر کسیطرح صحیح نہین ہے -

رہن صحیح و فاسد کے احکام

مسئلہ ۸۷۲ - جو حکم کہ رہن صحیح کا ہے وہی حکم رہن فاسد کا ہے پس جبکہ رہن فاسد کا راہن مرا اور اُسکے اور قرض خواہ ہین تو مرتہن مرہون کا زیادہ مستحق ہے مثل رہن صحیح کے -

مرہون کا رہن منجانب راہن

مسئلہ ۸۷۳ - راہن کا ایک مرہون کو بلا فک رہن دوسرے

رہن رکھنا باطل ہے لیکن اگر مرتہن رہن رکھے اور راہن اُسکو جائز رکھے تو یہ رہن باطل نہ ہوگا۔

کتاب الوصایا

تعریف وصایا — مسئلہ ۸۷۴ - وصایا، وصیت کی جمع ہے اور وصیت شرع مین تملیک بعد الموت کو کہتے ہین (ایسی تملیک جو بطریق احسان کے ہو) وصیت کرنیوالے کو موصی اور جسکو وصیت کیجائے اُسکو وصی اور جسکے واسطے وصیت کیجائے اُسکو موصی لہٗ اور جس چیز کی وصیت کیجائے اُسے موصی بہ کہتے ہین۔

اقسام وصیت — مسئلہ ۸۷۵ - وصیت کی چار قسمین ہین۔ واجب[1] - جیسے رد ودایع اور دیون مجہولہ کی وصیت۔ مستحب[2] جیسے کفارات اور فدیۂ صیام وصلوٰۃ کی وصیت مباح[3] - جیسے اغنیا، اجانب واقارب کے لیے وصیت۔ مکروہ[4] - جیسے اہل فسوق ومعاصی کے لیے وصیت۔

شرائط وصیت — مسئلہ ۸۷۶ - شرائط وصیت حسب ذیل ہین۔

۱- موصی مالک کرنے کے قابل[ف۱] ہو۔

۲- جس مال کی وصیت کی جائے وہ کسی دین مین مستغرق نہ ہو۔

۳- موصی لہٗ وقت وصیت تحقیقاً یا تقدیراً[ف۲] زندہ ہو۔

۴- موصی کی موت کے وقت موصی لہٗ وارث نہ ہو۔ (کیونکہ وصیت بحق ورثا صحیح نہین۔ بلا رضامندی دیگر ورثا)

۵- موصی لہٗ موصی کا قاتل نہ ہو (خواہ قبل از قتل وصیت کی ہو یا بعد زخمی ہونیکے)

۶- موصی لہٗ معلوم[ف۳] ہو۔

۷- موصی بہ بعد موت موصی کے قابل تملیک[ف۴] ہو بواسطہ کسی عقد کے۔

۸- موصی بہ بقدر ثلث مال کے ہو۔

رکن وصیت — مسئلہ ۸۷۷ - وصیت کا رکن ایجاب وقبول ہے یعنی موصی کا یہ قول

ف۱ یعنی عاقل بالغ ہو۔ ف۲ - یعنے حمل مین ہو۔ ف۳ موصی لہٗ کا علم بالوصف کافی ہے۔

ف۴ خواہ وہ مال ہو یا منفعت بالفعل موجود ہو یا نہ ہو۔

کہ مین نے وصیت کی اس چیز کی یا اسکے ہم معنی الفاظ (بقول بعضون کے قبول رکن نہین صرف ایجاب کافی ہے)۔

وارث وغیر وارث ہونا کب معتبر ہے۔

مسئلہ ۸۷۸۔ وارث یا غیر وارث ہونا میت کی موت کے بعد معتبر ہے پس اگر کوئی شخص وقت وصیت وارث ہو اور موت کے وقت وارث نہ ہو تو وصیت صحیح ہوگی مثلاً ایک شخص نے بھائی کے حق مین (جو اُسکا وارث ہے) وصیت کی بعد وصیت موصی کے ایک لڑکا پیدا ہوا اسوجہ سے وقت مرنے موصی کے اُسکا بھائی وارث نہ رہا تو اُسکے حق مین وصیت صحیح ہوگی۔

احکام وصیت

مسئلہ ۸۷۹۔ وصیت کا حکم یہ ہے کہ موصی لہٗ کو موصی بہ مین ملک جدید پیدا ہو جائے۔

وصیت بحق اجنبی

مسئلہ ۸۸۰۔ وصیت ثلث مال کی اجنبی کے واسطے درصورت نہونے کسی مانع[1] کے جائز ہے اگرچہ ورثا اُسکو جائز نہ رکھین مگر تہائی سے زائد کی وصیت بلا رضامندی[2] ورثا جائز نہین مگر جبکہ موصی کے کوئی وارث نہ ہو تو کل مال کی وصیت بحق اجنبی جائز ہوگی۔

ادائی دین وصیت پر مقدم ہے

مسئلہ ۸۸۱۔ دین وصیت پر مقدم ہے یعنی ادائی دین کے بعد وصیت نافذ ہوگی۔

حمل کیواسطے اور حمل کی وصیت

مسئلہ ۸۸۲۔ حمل[3] کے واسطے وصیت صحیح ہے اور اسی طرح حمل کی وصیت غیر کیواسطے بھی صحیح[4] ہے بشرطیکہ بچہ چھ مہینے سے کمتر مدت مین پیدا ہو اگر حاملہ کا زوج زندہ ہوا اور اگر حاملہ عدت مین ہو تو دو سال سے کمتر مدت میں موت یا طلاق سے پیدا ہو اگر حمل موصی لہٗ ہو تو اقل مدت[5] حمل کا شمار وقت وصیت سے ہوگا اور

---

[1] جیسے موصی بہ کا مستغرق بہ دین ہونا یا موصی لہٗ کا قاتل موصی ہونا۔

[2] وہ رضامندی جو موصی کی موت کے بعد دیجائے۔

[3] یعنی اسطرح پر کہ فلان عورت کے حمل کیلیے اسقدر کی وصیت کرتا ہون۔

[4] جیسے اپنے جانور یا لونڈی وغیرہ کے حمل کے کسی کو اسطرح وصیت کرے کہ اس جانور وغیرہ کے حمل کی فلان شخص کو وصیت کرتا ہون۔

[5] اقل مدت حمل آدمی کیلیے چھ مہینے اور ہاتھی کے گیارہ برس اور اونٹ اور گھوڑے اور گدھے کیلیے ایکسال اور گائے کیلیے نو مہینے اور بھیڑ و بکری کیلیے پانچ مہینے اور بلی کیلیے دو مہینے اور کتے کیلیے چالیس دن اور چڑیا کیلیے اکیس دن ہین۔

اگر حمل موصی بہ ہے تو موصی کی موت سے شمار ہوگا۔

مسلمان کی وصیت کافر کے لیے۔

مسئلہ ۸۸۳۔ مسلمان کو کافر ذمی کے لیے اور کافر ذمی کی مسلمان کیلیے وصیت جائز ہے لیکن کافر حربی کے لیے دار الحرب مین مسلمان کو وصیت جائز نہین۔ اسیطرح اپنے قاتل کے حق مین جس نے موصی کو بطریق مباشرت قتل کیا وصیت جائز نہین۔

وصیت بہ حق وارث کب جائز ہوگی۔

مسئلہ ۸۸۴۔ وصیت جائز نہین اپنے وارث کے حق مین مگر جب کہ موصی کے وارث (جو عاقل بالغ ہون) اجازت دین تو جائز ہوگی اگر بعض ورثا اجازت دین اور بعض نہ دین تو جو اجازت دینگے بقدر اُن کے حصہ کے وصیت جائز ہوگی

صغیر کی وصیت جائز نہین

مسئلہ ۸۸۵۔ اگر صغیر کسی کو وصیت کرے تو صحیح نہین ہے اگرچہ وہ وصیت کرنیکے بعد بالغ ہو کے مرا ہو یا وصیت کو بلوغ کی طرف نسبت کیا ہو۔ جیسے اگر مین بالغ ہون تو زید کے لیے یہ وصیت ہے۔

گونگے کی وصیت۔

مسئلہ ۸۸۶۔ وصیت جائز نہین بستہ زبان[1] سے بطریق اشارہ کے مگر جبکہ اُسکی بستگی زبان کی دراز[2] ہوجائے یہانتک کہ اُسکا اشارہ کرنا معلوم ہوگیا ہو تو یہ بستگی زبان مثل گونگے کے ہے۔ اور اُسکا اشارہ مثل اقرار کے ہے۔

بدون قبول موصی بہ موصی لہٗ کی ملک نہین ہوتی۔

مسئلہ ۸۸۷۔ وصیت کا قبول کرنا یا رد کرنا موصی کی موت سے پہلے باطل ہے اور موصی بہ موصی لہٗ کی ملک بدون قبول کرنے کے نہین ہوتی مگر جبکہ موصی مرے۔ پھر اُسکا موصی لہٗ بدون قبول مرجائے تو موصی لہٗ کے وارث موصی بہ کے مالک ہونگے اسیطرح اگر موصی لہٗ حمل ہو تو بھی بدون قبول وہ اُسکا مالک ہوگا۔

موصی کو وصیت سے پھر جانا جائز ہے۔

مسئلہ ۸۸۸۔ موصی کو وصیت سے پھر جانا جائز ہے خواہ بقول صریح ہو یا ایسے فعل سے جو مالک کے حق کو قطع کر دیتا ہو۔ یا ایسا فعل ہو جس سے موصی بہ مین ایسی زیادتی ہوجائے جسکا جدا کرنا ممکن نہ ہو یا ایسے تصرف سے جس سے موصی کی ملک زائل ہوجاتی ہے۔ لیکن موصی بہ کا تغیر بعد موت موصی کے موصی لہٗ کو کوئی ضرر نہین کرتا۔

---

[1] بستہ زبان وہ ہی جو کلام کرنے پر قادر نہ ہو۔ [2] بستگی زبان کا امتداد ایک سال معین کیا گیا ہے۔

انکار رجوع وصیت نہین ہے مسئلہ ۸۸۹ - صرف وصیت سی انکار کرنیسے موصی راجع نہین ہوتا (اور بقول اکثر علماء کے انکار وصیت رجوع ہے) اور موصی کا یہ کہنا کہ مین نے جو وصیت کی وہ باطل ہے یا جو وصیت مین نے زید کیلیے کی تھی وہ عمر کے لیے ہے وصیت سے رجوع کرنا ہے لیکن اگر عمر مردہ ہو تو وصیت بحق زید بحال خود قائم رہیگی بسبب باطل ہونے وصیت ثانی کے اور اگر عمرو بوقت وصیت زندہ تھا مگر قبل از وفات موصی مرگیا تو پہلے وصیت بوجہ رجوع اور دوسرے بوجہ موصی لہٗ کے مرجانیکے باطل ہوگی -

مریض کا ہبہ مثل وصیت کے ہے - مسئلہ ۸۹۰ - مریض کا ہبہ اُسکے تمام مال سے نافذ ہوگا اگر مرض کی مدت ایک سال سے زائد بڑھ جائے اور موت کا خوف نہ ہو - اگر مدت مرض دراز نہوئی ہوا ور موت کا خوف ہو تو اُسکا ہبہ ثلث مال سے نافذ ہوگا -

چند وصایا مین باہم تقدیم و تاخیر - مسئلہ ۸۹۱ - اگر چند قسم کی وصیتین یعنی فرض[1] واجب و مستحب وغیرہ جمع ہون تو جو فرض ہو وہ مقدم ہے واجب سے اور واجب مقدم ہے مستحب پر گو موصی نے اُسے موخر کیا ہو - اگر سب وصایا برابر ہون درجہ مین اور ثلث مال سب کو مکتفی نہو تو وہ مقدم ہوگی جسکو موصی نے مقدم کیا ہو -

بیمار کی وصیت کا بعد صحت قائم رہنا - مسئلہ ۸۹۲ - اگر مریض نے چند وصیتین کین اور پھر اچھا ہو گیا اور چند سال زندہ رہنے کے بعد پھر بیمار ہوا تو اُسکی وصیتین باقی ہین اگرچہ اُس نے یہ نہ کہا ہو کہ مین اپنے مرض سے مرجاؤن تو مین نے یہ وصیت کی -

بوجہ جنون وصیت کا باطل ہوجانا - مسئلہ ۸۹۳ - وصیت کرنے کے بعد موصی مجنون ہوگیا تو اگر اُس کا جنون چھ مہینے یا زیادہ تک رہے تو وصیت باطل ہے ورنہ نہین - اگر موصی لہٗ موصی کی زندگی مین مرجائے تو وصیت باطل ہوتی ہے -

موصی بہ موصی کے پاس مثل امانت کے رہیگی - مسئلہ ۸۹۴ - موصی بہٖ موصی یا اُسکے ورثاء کے قبضہ مین مثل شئی امانت کے رہیگی یعنی اگر تلف ہوجاے تو اُسکو ضمان دینا لازم نہ ہوگا -

ثلث مال کی وصیت کا بیان

[1] - یعنی حق العباد و حق اللہ -

دو شخصون کو وصیت کرنا

مسئلہ ۸۹۵- اگر ایک شخص نے ثلث مال کی وصیت ایک شخص کو کی اور دوسرے کو بھی ثلث مال کی وصیت کی اور ورثا رضامند نہوے تو ثلث مال دونون مین نصف نصف تقسیم ہوگا- اور اگر ایک شخص کے لیے ثلث کی اور دوسرے کے لیے سدس کی وصیت کی تو ثلث مال مین سے دو حصہ ثلث والے کو اور ایک حصہ سدس والے کو ملیگا-

دو شخصون کو ثلث مال کی وصیت-

مسئلہ ۸۹۶- اگر دو شخصون کو ثلث مال کی وصیت کی اور انمین سے ایک قبل وصیت مرچکا ہے تو پورا ثلث زندہ کو دیا جائیگا اسلیے کہ میت یا معدوم شئ کسی کی مزاحم نہین ہوسکتی اور اگر بعد صحت ایجاب کے مرجائے تو زندہ کو پورا ثلث نہ ملیگا بلکہ مردہ کے ورثا اُسکے شریک ہوجائینگے- اسلیے کہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب موصی لہٗ وصیت مین داخل ہوا پھر وصیت سے نکل گیا فقدان شرط کی وجہ سے تو یہ دوسرے موصی لہٗ کے حق مین موجب زیادتی نہین ہوسکتا- اور جبکہ وہ وصیت مین داخل ہی نہ ہو بوجہ فقدان اہلیت کے تو تمام ثلث دوسرے موصی لہٗ کا ہوگا-

بصورت تنصیف ایک کو ثلث کا نصف ہی ملیگا-

مسئلہ ۸۹۷- اگر موصی نے کہا کہ میرا ثلث مال مابین زید او عمرو کے ہے اور حالانکہ عمرو مردہ ہے تو زید کو ثلث مال کا نصف ملے گا اسلیے کہ لفظ ابین موجب تنصیف ہی-

وقت موت جسقدر مال ہوگا اسکا ثلث موصی لہٗ کو ملیگا

مسئلہ ۸۹۸- اگر موصی نے ثلث مال کی وصیت کی ایسے وقت جبکہ وہ محتاج تھا اور بعد وصیت کرنے کے اُس نے مال پیدا کیا تو بوقت وفات موصی جو موجود ہوگا اُس کل کا ثلث موصی لہٗ کو ملے گا بشرطیکہ وصیت عین شئ یا نوع معین کی ہو-

موصی بہ کے تلف ہونیسے وصیت باطل ہوگی-

مسئلہ ۸۹۹- اگر موصی نے وصیت عین کی یا اپنے مال سے ایک نوع کی کی ہو اور وہ شئ موصی کے مرنیسے پہلے تلف ہوجاے تو وصیت باطل ہوگی- اسی طرح جس شئ کی وصیت کی ہو وہ اُس کی ملک نہ ہو تب بھی وصیت باطل ہوگی-

دو شخصونکو وصیت کرنیکے بعد تیسرے شخص کو ہمین شریک کرنا

مسئلہ ۹۰۰- موصی نے ایک شخص کو سو روپیہ کی اور دوسرے کو سو روپیہ کی وصیت کی اور اُسکے بعد تیسرے شخص کو موصی نے کہا

کہ مین نے تجکو اُن دونون کا شریک کر دیا تو ہر سیکڑہ مین سے ایک ثلث اس تیسرے کو دیا جائیگا تاکہ تینون کے حصص برابر ہو جاوین۔

وصیت علحدہ کرکے باقی مال مین توریث جاری ہوگی۔

مسئلہ ۹۰۱ - اپنے وارثون سے کہا کہ مجھپر فلان شخص کا قرض ہے اگر وہ دعوی کرے تو تم اُسکی تصدیق کرنا تو تہائی مال اہل وصایا کے لیے علحدہ کیا جائیگا اور دو ثلث مین وراثت جاری ہوگی۔

وارث کے ساتھ اجنبی کو وصیت ہو تو نصف موصی لہ اُسی ملیگی۔

مسئلہ ۹۰۲ - اگر اپنے وارث یا قاتل اور اجنبی کے لیے وصیت کی تو اجنبی کو نصف وصیت ملیگی اور وارث و قاتل کے حق مین وصیت باطل ہوگی۔

بعد اقبال انکار جائز نہین

مسئلہ ۹۰۳ - جبکہ موصی نے وصیت وارث کے لیے کی یا ثلث مال سے زیادہ کی وصیت کی اور ورثا نے وصیت کو جائز رکھا تو اُن کو پھر انکار کرنا جائز نہین اور وہ مجبور کیے جائینگے۔

وصیت اقارب وغیرہ کا بیان

ہمسایون واہل وآل و ختن وغیرہ کو وصیت

مسئلہ ۹۰۴ - اگر وصیت کیجائے اپنے ہمسایون کے واسطے تو یہ وصیت موصی کے گھر کے ملاصقین کیواسطے ہوگی خواہ اُن کے دروازے قریب ہون یا بعید اور اسی طرح جب وصیت کرے کوئی اپنے صہر کے واسطے تو اس سے خسر و خوشدامن مراد ہونگے اور ختن سے ہر محرم عورت کا شوہر اور اہل سے زوجہ اور آل سے اُسکی اہلبیت اور وہ قبیلہ جسکی طرف وہ منسوب ہوتا ہو مراد ہے۔

عورت کی اہلبیت مین بیٹا اور مرد کی اہلبیت اُسکے بیٹیونکی اولاد داخل نہین۔

مسئلہ ۹۰۵ - اگر عورت نے اپنے جنس یا اپنے اہلبیت کے لیے وصیت کی تو اُسمین اُسکا بیٹا داخل نہ ہوگا اسلیے کہ بیٹا باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے نہ ماں کی طرف مگر جبکہ موصیہ کا شوہر اُسکے باپ کی قوم سے ہو تو اُسوقت مین اُسکا بیٹا وصیت مین داخل ہوگا اسلیے کہ وہ اُسکا ہم جنس ہے اگر موصی مرد ہو تو اُس کی آل مین اُسکی بیٹیون کی اولاد اور اُسکے بہنون کی اولاد اور وہ اشخاص جو اُسکی ماں کی طرف سے اُسکے قرابتدار ہین داخل نہین ہین اسلیے کہ بیٹا باپ کے نسب مین داخل ہوتا ہے نہ ماں کے نسب مین۔

وصیت بحق اقارب

مسئلہ ۹۰۶- اگر وصیت کی اپنے اقارب کے واسطے یا اہل قرابت کے واسطے یا اپنے ذوی الارحام یا اہل انساب[۱] کیواسطے تو یہ وصیت قریب ترکیواسطے ہوگی پھر اُسکے بعد جو اور قریب تر ہو موصی کے قرابت دار محرم سے - لیکن اقارب کی وصیت مین ماں باپ - بیٹا (یا دیگر ورثا) موصی کے داخل نہیں ہین اگرچہ وہ ممنوع المیراث ہون کسیوجہ سے

وصیت اقارب کا قاعدہ

مسئلہ ۹۰۷- وصیت اقارب مذکورہ بالا دو شخصون اور زیادہ کیواسطے ہوگی اسلیے کہ وصیت مین بھی مثل میراث کے اقل جمع دو ہین اور بقول امام

اس قسم کی وصیت مین چار باتون کا اعتبار ہوگا۔

۱- مستحق دو شخص یا زیادہ ہون۔

۲- وہ موصی کے قرابت دار ہون۔

۳- اقرب فالاقرب معتبر ہے اور ابعد محجوب ہے مثل میراث کے۔

۴- مستحق موصی کے وارث نہون اور انہین مرد عورت سب برابر ہین۔

پس اگر وصیت مین موصی کے دو چچا اور دو ماموں ہون تو وصیت اُسکی دونون چچاؤن کیلیے ہی مثل میراث کے (اور بقول صاحبین چچا اور ماموں دونون نصف نصف لینگے) اور اگر موصی کا ایک چچا اور دو ماموں ہون تو چچا کو نصف ملیگا اور دونون ماموون کو نصف (اور بقول صاحبین ہر ایک کو ثلث ملیگا) اگر موصی کا صرف ایک چچا ہو اور کوئی نہ ہو تو نصف چچا کو ملیگا اور باقی ورثا کو مثل دیگر متروکہ کے ملیگا - اگر ایک چچا و عمہ ہون تو دونون برابر پاوینگے۔

وصیت بحق ورثا شخص دیگر

مسئلہ ۹۰۸- اگر کسی شخص کے ورثا کے لیے وصیت کی تو ان مین مرد عورت سب کے حق مین وصیت ہوگی اور مرد کو دو اور عورت کو ایک ایک حصہ (مثل وراثت کے) ملیگا - لیکن شرط یہ ہے کہ وہ شخص جسکے ورثا کو وصیت کیگئی ہے وصی سے پہلے مرگیا ہو اگر پہلے نہ مرا ہو تو وصیت باطل ہوگی اور اسکے ساتھ کوئی اور شخص بھی موصی لہٗ ہو تو کل وصیت اُسی کو ہوگی۔

خدمت و سکونت و پھل کی وصیت کے احکام

گھر کی سکونت کی وصیت

مسئلہ ۹۰۹- صحیح ہے وصیت کرنا گھر کی سکونت کا مدت معینہ تک

[۱] یعنی جنکا نسب موصی سے ملتا ہو۔

یا ہمیشہ کے لیے اور اسیطرح گھر کے منافعہ اور کرایہ وغیرہ کی۔ اگر گھر کا رقبہ ثلث مال سے کم ہو تو وہ موصی لہ کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر ثلث مال سے زائد ہو تو تین حصوں پر تقسیم ہوگا ایک حصہ مین موصی لہ رہیگا اور دو حصہ موصی کے وارثون کو ملینگے۔ لیکن یہ جب ہے کہ بجز گھر کے کوئی اور مال موصی کا نہو۔ اگر گھر کے سوا اور مال بھی ہو تو گھر کی تقسیم تمام مال کی تہائی کی مقدار پر ہو گی بعد موت موصی لہ کے اُسکے وارث منافعہ اٹھانیکے مجاز ہونگے۔

اپنے حصص کا بھی بیچنا ناجائز ہے۔

مسئلہ ۹۱۰۔ وارثون کو مکان کی دو تہائی یعنی اپنے حصص کا بیچنا بھی جائز نہین بوجہ ہونے حق موصی لہ کے تمام گھر کی سکونت مین (مگر بقول ابو یوسفؒ جائز ہے)۔

سکونت کی وصیت ہو تو اجارہ دینا صحیح نہین ہے

مسئلہ ۹۱۱۔ جبکہ موصی نے سکونت کی وصیت کی تو موصی لہ کو اُس گھر کا اجارہ دینا صحیح نہین ہے اور جبکہ صرف منافعہ کی وصیت ہو تو اُس مین سکونت کرنا جائز نہین۔

پھلون وغیرہ کی وصیت

مسئلہ ۹۱۲۔ اگر موصی نے اپنے باغ کے پھلون کی وصیت کی پھر موصی مر گیا اور باغ مین پھل موجود ہین تو موصی لہ کیواسطے فقط یہی پھل ہونگے اور اگر موصی نے وصیت مین لفظ ہمیشہ اضافہ کیا ہو تو موصی لہ کیواسطے یہ پھل بھی ہونگے اور آیندہ کے بھی۔ اور اگر وقت وصیت پھل موجود نہون تو جسقدر پھل سال بسال پیدا ہون گے وہ لیتا رہے گا۔

مسجد کے لیے وصیت

مسئلہ ۹۱۳۔ مسجد کیواسطے کسی چیز کی وصیت کیجائے تو صحیح نہین ہے اسلیے کہ مسجد لائق تملیک نہین مگر بقول امام محمدؒ صحیح ہے لیکن اگر یون کہے کہ فلان شئے مسجد پر خرچ کیجائے تو وصیت صحیح ہوگی۔ بالاتفاق۔

وصی کے متعلقہ احکام کا بیان

وصی کو مفوض الیہ بھی کہتے ہین

مسئلہ ۹۱۴۔ وصی یعنے اُس شخص کو جسے موصی بعد موت اپنے مال کے تصرف کرنیکی وصیت کرے مفوض الیہ بھی کہتے ہین

وصی کا وصایت کو رد کرنا

مسئلہ ۹۱۵۔ اگر موصی کسی شخص کو وصی مقرر کرے اور وہ اُسکی وصایت قبول کرے تو اُسکا وصی ہونا صحیح ہوگا اور اگر رد کرے تو صحیح

نہ ہوگا۔ اگر سامنے رد نہ کیا اور پیچھے یعنی اُسکی عدم دانست مین رد کیا تو صحیح نہین ہے اگر وصی نے موصی کی موت تک سکوت کیا تو بعد موت اُسے قبول کرنا یا رد کرنا جائز ہے۔

وصی کو وصایت سے خارج کرنا صحیح ہے۔

مسئلہ ۹۱۶ - وصی کو وصایت سے خارج کرنا صحیح ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب۔

وصی کو وصایت کا علم شرط نہین

مسئلہ ۹۱۷ - وصی کو وصایت کا علم شرط نہین ہے اُسکے تصرف کے صحیح ہونے کے لیے بخلاف وکیل کے کہ اُس کو وکالت کا معلوم ہونا شرط ہے

وصی کا سکوت و رد و قبول۔

مسئلہ ۹۱۸ - اگر وصی نے موصی کی موت تک قبول وصایت سے سکوت کیا اور بعد مرنے موصی کے پہلے رد کیا پھر قبول کیا تو صحیح ہے لیکن اگر حاکم نے اُسکے رد کو نافذ کر دیا ہو تو پھر قبول صحیح نہین ہے۔

صغیر یا غلام یا کافر کو وصی مقرر کرنا۔

مسئلہ ۹۱۹ - اگر موصی نے کسی شخص کے غلام یا کافر یا فاسق یا صغیر کو وصی کیا تو حاکم کسی دوسرے شخص کو وصی مقرر کر دے گا اگر قبل حکم حاکم وہ لوگ کوئی تصرف کرین تو وہ جائز ہوگا۔ لیکن اگر صغیر بالغ ہو جاے یا کافر و مرتد مسلمان ہو گیا یا فاسق نے توبہ کی تو حاکم اُنکو وصایا سے خارج نہ کریگا۔

وصی کے عاجز ہونیکی وجہ سے دوسرا وصی مقرر کیا جائیگا

مسئلہ ۹۲۰ - اگر وصی قیام وصایت سے عاجز ہو تو حاکم اُسکے ساتھ دوسرا وصی مقرر کردیگا اگر وصی بالکل عاجز ہو تو حاکم دوسرا وصی مقرر کرسکتا ہے۔ اگر میت کے پسندیدہ وصی کو حاکم نے معزول کر دیا اور حالانکہ وہ وصایت کی لیاقت رکھتا تھا تو حاکم کا معزول کرنا نافذ ہوگا گو کہ اُس نے ظلم کیا ہو۔

دو وصی ہون تو ایک کا فعل بدون دوسرے کے باطل ہے

مسئلہ ۹۲۱ - جب دو وصی ہون تو ایک کا فعل بدون دوسرے کے باطل ہے اگرچہ موصی کا وصی کرنا ہر ایک وصی کو جدا جدا واقع ہوا ہو لیکن اُسکی تجہیز و تکفین اور اُسکے حقوق کی خصومت مین اور حاجات طفل کی خرید مین اور طفل کیواسطے ہبہ قبول کرنے مین اور ودیعت معینہ کے پھیر دینے اور وصیت معینہ کے جاری کرنے مین ایک وصی کا فعل بھی نافذ ہوگا۔

حاکم کا بلاعلم وصایت وصی مقرر کرنا۔

مسئلہ ۹۲۲ - اگر حاکم کو معلوم نہ ہو کہ میت کا کوئی وصی ہے اور وہ دوسرا وصی مقرر کر دے بعد میت کا وصی آئے تو اُسکی وصایت بحال خود قائم رہیگی۔ اور حاکم کے دوسرے وصی مقرر کرنیسے پہلا وصی خارج نہوگا۔

وصی کو وصی مقرر کرنیکا اختیار۔

مسئلہ ۹۲۳- منجملہ دو کے ایک وصی مرگیا اور اُس نے میت کے دوسرے وصی کو یا جس کسی شخص کو وصی مقرر کیا اُسکو ترکہ میت مین تصرف کرنا جائز ہے اور حاکم کو دوسرے وصی مقرر کرنیکا اختیار نہین ہے - اگر وصی مردہ نے کسی کو وصیت نہ کی تو حاکم دوسرا وصی زندہ وصی کے ساتھ مقرر کردیگا۔

وصی کے وصی کے اختیارات

مسئلہ ۹۲۴- وصی کا وصی دونون ترکون مین وصی ہوگا خواہ وصی نے اُسکو اپنے مال مین وصی مقرر کیا ہو یا اپنے وصی کے مال مین۔

وصی کو تقسیم کا اختیار ہے

مسئلہ ۹۲۵- اگر وارث موجود نہون تو وصی کو جائز ہے کہ موصی لہٗ کا حصہ متروکہ سے بانٹ دے اور موصی لہٗ سے وارثون کو پھر رجوع کا اختیار نہ ہوگا۔ مگر موصی لہٗ کیطرف سے جبکہ وہ موجود نہ ہو اُسکا حصہ تقسیم کرلینا وصی کو جائز نہین لیکن حاکم تقسیم کرسکتا ہے اور تقسیم مین موصی لہٗ کا حصہ رکھ لے سکتا ہے اگر موصی لہٗ کا حصہ حاکم یا اُسکے امین کے پاس تلف ہوجائے تو اُسپر تاوان نہین اور موصی لہٗ کو کچھ نہ ملے گا لیکن قاضی صرف کیلی اور وزنی اشیار کی تقسیم کرسکتا ہے نہ کہ عقار کی۔

وصی کو حوالہ قبول کرنا جائز ہے

مسئلہ ۹۲۶- وصی کو حوالہ قبول کرنا مال یتیم کا صحیح ہے اگر وہ یتیم کے حق مین بہتر ہو اگر بہتر نہو تو وصی کا حوالہ قبول کرنا جائز نہین۔

وصی کو بیع کا اختیار کب ہے

مسئلہ ۹۲۷- صغیر کے مال غیر منقولہ کی بیع وصی کو غیر شخص سے (نہ اپنی ذات سے) اُس مال کی دوچند قیمت پر یا صغیر کے خرچ کے لیے یا میت کے دین کے ادائی کے لیے یا وصیت مطلقہ کے جاری ہونے کیواسطے (جسکا جاری ہونا بدون اس بیع کے اور کہین سے ممکن نہو) یا جائداد کی ویرانی یا اُس کے ناقص ہوجانے کے خوف سے جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ وصی یتیم کے باپ کا ہو کسی اور شخص کا (جیسے مان یا بھائی کا وصی) نہ ہو۔

وصی تجارت کرسکتا ہے

مسئلہ ۹۲۸- وصی کو یتیم کے مال سے اُسکے فائدہ کے لیے تجارت جائز ہے اپنی ذات کے لیے جائز نہین۔

وصی بمقابلہ دادا کے زیادہ تر مستحق ہے

مسئلہ ۹۲۹- صغیر کے باپ کا وصی بمقابلہ صغیر کے دادا کے صغیر کے مال مین تصرف کرنے کا زیادہ ترحقدار ہے اور جبکہ کوئی وصی نہ ہو تو دادا مستحق تصرف ہے مگر دادا کو اسباب وجائداد غیر منقولہ کی بیع کا مثل وصی کے

اختیار نہین ہے۔

وصی کے اقرار کا اثر | مسئلہ ۹۳۰- وصی کا یہ اقرار کہ میت پر دین تھا جائز نہین اسلیے کہ اقرار غیر مقر پر حجت نہین ہوسکتا۔

وصی اگر کچھ اپنی ذات سے خرچ کرے تو وہ بھر لیگا | مسئلہ ۹۳۱- اگر وصی نے میت کی وصیت کو اپنے ذاتی مال سے جاری کیا تو وہ اسقدر مال ترکۂ میت سے بھر لیگا۔ اسیطرح جبکہ وصی صغیر کے واسطے اسباب اپنے ذاتی صرف سے خرید کرے تو اُسکے مال سے بھر لیگا اگر اُسنے بوقت خرید اس امر کے گواہ کر لیے ہون کہ مین اپنا مال بطریق قرض کے صرف کرتا ہون۔

وصی میت و وصی مقرر کردۂ حاکم کا فرق۔ | مسئلہ ۹۳۲- حاکم نے جو وصی مقرر کیا ہو وہ مثل میت کے وصی کے ہے مگر صورتہائے مفصلۂ ذیل مین برابر نہین ہے۔

۱- وصی حاکم کو اپنی ذات کیلیے متروکہ سے کوئی شی خرید نہین سکتا۔

۲- اُس شخص کے ہاتھ فروخت نہین کرسکتا جسکی گواہی اُسکے حق مین مقبول نہین۔

۳- اُسے بدون حکم حاکم قبضہ[۱] کرنا جائز نہین۔

۴- صغیر سے کسی کام مین مزدوری کرانا اُسے جائز نہین۔

۵- اپنی موت کے وقت دوسرے کو وصی مقرر کرنا اُسے جائز نہین۔

۶- جس کام کے لیے حاکم نے معین کردیا ہو سوائے اُسکے دوسرا کام کرنا اُسے جائز نہین۔

۷- حاکم بعض امور مین اُسے منع کرسکتا ہے اور اُسکا منع کرنا جائز ہے۔

۸- حاکم کو اُسکا معزول کرنا جائز ہے۔

وصی کو یتیم کے مال سے کھانا لینا درست ہے | مسئلہ ۹۳۳- وصی کو یتیم کے مال سے کھانا اور اُسکی سواری پر سوار ہونا جائز ہے جبتک کہ وہ اُسکے کام مین مصروف رہے۔

وصی کو ایک یتیم کا مال دوسرے کے مال سے بیچنا جائز نہین۔ | مسئلہ ۹۳۴- اگر ایک شخص دو یتیمون کا وصی ہو تو اُسکو ایک یتیم کا مال دوسرے یتیم کے مال سے بیچنا جائز نہین اسلیے کہ اُسکو دونون کی خیر خواہی ضرور ہے اور یہان ایک کی خیر خواہی دوسرے کو ضرر کرتی ہے۔

---

[۱] یعنے حاکم نے خصومت کے لئے وصی مقرر کیا ہو تو بعد فیصلہ بدون حکم حاکم وہ قبضہ نہین کرسکتا۔

کتاب الفرائض

فرائض کی تعریف

مسئلہ ۹۳۵ - فرائض علم فقہ اور حساب کے اُن قواعد کا نام ہے جس سے ہر وارث کا حصہ ترکہ سے معلوم ہو جاتا ہے۔ فرائض فریضہ کی جمع اور مشتق از فرض ہے اور فرض لغت مین تقدیر اور قطع اور بیان کو کہتے ہین اور اصطلاح مین فرض اُسے کہتے ہین جو قطعی دلیل سے ثابت ہو۔

ارث

مسئلہ ۹۳۶ - ارث کے لغوی معنی بقا کے ہین اور اصطلاح شرع مین ایک کے مال کا انتقال بجانب دوسرے کے بطریق خلافت ارث کہلاتا ہے۔

ترکہ

مسئلہ ۹۳۷ - ترکہ کے معنی متروک کے ہین مگر اصطلاح مین اُس مال میت کو ترکہ کہتے ہین جسکی ذات سے غیر کا حق متعلق ہو گیا ہو۔

ارکان وشرائط فرائض

مسئلہ ۹۳۸ - ارکان فرائض تین ہین۔ وارث۔ مورِث۔ موروث اور شرائط وراثت بھی تین ہین۔ مورث کی موت۔ وارث کی حیات حقیقی یا تقدیری[1]۔ وجہ ارث کا جاننا۔

اصول استخراج فرائض

مسئلہ ۹۳۹ - اصول استخراج فرائض بھی تین ہین۔ کتاب اللہ[2]۔ حدیث[3]۔ اجماع امت[4]۔

حقوق متعلق بہ ترکہ

مسئلہ ۹۴۰ - حقوق متعلق بہ ترکہ چار ہین اسطرح پر کہ پہلے متروکہ سے متوفی کی تجہیز وتکفین مین بغیر تنگی وفضولخرچی کے صرف کیا جائے گا جو بچے اُس سے قرضہ ذمگی متوفی ادا کیا جائے گا۔ اُس سے جو بچے اُسمین سے ثلث مال تک وصیت نافذ ہوگی اسکے بعد جو کچھ بچے وہ ورثا مین باہم تقسیم کیا جائیگا۔

وارث کی تعریف

مسئلہ ۹۴۱ - وارثون سے وہ لوگ مراد ہین جنکا حصہ کلام اللہ یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت ہے۔

اسباب وراثت

مسئلہ ۹۴۲ - اسباب وراثت تین ہین۔ نسب (یعنی قرابت)

---

[1] جیسے حمل مین ہونا۔ [2] قرآن۔ [3] اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔
[4] اتفاق راے مجتہدین امت محمدی۔

سبب (یعنی رشتۂ زوجیت) ولاء[1] (یعنے باہم مددگاری)۔

طریقہ تقسیم۔ **مسئلہ ۹۴۳۔** ہر چیز متروکہ کی بلحاظ مالیت اور اعیان کی تقسیم ہوگی کسی وارث کو یہ حق نہین ہے کہ بلا رضامندی دیگر ورثاء کے کوئی خاص شئ ترکہ سے خود لے لے اور دوسرے وارثون کو اسکی قیمت دے۔

اقسام ورثاء۔ **مسئلہ ۹۴۴۔** وارث عموماً تین قسم کے ہوتے ہین۔ ذوی الفروض عصبات ذوی الارحام۔ مگر مستحق ترکہ کے دس اصناف ہین جو علی الترتیب یکے بعد دیگرے وارث ہوتے ہین۔ ۱۔ ذوی الفروض۔ ۲۔ عصبات نسبیہ۔ ۳۔ عصبات سببیہ (یعنے مولائی عتاقہ) ۴۔ عصبۂ سببیہ کے عصبات ذکور۔ ۵۔ رد اہل فروض نسبی پر۔ ۶۔ ذوی الارحام۔ ۷۔ مولائی موالات۔ ۸۔ مقرلہٗ بالنسب علی الغیر۔ ۹۔ وہ موصی لہٗ جسکی واسطے ثلث مال سے زیادہ کی وصیت ہوئی ہو۔ ۱۰۔ بیت المال (چونکہ اس زمانہ مین بیت المال نہین لہذا اہل فروض سببی پر بھی رد جاتا ہے)

موانع ارث۔ **مسئلہ ۹۴۵۔** موانع ارث حسب ذیل ہین۔

۱۔ رقیت یعنی مملوک ہونا (اگرچہ ملک ناقص ہو) پس جو شخص کل یا جزء مملوک ہے وہ میراث سے محروم ہوگا (مگر بقول صاحبین وارث بھی ہوگا اور غیر کا حاجب بھی۔)

۲۔ قتل ناحق۔ وارث کا مورث کو عمداً قتل کرنا یا خطا سے قتل کرنا یا بوجہ ایسے فعل کے باعث ہلاکت ہونا جو حالت بیہوشی یا بے اختیاری مین سرزد ہوا ہو یعنے ایسا قتل جو موجب قصاص یا کفارہ ہو مانع ارث ہے۔ اور جس قتل سے قصاص اور کفارہ واجب نہو وہ مانع ارث نہین ہے۔

۳۔ اختلاف دین۔ یعنے مورث اور وارث مین اسلام وکفر کا اختلاف مانع ارث ہے جو شخص مرتد ہو جاے[2] وہ مسلمان کا وارث نہوگا اور نہ اپنے مثل دوسرے مرتد کا وارث ہوگا مگر جو مال کہ اُسنے حالت اسلام مین پیدا کیا تھا وہ اُسکے مسلمان ورثاء کی میراث ہوگا اگر عورت مرتد ہوجائے تو بہ مجرد ارتداد وہ شوہر سے بائن ہوجاتی ہے زوجہ نہین رہتی ہے اور

---

[1] ولاء کی دو قسمین ہین ولاء عتاقہ اور ولاء موالات اور دونون مین اسفل کا اعلی وارث ہوتا ہے اور اعلی کا اسفل وارث نہین ہوتا ہے لیکن اگر موالات مین ایسی شرط ہوگئی ہو تو ہوسکتا ہے۔

[2] بموجب ایکٹ ۲۱ ۱۸۵۰ع اختلاف دین کی وجہ سے کوئی شخص محروم نہوگا۔

نہ ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہین۔

۴۔ اختلاف دار مانع ارث ہے۔ یعنی ملک کا اختلاف۔ جیسے دارالاسلام و دارالکفر۔ اختلاف دار صرف کفار کے لیے مانع ارث ہے مسلمانون کیلیے نہین پس اگر ایک مسلمان دارالحرب مین مرجائے تو اُسکا وہ بیٹا جو دارالاسلام مین ہے اُسکا وارث ہوگا۔

۵۔ وارث کا مجہول ہونا مانع ارث ہے اگر ایک لڑکے کو اپنے لڑکے کے ساتھ دایہ نے دودھ پلایا اور وہ مرگئی اب یہ معلوم نہین ہوتا کہ ان دونون مین سے کون اسکا لڑکا ہے تو دونون مین سے کوئی وارث نہوگا۔

ذوی الفروض کا بیان

ذوی الفروض کی تعریف

مسئلہ ۹۴۶۔ ذوی فرض ایسے ہر وارث کو کہتے ہین جسکا حصہ کلام اللہ یا حدیث یا اجماع امت سے مقرر ہو۔

ذوی الفروض کی تعداد

مسئلہ ۹۴۷۔ ذوی فرض بارہ ہین آٹھ عورتین اور چار مرد حسب تفصیل ذیل۔

بیٹی[۱]۔ پوتی[۲]۔ سگی بہن[۳]۔ سوتیلی بہن[۴]۔ اخیافی بہن[۵]۔ مان[۶]۔ جدہ صحیحہ[۷]۔ باپ[۸]۔ دادا[۹]۔ برادر اخیافی[۱۰]۔ زوج[۱۱]۔ زوجہ[۱۲]۔ انمین سے اخیر کے دو ذوی فرض سبی ہین اور باقی ذوی فرض نسبی۔

سہام مقررہ

مسئلہ ۹۴۸۔ سہام مقررہ چھ ہین۔ نصف[۱]۔ ربع[۲]۔ ثمن[۳]۔ ثلث[۴]۔ ثلثین[۵]۔ سدس[۶]۔ پہلی تین قسمون کو نوع اول اور اخیر کی تین قسمون کو نوع ثانی کہتے ہین۔

نصف کے حقدار پانچ ہین

مسئلہ ۹۴۹۔ نصف کے حقدار پانچ ہین۔ دختر صلبی[۱] جبکہ ایک ہو بعدم موجودگی دختر پوتی جبکہ ایک ہو۔ بعدم موجودگی بیٹیون یا پوتیون کے حقیقی بہن جبکہ ایک ہو۔ اگر وہ بھی نہ ہو سوتیلی بہن جبکہ ایک ہو۔ زوج جبکہ متوفیہ کی اولاد نہو

ربع کے حقدار دو ہین

مسئلہ ۹۵۰۔ ربع کے مستحق صرف زوجین ہوتے ہین یعنی زوجہ جبکہ متوفی کی کوئی اولاد یا اولاد پسر نہو۔ اور زوج جبکہ متوفیہ کی اولاد یا اولاد پسر ہو ربع پاتے ہین۔

ثمن کی حقدار ایک ہے

مسئلہ ۹۵۱۔ جبکہ زوجہ یا چند زوجات متوفی کی اولاد کے ساتھ ہون

تو وہ مستحق آٹھوین حصہ کی ہوتی ہین۔

ثلث کے حقدار دو ہین

مسئلہ ۹۵۲ - ثلث کے دو شخص مستحق ہین۔ بہن اور بھائی اخیافی جب ایک سے زائد ہون۔ مان جبکہ متوفی کی اولاد یا اُسکے پسر کی اولاد یا اُس کے دو بھائی یا بہن کیساتھ نہو

دو ثلث کے حقدار چار ہین

مسئلہ ۹۵۳ - دو ثلث کے مستحق چار اشخاص ہوا کرتے ہین۔ دختر ین اور اُنکے نہونے کی صورت مین پوتیان جبکہ ایک سے زائد ہون بیٹیون اور پوتیون کے نہ ہونے کی صورت مین حقیقی بہنین اور اُنکی عدم موجودگی مین سوتیلی بہنین جبکہ ایک سے زائد ہون۔

سدس کے مستحق سات ہین

مسئلہ ۹۵۴ - سدس کے سات شخص مستحق ہوا کرتے ہین۔ باپ جبکہ متوفی کی اولاد یا اولاد پسر کے ساتھ ہو۔ باپ کے نہونے کی صورت مین دادا اسیطرح مان جبکہ متوفی کی اولاد یا اولاد پسر یا دو بھائی بہنون کے ساتھ ہو۔ جدہ صحیحہ۔ پوتی یا پوتیان جبکہ متوفی کی ایک دختر کے ساتھ ہون۔ علاتی بہن جبکہ حقیقی کے ساتھ ہو۔ اخیافی بہن یا بھائی جبکہ ایک ہو۔

بیٹی کے حالات

مسئلہ ۹۵۵ - بیٹی کی تین حالتین ہوا کرتی ہین۔ اگر وہ تنہا ہو تو وہ نصف کی مستحق ہوتی ہے۔ ایک سے زائد ہون تو دو ثلث کی مستحق ہوا کرتی ہین اور ہر حال مین جبکہ اُنکے ساتھ اُنکا بھائی بھی ہوتا ہے تو وہ عصبہ ہو جاتی ہے اور ہر بہن کو ہر بھائی کے حصہ سے نصف حصہ ملتا ہے۔

پوتیون کے حالات

مسئلہ ۹۵۶ - پوتیون کی چھ حالتین ہین جبکہ متوفی کی کوئی دختر نہو تو پوتیونکے تین حالات تو مثل دخترونکے ہین یعنی ایک ہو تو نصف دو یا زائد ہون تو دو ثلث اور بھائیون کے ساتھ عصبہ۔ اور تین حالات مخصوص ہین جبکہ ایک دختر کے ساتھ ایک یا زیادہ پوتیان ہون تو سدس پائینگی۔ جب دو یا زیادہ دخترونکے ساتھ ہونگی تو محروم ہونگے لیکن اگر انکے ساتھ کوئی مرد اُنسے درجہ مین برابر یا کمتر ہوگا تو وہ اُنکو عصبہ کردیگا۔ جبکہ پوتیان میت کے فرزند صلبی کیساتھ ہون تو وہ محروم ہو جاتی ہین۔

حقیقی بہنونکے حالات

مسئلہ ۹۵۷ - بہنون کی پانچ حالتین ہین خواہ سگی ہون یا سوتیلی۔ ایک ہو تو نصف اور زیادہ ہون تو دو ثلث پائینگی۔ اگر اپنے بھائی کے ساتھ ہونگی تو عصبہ ہونگی اور ہر بھائی کے حصہ سے نصف حصہ پائینگی۔ جب بہنین دخترونکے ساتھ ہونگی تو عصبہ ہونگی۔ جب متوفی کا بیٹا یا پوتا یا باپ یا دادا ہو تو بہنین محروم ہونگی۔

سوتیلی بہنونکی حالتین۔

مسئلہ ۹۵۸۔ سوتیلی بہنونکی پانچ حالتین مثل حقیقی بہنون کے ہین اور دو اور ہین اگر سوتیلی بہن[1] ایک حقیقی بہن کے ساتھ ہو تو سدس پائیگی۔ جبکہ[2] ایک سے زیادہ حقیقی بہنین ہون تو یہ محروم ہونگی (لیکن اگر اُنکے ساتھ اُن کا بھائی ہوگا تو وہ عصبہ ہونگی) اور جبکہ حقیقی بہن بیٹی کے ساتھ عصبہ ہو تب بھی سوتیلی محروم ہونگی۔

اخیافی بھائی بہن کے حالات

مسئلہ ۹۵۹۔ اخیافی[1] بھائی اور بہن کے تین حالات ہین۔ اگر ایک ہو تو سدس ایک سے زیادہ ہون تو ثلث کے مستحق ہونگے۔ جبکہ[3] متوفی کا بیٹا یا پوتا یا باپ یا دادا ہو تو وہ محروم ہونگے۔

ماں کے حالات

مسئلہ ۹۶۰۔ ماں کی تین حالتین ہین جبکہ میت کے بیٹے یا پوتے یا دو بھائی بہن کے ساتھ ہو تو سدس۔ اگر ان لوگونمین سے کوئی نہو تو ثلث[2]۔ جبکہ ماں میت کے باپ اور احد الزوجین کے ساتھ ہو تو بعد دینے حصۂ فرض احد الزوجین کے اُنکو مابقی کا ثلث ملتا ہے۔

جدہ صحیحہ کے حالات

مسئلہ ۹۶۱۔ جدہ صحیحہ[2] (اگرچہ درجہ مین کتنے ہی اونچی ہو) ہمیشہ سدس کی مستحق ہوتی ہے اگر ایک درجہ مین کئی جدہ صحیحہ ہون تو وہ سب اسی سدس مین شریک ہونگی۔

باپ کے حالات

مسئلہ ۹۶۲۔ باپ کی تین حالتین ہین۔ پہلے[1] ذی فرض محض۔ یعنے جبکہ وہ میت کی اولاد ذکور یا اولاد کی اولاد ذکور کے ساتھ ہو تو اُسے سدس ملے گا دوسرے[2] تعصیب محض۔ یعنی جبکہ میت کی کوئی اولاد یا اولاد کی اولاد ذکور نہو تو باپ عصبہ ہوگا اور بعد دینے حصص ذوی الفروض کے جو بچیگا وہ باپ کو ملیگا۔ تیسرے[3] ذی فرض و عصبہ دونوں حالتین۔ یعنی جبکہ باپ متوفی کی دختر یا پسر کی دختر کے ساتھ ہو تو باپ کو سدس حصہ بطور فرض ملیگا اور اگر بعد دینے حصص ذوی الفروض کے کچھ بچیگا تو وہ بھی اُسے بطور عصوبت ملیگا۔

---

[1] مادری بھائی بہن یعنی جنکا باپ دوسرا ہو ماں وہی ہو۔

[2] جدات کی دو قسمین ہین صحیحہ و فاسدہ۔ جدہ صحیحہ وہ ہے جسکی نسبت میت کی بیان کرنے مین ایک باپ دو ماؤن مین داخل نہو جیسے ماں کی ماں کی ماں یا باپ کی ماں کی ماں وغیرہ اور جدۂ فاسدہ وہ ہے جسکی نسبت الی المیت مین دو ماؤن کے درمیان مین ایک باپ آوے جیسے نانا یا دادا کی ماں وغیرہ۔

دادا کے حالات۔ مسئلہ ۹۶۳۔ جدِّ صحیح در صورت نہونے باپ کے مثل باپ کے ہوتا ہی مگر صورتہای ذیل مین وہ مثل باپ کے نہین خیال کیا جاتا۔

۱ میّت کی دادی اُسکے باپ کے ساتھ محروم ہوتی ہے مگر دادا کے ساتھ وارث ہوگی۔

۲ بھائی بہنین عینی وعلاتی باپ کے ساتھ محروم ہوتی ہین مگر دادا کے ساتھ بقول صاحبین وارث ہوتی ہین اور بقول امام اعظمؒ محروم[1]۔

۳ جب میت والدین اور احد الزوجین کو چھوڑے تو بعد دینے حصہ فرض احد الزوجین کے ماں کو مابقی کا ثلث دیا جاتا ہے مگر دادا کے ساتھ کل ترکہ کا ثلث ملیگا۔

زوجین کے حالات مسئلہ ۹۶۴۔ زوجہ وزوج کی دو حالتین ہین زوج کو جبکہ متوفیہ کی اولاد یا اولاد پسر کے ساتھ ہو تو ربع اگر اولاد نہو تو نصف اور اُسی طرح زوجہ کو جب کہ متوفی کی اولاد یا اولاد پسر کے ساتھ ہو تو ربع اور اگر اولاد یا اولاد پسر نہ ہو تو ثمن ملتا ہے۔

عصبات کا بیان

عصبہ کی تعریف مسئلہ ۹۶۵۔ عصبہ کے معنی لغت مین محیط کے ہین اور اصطلاح شرع مین ہر ایسے وارث کو عصبہ کہتے ہین جسکا کوئی حصہ معین نہین ہے بلکہ بعد دینے حصص ذوی الفروض کے جو کچھ بچتا ہے وہ سب اُسے ملتا ہے اور اگر ذوی الفروض نہون تو کل مال اُسیکو ملتا ہے۔

اقسام عصبات مسئلہ ۹۶۶۔ عصبہ دو قسم کے ہین۔ عصبۂ نسبی[۱]۔ عصبۂ سببی[۲]۔

عصبۂ نسبی کی قسمین مسئلہ ۹۶۷۔ عصبۂ نسبی کی تین قسمین ہین عصبۂ بنفسہ[۱] (یعنے جو خود عصبہ ہے) عصبۂ بغیرہ[۲] (یعنے جو غیر کے سبب سے عصبہ ہو جاے۔ عصبہ مع غیرہ[۳] (یعنے جو غیر کے ساتھ عصبہ ہو جائے)۔

عصبۂ بنفسہ کے اقسام مسئلہ ۹۶۸۔ عصبہ بنفسہ ہر ایسا مرد ہے جسکا نسب میت کی جانب بیان کرنے مین کوئی عورت بیچ مین نہ آئے یعنی وہ بواسطۂ عورت میت کا رشتہ وار نہ ہو اور اُسکی چار قسمین ہین۔

۱- جزء میت۔ یعنی وہ لوگ جو میت کی اولاد مین ہون جیسے بیٹا۔ پوتا وغیرہ۔

[1] قول امام اعظمؒ مفتیٰ بہ ہے۔

علاوہ [illegible]

۲- اصل میت- یعنی وہ لوگ جنکی اولاد مین میت ہے جیسے باپ دادا وغیرہ-

۳- میت کے باپ کا جزر- یعنی وہ لوگ جو میت کے باپ کی اولاد مین ہون- جیسے بھائی بھتیجے وغیرہ-

۴- میت کے دادا کا جزر- یعنی وہ لوگ جو میت کے دادا کی (خواہ وہ درجہ مین کتنا ہی اعلیٰ ہو) اولاد مین ہون جیسے چچا وغیرہ-

ان عصبات مذکورہ مین سب سے اقرب بیٹا ہے پھر بیٹے کا بیٹا (خواہ وہ درجہ مین کتنا ہی نیچے ہو جیسے پروتا وغیرہ) پھر باپ ہے پھر باپ کا باپ (اگرچہ درجہ مین کتنا ہی اونچا ہو جیسے پردادا وغیرہ) پھر سگا بھائی پھر سوتیلا بھائی- پھر سگے بھائی کا بیٹا- پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا- پھر سگا چچا پھر سوتیلا چچا- پھر سگے چچا کا بیٹا پھر سوتیلے چچا کا بیٹا پھر باپ کا سگا چچا پھر باپ کا سوتیلا چچا پھر باپ کے سگے چچا کا بیٹا پھر باپ کے سوتیلے چچا کا بیٹا پھر دادا کا چچا- علی ہذا القیاس-

عصبہ بنفسہ کی توریث کا قاعدہ-

مسئلہ ۹۶۹- عصبہ بنفسہ مین جو قریب کا عصبہ ہو خواہ وہ درجہ مین کتنا ہی بعید ہو جیسے پروتا عصبہ بعیدہ پر خواہ وہ درجہ مین کتنا ہی قریب ہو جیسے باپ مقدم ہے (یعنے پرپوتے کی موجودگی مین باپ کو بطور عصوبت کچھ نہ ملیگا) اور اگر ایک ہی قسم کے چند عصبہ بنفسہ ہون تو انمین قوت قرابت وشدت اتصال کا اعتبار ہوگا یعنے بیٹے کے ہوتے ہوے پوتا اور حقیقی بھائی یا حقیقی چچا کے ہوتے ہوے سوتیلا بھائی یا سوتیلا چچا محروم ہونگے اور اگر سب برابر کے ہون تو انپر بالرؤس تقسیم ہوگی انکے اصول وغیرہ کا لحاظ نہ ہوگا-

عصبہ بغیرہ

مسئلہ ۹۷۰- عصبہ بغیرہ ایسی ہر عورت کو کہتے ہین جو اپنے بھائی کی وجہ سے عصبہ ہو جائے اور وہ چار ذوی الفروض عورتین ہین- بیٹی- پوتی- سگی بہن سوتیلی بہن (یعنے جنکے حصص نصف اور دو ثلث مقرر ہین) سوائے پوتیون کے اور تینون عورتین صرف اپنے حقیقی بھائیو کے ساتھ عصبہ ہوتی ہین مگر پوتیان علاوہ حقیقی بھائیون کے برادران حکمی[1] کے ساتھ بھی عصبہ ہوتی ہین-

عصبہ مع غیرہ

مسئلہ ۹۷۱- عصبہ مع غیرہ (یعنے جو غیر کے ساتھ عصبہ ہو جائے) صرف

---

[1] یعنی وہ بھائی جو درجہ مین انسے نیچا ہو جیسے پوتی پر دیتے کے ساتھ یعنی پروتا پوتی کو عصبہ کردیگا-

بہنینؔ[۵۱] ہین بیٹیون یا پوتیون کے ساتھ - کیونکہ بیٹیون[۵۲] یا پوتیون کی موجودگی مین بہنون کو حصۂ معینہ نہین ملتا ہے بلکہ بعد دینے حصص ذوی الفروض کے باقی مال اگر کچھ ہو بہنون کو بطور عصوبت ملتا ہے - لیکن جبکہ حقیقی بہنین عصبہ ہون تو علاتی محروم ہونگی -

عصبۂ سببی

مسئلہ ۹۷۲ - عصبۂ سببی مولی ہے غلام کا آزاد کرنیوالا - اور اُسکا حق ذوی الارحام اور رد علی ذوی الفروض پر مقدم ہے یعنی بموجودگی مولی کے غلام کے ذوی الارحام وارث نہونگے نہ اُسکے ذوی الفروض پر رد کیا جائیگا - اگر آزاد کرنیوالا زندہ نہ ہو تو اُسکے عصبات اسی ترتیب سے جیسے عصبہ بنفسہ ہوتے ہین وارث ہونگے -

ولد الزنا کی توریث کا بیان

مسئلہ ۹۷۳ - ولد الزنا اور ولد الملاعنہ اپنی مان کی طرف منسوب ہوگا[۵۳] اور یہ سمجھا جائیگا کہ اُسکا باپ نہ تھا اسلیے اُسکا عصبہ اُسکی مان کا مولی[۵۳] ہے اگر ولد الزنا کا اخیافی بھائی ہو نکاح سے یا زنا سے تو وہ عصبہ نہ ہوگا بلکہ مادری بھائی کی میراث لے گا -

حجب کا بیان

حجب کی تعریف

مسئلہ ۹۷۴ - حجب اصطلاح شرع مین اُسے کہتے ہین کہ ایک وارث کے ہونیسے دوسرا وارث کلیۃً یا جزئیۃً میراث سے محروم ہو جائے -

حجب کے اقسام

مسئلہ ۹۷۵ - حجب کی دو قسمین ہین - حجب نقصان - یعنی ایک وارث کے ہونیسے دوسرے کا حصہ کم ہو جائے - حجب حرمان - یعنے ایک وارث کی وجہ سے دوسرا بالکل محروم ہو جائے -

کون وارث محروم نہین ہوتے اور کون ہوتے ہین -

مسئلہ ۹۷۶ - باپ - مان - بیٹا - بیٹی - زوج - زوجہ - چھ وارث کسی حال مین کلیۃً محروم نہین ہوتے اور مان - پوتی - علاتی بہن - زوج زوجہ - یہ پانچ[۵۴] وارث ایسے ہین کہ انکے حصہ معینہ مین خاص حالتون مین کمی ہوا کرتی ہے

بنیاد و اصول حجب

مسئلہ ۹۷۷ - بنیاد حجب دو اصول پر مبنی ہے - اول یہ ہے کہ وارث قریب

---

[۵۱] بہنین حقیقی اور وہ نہون تو علاتی - [۵۲] اگر ایک بیٹی ہو تب بھی بہنین عصبہ ہوتی ہین - [۵۳] مولی سے مراد آزاد کرنیوالا اور عصبہ دونون ہین اگر ولد الملاعنہ کی مان لونڈی ہو تو آزاد کرنیوالے سے مراد لیجائے گی ورنہ عصبہ سے -

[۵۴] ان کا حصہ اولاد میت کے ہونے سے سدس اور دختر کے ہونے سے پوتی کا اور حقیقی بہن کی موجودگی مین علاتی بہن کا نصف سے سدس اور اولاد کی وجہ سے زوجہ کا ربع سے ثمن اور زوج کا نصف سے ربع رہ جاتا ہے -

وارث بعید کا حاجب ہوتا ہے جیسے ذوی الفروض میں ماں جدہ کی اور بیٹیاں پوتیوں کی اور جدۂ قریبہ جدہ بعیدہ کی اور سگی بہنیں سوتیلی بہنوں کی اور عصبات میں جزء میت میت کی اصل کا اور میت کی اصل اپنی فرع ذاتی کی اور فرع پدری فرع جدی کی حاجب ہوتی ہیں دوم یہ ہے کہ جو لوگ کسی شخص کی وساطت سے میت سے قرابت رکھتے ہوں وہ اُس شخص متوسط کے ساتھ وارث نہیں ہوتے (باستثناء اخیافی بھائی بہنوں کے کہ وہ ماں کے ساتھ وارث ہوتے ہیں) بس میت کا بیٹا میت کے پوتوں کا اور میت کا باپ میت کے ہر قسم کے بھائی اور بہنوں کا حاجب ہوتا ہے۔

محجوب بھی دوسرے کا حاجب ہوتا ہے

مسئلہ ۹۷۸ جو شخص منجملہ موانع ارث[1] کے کسی وجہ سے میراث سے محروم ہو وہ دوسرے کا حاجب کسی طرح نہیں ہوتا لیکن جو شخص محجوب ہو (خواہ بہ حجب حرمان یا بحجب نقصان) وہ دوسرے کا حاجب ہوتا ہے۔ جیسے میت کے دو بھائی یا بہنیں اُسکے باپ کی وجہ سے بالکل محجوب ہونگی لیکن وہ ماں کو (اگر ہو) بہ حجب نقصان محجوب کرینگی یعنی اُنکی وجہ سے اُسکا حصہ ثلث سے سدس رہ جائیگا۔

ذوی الارحام کا بیان

ذوی الارحام کی تعریف

مسئلہ ۹۷۹۔ ذی رحم ہر ایک قرابت والا ہے جو ذوی الفروض اور عصبات سے نہ ہو۔

وراثت ذوی الارحام

مسئلہ ۹۸۰۔ ذی رحم ذوی الفروض اور عصبات میں سے کسی کی موجودگی کی حالت میں وارث نہیں ہوتا لیکن زوجین[2] کے ساتھ (گو وہ ذوی فرض ہیں) وارث ہوتا ہے اور اگر صرف ذوی الارحام ہی ہوں تو وہ کل متروکہ پائیگا۔

اقسام ذوی الارحام

مسئلہ ۹۸۱۔ ذوی الارحام مثل عصبات کے چار قسم کے ہیں۔

۱۔ میت کا جزء۔ یعنی بیٹیوں اور پوتیوں کی اولاد (گو وہ درجہ میں کتنے ہی نیچے ہوں۔)

۲۔ میت کی اصل۔ یعنی اجداد فاسدین وجدات فاسدہ جیسے نانا اور دادی کے باپ کی ماں وغیرہ

[1] مسئلہ (۹۴۵) ملاحظہ طلب ہے۔ [2] بہ موجودگی ذوی الارحام زوجین پر رد نہیں ہوتا۔

جلد ۲ صفحہ ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ فتاویٰ عالمگیری ملاحظہ طلب ہے

(خواہ وہ درجہ مین کتنے ہی اونچے ہون)

۳- میت کے والدین کا جزر- یعنی بھانجے بھانجیان بھتیجیان وغیرہ-

۴- میت کے جدین کا جزر- یعنے پھوپھی- ماموں- خالہ وغیرہ-

ترتیب توریث ذوی الارحام

مسئلہ ۹۸۲- ترتیب توریث ذوی الارحام بالکل مثل وراثت عصبات کے ہے پس ان مین مقدم قسم والا گو وہ درجہ مین کتنا ہی بعید ہو موخر قسم والے پر مقدم ہوگا اور اُسکی وجہ سے موخر قسم والے کو کچھ نہین ملیگا- اگر ایک ہی درجہ کے چند ذوی الارحام ہون تو اُن مین قوت قرابت کا اعتبار رہوگا یعنی حقیقی کے ہوتے ہوے سوتیلے کو کچھ نہ ملیگا-

قسم اول ذوی الارحام کی توریث کا طریقہ

مسئلہ ۹۸۳- جب قسم اول کے کل ذوی الارحام جمع ہون تو اُن مین مستحق میراث وہ ہوگا جو سب سے زیادہ میت سے قریب ہو چنانچہ نواسی کے ہوتے ہوے نواسہ کا بیٹا بیٹی محروم ہونگے) اور جب ایسی دو وارث جمع ہون جو قرابت مین بھی میت سے برابر ہون تو اُن مین جو وارث کی اولاد مین ہو (خواہ عصبہ کی یا ذوی الفروض کی) وہ غیر وارث کی اولاد پر مقدم ہوگا چنانچہ پوتی کی اولاد نواسی کی اولاد پر مقدم ہوگی-

سب اولاد وارث یا غیر وارث ہون تو تقسیم کسطرح پر ہوگی-

مسئلہ ۹۸۴- اگر ایک درجہ مین بہ لحاظ قرابت سب برابر ہون اور اُنمین سب اولاد وارث کی ہون یا سب اولاد غیر وارث ہون تو اُن سب مین ترکہ اس حساب سے تقسیم کیا جائیگا کہ ہر مرد کو ہر عورت سے دوچند حصہ ملے مگر شرط یہ ہے کہ اُنکے اصول مین بہ ذکورت و انوثت اختلاف نہ ہو اگر اختلاف ہو (جیسے نواسی کا بیٹا بیٹی اور نواسہ کی بیٹی بیٹا) تو بقول امام ابو یوسفؒ باعتبار ابدان فروع تقسیم ہوگی اور بقول امام محمدؒ اُنکے اصول کے ابدان پر تقسیم کرکے ہر ایک کی اولاد کو اُسکی مورث کا حصہ دیا جائیگا- (امام ابو یوسفؒ کے قول کے موافق نواسی کے بیٹے کو دو اور نواسہ کی بیٹی کو ایک حصہ ملیگا- اور امام محمدؒ کے قول کے موافق نواسی کے بیٹے کو ایک اور نواسہ کی بیٹی یا بیٹے کو دو حصہ ملینگے اور امام ابو یوسفؒ کے قول کے موافق نواسہ اور نواسی کی بیٹیان مساوی حصہ پائینگی) امام ابو حنیفہؒ سے جو مشہور روایت اس معاملہ مین ہے وہ امام محمدؒ کے قول کے موافق ہے-

دو جہت والے کو ایک جہت والے سے زیادہ حصہ ملیگا

مسئلہ ۹۸۵- جو ذوی رحم کہ دو جہت سے قرابت رکھتا ہو اُسے

دونون جہت سی میراث ملیگی بہ خلاف جدات کے کہ دو جہت والی اور ایک جہت والی دونون برابر ہوتی ہین -

قسم دوم کی توریث کا قاعدہ

مسئلہ ۹۸۶ - قسم دوم[1] یعنی اجداد فاسدین وجدات فاسدہ مین مستحق میراث وہ ہوگا جو میت سے زیادہ قریب ہے اور اگر وہ سب مان کیطرف کے ہون یا سب باپ کی طرف کے ہون اور اُنکے اصول مین بہ ذکورت و انوثت اختلاف نہ ہو تو ترکہ ابدان موجودین پر بالاتفاق للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا اور اگر اصول مین ذکورت وانوثت اختلاف ہو تو مثل قسم اول کے محل اختلاف پر تقسیم کرکے ہر ایک کا حصہ اُسکی وارثون کو دیا جائیگا - اگر کچھ باپ کی جانب کے ہون اور کچھ مان کی جانب کے تو باپ کے جانب والونکو دو ثلث اور مان کے جانب والونکو ایک ثلث دیا جائیگا -

قسم سوم کی توریث کا قاعدہ

مسئلہ ۹۸۷ - قسم سوم یعنے میت کے والدین کے جزء کی تین قسمین ہین - حقیقی بھتیجیان اور حقیقی بہنون کی اولاد - علاتی[1] بھائی کی بیٹیان اور علاتی بہنون کی اولاد - اخیانی[1] بھائی اور بہنون کی اولاد - صنف اول و دوم کی حالت بالکل قسم اول کی سی ہے ترکہ (للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا) لیکن اخیانی بھائی بہنونکی اولاد کی صورت مین مرد و عورت کو یکسان برابر حصہ ملتا ہے - لیکن جب تینون طرح کی بھائی بہنون کی اولاد ہو تو امام ابو یوسف فرماتے ہین کہ صرف حقیقی بھائی بہنون کی اولاد وارث ہوگی اور وہ اورونکی حاجب ہوگی مگر امام محمد ترکہ کو اُن کے اصول پر تقسیم کرکے ہر ایک کا حصہ اُسکے وارثون کو دیتے ہین -

قسم چہارم کی توریث کا قاعدہ

مسئلہ ۹۸۸ - قسم چہارم یعنی میت کے جدین کے جزء کے احکام مثل قسم اول کے ہین - پس اگر وہ فقط مان کی طرف کے یا فقط باپ کی طرف کے ہون تو ترکہ للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا - اور اگر کچھ مان کی طرف کے اور کچھ باپ کی طرف کی ہون تو باپ کیطرف والون کو دو ثلث اور مان کی طرف والون کو ایک ثلث پہنچیگا -

دو طرف کا قرابتی والا ایک طرف کے قرابتی پر مقدم ہوگا

مسئلہ ۹۸۹ - جسکی قرابت دونون طرف سے ہو (یعنے مان و باپ دونون کی طرف سے) تو وہ ایک طرف کی قرابت والے پر

[1] یعنی ہر مرد کو ہر عورت سے دو چند حصہ

(یعنی جو فقط ماں یا فقط باپ کی طرف سے ہو) مقدم ہوگا اور جو از جانب پدر ہوگا وہ ماں کی جانب والے خواہ وہ مذکر ہو یا مونث اولی و اقوی ہوگا۔ دوسرے جو ولد وارث ہو وہ مقدم ہوگا غیر وارث کی ولد پر

ایک طرف والے کی قوت قرابت دوسری طرف والے کی باعث حرمان نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ ۹۹۰ - قوت قرابت ایک جانب والے کا دوسری جانب والے ضعیف کا باعث حرمان نہین ہوسکتا (بلکہ صرف اپنے درجہ مین ہوگا)[۱] پس خالہ عینی کے ساتھ علاتی پھوپھی محروم نہ ہوگی بلکہ دو ثلث پائے گی اور خالہ ایک ثلث۔

قرابت قویہ کو ولد وارث پر ترجیح ہے

مسئلہ ۹۹۱ - چچا اور پھوپھیون کی اولاد مین اگر دونون ایک رتبہ کے ہون اور ایک ولد وارث ہو مگر قرابت ضعیفہ رکھتا ہو اور دوسرا ولد ذوی رحم ہو مگر قرابت قویہ رکھتا ہو تو قرابت قویہ والے کو ولد وارث پر ترجیح ہے۔ جیسے حقیقی پھوپھی کا لڑکا اور علاتی چچا کی بیٹی ہو تو پھوپھی کے لڑکے کو کل مال ملیگا اور علاتی چچا کے بیٹے کو کچھ نہ ملیگا[۲]

ڈوبے اور جلے اور دبے ہوے لوگون کی اور حمل کی توریث کا بیان

غرقی و حرقی کا بیان

مسئلہ ۹۹۲ - جب چند اشخاص کشتی مین ہون اور وہ کشتی ڈوب جائے یا گھر مین ہون اور وہ گھر جل جائے یا گر پڑے یا وہ ایک ہی ساتھ کسی معرکہ مین مقتول ہون اور موت کا تقدم و تاخر معلوم نہ ہو تو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ ایک ہی ساتھ آن واحد مین مرے۔

غرقی و حرقی کی توریث کا قاعدہ۔

مسئلہ ۹۹۳ - جب موت کا تقدم و تاخر معلوم نہ ہو تو وہ باہم وارث نہونگے لیکن اگر تعین ہوجائے کہ کون پہلے مرا اور کون بعد تو وہ باہم ایک دوسرے کے وارث ہونگے اور اسکی پانچ صورتین ہین۔

۱- اول یہ کہ میت سابق بالیقین معلوم ہو تو پہلے مردہ کا پچھلا وارث ہوگا۔

---

[۱] جیسے خالہ عینی کے ساتھ خالہ علاتی محروم ہوتی ہے۔

[۲] واضح ہو کہ اکثر کتب معتبرہ مین جمیع مسائل ذوی الارحام مین فتوی امام محمد کے قول پر ہے لیکن بسبب سہولت کے بعض علمار نے امام ابویوسف کا قول اختیار کیا ہے۔

دوم یہ کہ میت سابق پہلے تو علی الیقین معلوم تھی لیکن بعد شبہہ پڑگیا تو اُسکی میراث موقوف رہے گی تا وقتیکہ شبہہ زائل ہو کر یقین حاصل ہو یا وارث باہم صلح کرلین۔

سوم یہ کہ میت سابق بلا تعین معلوم ہو تو اسمین کوئی کسی کا وارث نہ ہوگا۔

چہارم یہ کہ سب کی موت ایک ساتھ ہی ہو تو بھی کوئی کسی کا وارث نہ ہوگا۔

پنجشم یہ ہے کہ تقدم و تاخر اموات کچھ معلوم نہ ہو تب بھی باہم ایک دوسرے کا وارث نہوگا۔

جب ترتیب اموات معلوم نہو تو ہر ایک کے ورثار زندہ وارث ہونگے۔

مسئلہ ۹۹۴- اگر اموات مذکورین کی ترتیب معلوم نہ ہو تو ہر ایک میت کا مال اُسکے زندہ وارثون کو ملیگا۔

حمل کیلیے حصہ بچا رکھا جائیگا

مسئلہ ۹۹۵- اگر میت منجملہ دیگر ورثار کے ایک حاملہ چھوڑے (خواہ حاملہ میت کی زوجہ ہو یا مان بہن وغیرہ) تو حمل کے واسطے ایک بنت واحد یا ابن واحد کا حصہ بچا رکھا جائیگا اسطرح پر کہ اگر لڑکے کا حصہ زیادہ ہوتا ہو تو وہ اور لڑکی کا حصہ زیادہ ہوتا ہو تو وہ حمل کے لیے رکھ چھوڑا جائے۔ پس اگر کوئی شخص مرے اور اپنی زوجہ حاملہ اور والدین اور ایک دختر کو چھوڑے تو اس صورت مین حمل کو عورت فرض کرینگے کیونکہ اگر مرد فرض کرتے ہین تو اُسے حصہ کم ملتا ہے بمقابلہ عورت فرض کرنیکی حالت کے۔ اسی طرح اگر ایک عورت مرے اور وہ زوج کو اور مان حاملہ کو چھوڑے تو اس صورت مین بھی حمل کو عورت ہی فرض کرینگے تاکہ اُسکے واسطے زیادہ ترکہ بچا رکھا جائے۔ اگر کوئی شخص زوجہ حاملہ و بیٹی چھوڑ مرے تو حمل کو مرد فرض کرینگے تاکہ حصہ زیادہ رکھا جائے۔

ولائے موالات کا بیان

ولائے موالات کی تعریف۔

مسئلہ ۹۹۶- لغت مین ولا بمعنی محبت و قرب اور موالات بمعنی متابعت ہے اور اصطلاح شرع مین ولاء باہم مددگاری کرنیسے مراد ہے اور موالات یہ ہے کہ مرد مسافر کسی سے کہے کہ نہ میرا کوئی مددگار ہے نہ میری برادری ہے لہذا تو مجھے اپنی طرف اور اپنی قوم کی طرف ملالے تاکہ مین بھی تیرے ہی گروہ سے سمجھا جاؤن اور تو میری مدد کیجیو اور میرے اوپر سے نوائب و مصائب کو دور کیجیو اور اگر مین مرجاؤن تو تو میرے مال کا وارث ہے تو اگر وہ دوسرا شخص قبول کرے تو ان حدونمین عقد موالات منعقد ہوجائیگی۔

موالات کی شرطین

مسئلہ ۹۹۷- عقد موالات کے لیے اسلام شرط نہین مگر حسب ذیل

اور شرائط ہین۔

۱- عاقد اسفل آزاد مجہول النسب ہو یعنے اپنے سوا دوسرے کیطرف منسوب نہ ہو (اُسکی طرف غیرکا منسوب ہونا مجہولیت نسب کا مانع نہین ۔)

۲- مولائے اسفل عربی نہ ہو عجمی ہو۔ ولا کے وقت اُسکا کوئی وارث نسبی نہ ہو۔

۳- اُسکے واسطے ولائے عتاقہ اور ولائے موالات کسی شخص سے نہ ہو۔

۴- اُسکی طرف سے بیت المال سے دیت نہ دیگئی ہو۔

۵- عاقد اسفل عاقل بالغ ہو۔

میراث مولی کا قاعدہ

مسئلہ ۹۹۸- ہمیشہ دیت اسفل کی اعلی پر اور میراث اسفل کی اعلی کیواسطے ہوا کرتی ہے لیکن اگر دونون جانب سے میراث مشروط ہو (یعنی اعلی مرے تو اسفل اُسکی میراث لے اور اسفل مرے تو اعلی اُسکی میراث لے) تو بھی عقد موالات صحیح ہے۔

مقرلہ بالنسب علی الغیر کا بیان

مقرلہ بالنسب علی الغیر کی تعریف

مسئلہ ۹۹۹- مقرلہ بالنسب علی الغیر وہ ہے جو اپنا نسب کسی شخص سے بواسطہ کسی غیر شخص کے منسوب کرے اور وہ غیر اُس سے منکر ہو[1]۔ مثلاً زید خالد کو اپنا بھائی بیان کرے تو زید مقر ہے اور خالد مقرلہ اور زید کا باپ شخص غیر اور مقرعلیہ ہے۔ یعنے جب زید نے خالد کو بھائی کہا تو زید کا باپ خالد کا بھی باپ ٹھہرا پس اگر زید کا کوئی وارث نہو تو خالد اُسکا وارث ہوگا لیکن خالد کا نسب زید کے باپ سے ثابت نہ ہوگا وہ اُسکی میراث پائیگا کیونکہ اقرار اپنی ذات پر حجت ہوتا ہے نہ غیر پر لیکن اگر زید کا باپ اُسکی تصدیق کرے یا اُسی کی طرح وہ بھی اقرار کرے تو اُس سے بھی خالد کا نسب ثابت ہوگا اور اُسکی میراث کا حقیقتہ دیگر ورثاء کے ساتھ وارث ہوگا۔ گو بعد اقرار زید کا باپ منکر ہو جائے۔

میراث خنثی کا بیان

خنثی کی تعریف

مسئلہ ۱۰۰۰- خنثی اُسے کہتے ہین جو صاحب فرج اور ذکر ہو۔ یا دونون علامتونسے

[1] اگر غیر منکر نہ ہو تو پھر یہ وارث حقیقی ہوجائیگا اس درجہ سے نکلجائیگا۔

صفراہو- اگر وہ فرج سے پیشاب کرے تو عورت ذکر سے پیشاب کرے تو مرد قرار دیا جائیگا-

خنثیٰ مشکل

مسئلہ ۱۰۰۱- اگر خنثیٰ ذکر و فرج دونون سے پیشاب کرے تو جس سے پہلے کرے اُسکا اعتبار ہوگا اگر دونون سے برابر پیشاب نکلتا ہو تو اُسے خنثیٰ مشکل کہتے ہین-

یہ حالت تو قبل از بلوغ کی ہے اب اگر بعد بلوغ اُسکے داڑھی نکلے یا وہ کسی عورت سے جماع کرے یا اُسکو مثل مردونکے احتلام ہو تو وہ مرد ہے اور اگر اُسکی پستان ظاہر ہوئین یا مثل عورتون کے اُسکو حیض آیا یا حمل رہا یا اُس سے مثل عورتونکے جماع ممکن ہوا تو وہ عورت ہے- اگر بعد بلوغ کوئی علامت نہ ظاہر ہوئی ہو یا دونون علامتین ظاہر ہوئین (مثلاً پستان بھی اُبھرین اور داڑھی بھی نکلی یا ذکر سے منی نکلی اور فرج سے حیض جاری ہوا) تو وہ خنثیٰ مشکل ہے-

خنثیٰ مشکل کی میراث کا قاعدہ

مسئلہ ۱۰۰۲- خنثیٰ مشکل اکثر احکام مذہبی مین مثل عورتون کے خیال کیا جاتا ہی مگر میراث اقل النصیبین یعنے اسوء الحالین ہے پس اگر خنثیٰ کو عورت فرض کرنیسے اُسکا حصہ زیادہ ہوتا ہو تو اُسے مرد فرض کرینگے اور اگر مرد فرض کرنے سے زیادہ اور عورت فرض کرنیسے حصہ کم ملتا ہو تو عورت فرض کرینگے- اگر عورت فرض کرنیسے اُسے حصہ ملتا ہو اور مرد فرض کرنے سے نہ ملتا ہو یا عکس اُسکے تو اُسکو وہی فرض کرینگے جسمین وہ محروم ہوتا ہو-

مفقود الخبر کے احکام*

مفقود کی تعریف

مسئلہ ۱۰۰۳- لغت مین مفقود کے معنی معدوم کے ہین اور شرع مین اُس غائب کو مفقود کہتے ہین جسکے مرنے جینے کی کچھ خبر نہ ہو-

مفقود الخبر کو متوفی قرار دیے جانیکی مدت

مسئلہ ۱۰۰۴- مفقود الخبر کو متوفی قرار دیے جانیکی مدت یہ ہے کہ اُسکی تاریخ ولادت سے نوسے سال کا زمانہ گزر جائے (اسی پر فتویٰ ہی بعضون نے تاریخ گم گشتگی سے ۴۰ سال اور بعضون نے تاریخ ولادت سے ۶۰ سال اور ۷۰ سال اور ۸۰ سال بھی بیان کیے ہین لیکن اکثر علماء معتبرین نے یہ قرار دیا ہے کہ چونکہ نوسے برس تک اس زمانہ مین آدمی بہت کم جیتا ہے اسلیے اُسکی موت کا حکم اُسوقت دیدیا جائے جبکہ اُسکے ساتھی ہم عمر مرجائین-

* چونکہ مفقود الخبر اکثر احکام مین مثل میت کے ہے اسلیے اُسکے متعلقہ احکام کا بیان یہان بے محل نہین

مفقود اپنی ذات کیلیے زندہ ہے۔

مسئلہ ۱۰۰۵- مفقود اپنی ذات کے حق مین زندہ ہے پس اُسکی عورت دوسرے سے نکاح نہ کرے اور نہ اُسکا مال تقسیم کیا جائے الاجبکہ اُسکی مدت مفقود الخبر قرار دیے جانے کی پوری ہوجائے۔

مفقود غیر کے لیے مثل مردہ کے ہے

مسئلہ ۱۰۰۶- مفقود غیر کی ذات کے لیے مثل مردہ کے ہے یعنی غیر اُسکے واسطہ سے وارث نہ ہوگا جیسے کوئی شخص ایک پسر مفقود اور دو دختر چھوڑ کے مرا پسر مفقود کی اولاد موجود ہے مگر وہ وارث نہ ہوگی۔

مفقود کا مال ورثا باہم تقسیم کرلینگے۔

مسئلہ ۱۰۰۷- مفقود کا مال بعد اُسکے مردہ قرار دیے جانیکے اُسکے ورثا مین تقسیم کرلیا جائیگا اور اُسکی زوجہ موت کی عدت پوری کرکے جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے اور اگر بعد مدت معینہ وہ زندہ واپس آیا تو زوجہ کا وہی مستحق ہے اگر زوجہ نے کسی سے نکاح نہ کرلیا ہو اور اگر نکاح کرلیا ہو تو پھر اُسکو کچھ اختیار نہین ہے۔

مال وصیت کا مفقود مستحق نہین ہوتا۔

مسئلہ ۱۰۰۸- مفقود مال وصیت کا مستحق نہین ہوتا جبکہ موصی مرگیا ہو۔

مفقود الخبر کا حصہ محفوظ رکھا جائیگا۔

مسئلہ ۱۰۰۹- مفقود الخبر کا حصہ قبل مردہ قرار دیے جانے کے محفوظ رکھا جائے گا۔ اور اگر اندرون مدت وہ آگیا تو وہ اپنا حصہ جو اُسکے لیے اُٹھا رکھا گیا ہولے گا اور بعد مدت آئے تو جو مال کہ ورثا کے قبضہ مین ہو وہ اُسکو ملیگا اور جو مال کہ خرچ ہوچکا ہو اُسکا مطالبہ نہ کرسکیگا۔ اگر مدت گزرجائے اور مفقود نہ آئے تو اُسکا حصہ مورث کے وارثون کو پھیر دیا جائیگا۔

مفقود غیر کا حاجب ہوگا

مسئلہ ۱۰۱۰- اگر مفقود کے ساتھ کوئی ایسا وارث ہو جو مفقود کی وجہ سے بالکل محجوب ہوتا ہو تو ایسے وارث کو کچھ نہ دیا جائیگا اور اگر اُسکا حصہ مفقود کی وجہ سے کم ہوتا ہو تو اُسے کمتر حصہ دیا جائیگا۔ اور باقی امانت رکھا جائیگا۔

مخارج کا بیان

مخارج کی تعریف

مسئلہ ۱۰۱۱- مخارج جمع ہے مخرج کی اور مخرج ہر کسر منفرد کا وہ اقل عدد ہے جس عدد سے وہ کسر صحیح ہو یعنی بلا ٹوٹے ہوئے حصہ پورا نکل آئے جیسے ۴ سے ربع اور ۳ سے ثلث بلا کسر نکل آتا ہے۔

ہر حصہ کا مخرج۔ مسئلہ ۱۰۱۲۔ مخرج نصف کا ۲۔ اور ربع کا ۴۔ اور ثمن کا ۸ ثلث و ثلثین کا ۳ اور سدس کا ۶ ہے۔ یعنی سوائے دو کے باقی سب کا مخرج انکا ہمنام عدد ہے۔

ہر حصہ کا ہمنام مخرج ہوتا ہے یا کمتر حصہ کا ہمنام مخرج ہوتا ہے۔ مسئلہ ۱۰۱۳۔ اگر مسئلہ مین ایک ہی حصہ ہو تو اُسے حصہ کا ہمنام عدد مخرج ہوگا پس اگر ایک شخص ایک دختر اور ایک عصبہ چھوڑے تو مسئلہ دو سے ہوگا جیسے۔

میت مسئلہ ۲

بیٹی	بھائی
نصف	عصبہ
۱	۱

اور اگر زوجہ لا ولد اور عصبہ چھوڑے تو مسئلہ ۴ سے ہوگا اسطرح پر۔

میت مسئلہ ۴۔

زوجہ	بھائی
ربع	عصبہ
۱	۳

اور اگر زوجہ اولاد کے ساتھ ہو تو مسئلہ ۸ سے ہوگا جیسے۔

میت مسئلہ ۸۔

زوجہ	بیٹا
ثمن	عصبہ
۱	۷

اگر ایک سے زیادہ حصے ایک مسئلہ مین ہون مگر ایک ہی نوع[ا] کے تو ان مین سب سے چھوٹے حصہ کا ہمنام عدد مخرج ہوتا ہے مثلاً میت شوہر اور دختر اور ایک عصبہ چھوڑے تو مسئلہ ۴ سے ہوگا۔

میت مسئلہ ۴

زوج	دختر	بھائی
ربع	نصف	عصبہ
۱	۲	۱

اگر میت زوجہ و دختر اور ایک عصبہ چھوڑی تو مسئلہ ۸ سے ہوگا۔

میت مسئلہ ۸

زوجہ	بیٹی	بھائی
ثمن	نصف	عصبہ
۱	۴	۳

[ا] مسئلہ ۹۴۸ ملاحظہ طلب ہے نوع اول یعنی ثمن و ربع و نصف باہم ایک دوسرے سے دوچند ہین یعنی ثمن کا دوچند ربع ہے اور ربع کا دوچند نصف ہے اسیطرح نوع ثانی یعنے سدس و ثلث و ثلثین کی بھی یہی حالت ہے مین ایک عدد کا مخرج اُسکے دوچند و سہ چند کا مخرج بھی ہوگا۔

اسی طرح اگر میت دو بھائی اخیافی اور جدہ اور عصبہ چھوڑے تو مسئلہ ۶ سے ہوگا۔

مسئلہ ۶

چچا	جدہ	اخیافی بھائی
عصبہ	سدس	ثلث
۳	۱	۲

نوع اول و نوع ثانی کی اجتماع کی صورت مین مسئلہ کتنے سے ہوگا

مسئلہ ۱۰۱۴ - اگر کچھ حصص نوع اول کے ہون اور کچھ نوع ثانی کے تو انکی تین صورتین ہین یا تو نصف بعض یا کل نوع ثانی کے ساتھ ہوگا یا ربع یا ثمن پس اگر نصف ساتھ کل یا بعض نوع ثانی کے جمع ہو تو مسئلہ ۶ سے ہوگا جیسے

مسئلہ ۶

بہن اخیافی	شوہر	ماں
ثلث	نصف	سدس
۲	۳	۱

اور اگر ربع ساتھ کل یا بعض نوع ثانی کے ہو تو مسئلہ ۱۲ سے ہوگا جیسے

مسئلہ ۱۲

چچا	دو بیٹیاں	شوہر
عصبہ	دو ثلث	ربع
۱	۱۶	۳

اگر ثمن کل یا بعض نوع ثانی کے ساتھ ہو تو مسئلہ ۲۴ سے ہوگا جیسے

مسئلہ ۲۴

بھائی	دو بیٹیاں	زوجہ
عصبہ	دو ثلث	ثمن
۵	۱۶	۳

عول کا بیان

عول کی تعریف

مسئلہ ۱۰۱۵ - لغت مین غلبہ و زیادت کو اور شرع مین سہام ورثہ کی (جبکہ مجموعہ سہام مخرج سے زائد ہو) زیادہ کر دینے کو عول[1] کہتے ہین۔

عول کا طریقہ اور اسکے انتہائی عدد۔

مسئلہ ۱۰۱۶ - مخرج کل سات ہین۔ دو۔ تین۔ چار۔ آٹھ۔ چھ۔ بارہ چوبیس۔ انمین سے دو اور تین اور چار و آٹھ تو عول نہین کرتا مگر چھ و بارہ و چوبیس کا عول ہوتا ہے۔ ۶ کا عول ۱۰ تک ہوا کرتا ہے طاق و جفت دونوں (یعنے ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ تک عول ہوگا) ۱۲ کا عول ۱۷ تک ہوتا ہے مگر صرف طاق عدد آتے ہین جفت نہین آتے۔

[1] عول کی غرض یہ ہے کہ بحساب رسدی کل وارثوں کے حصہ مین کم ہوجاے نہ کسی خاص وارث کو نقصان پہنچے۔

(یعنی ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ - آئینگے ۲۴ و ۲۱ نہ آئینگے) ۲۴ کا عول صرف ۲۷ ہی ہوتا ہے اور کوئی عدد نہین ہوتا۔

اگر کسی مسئلہ مین ۶ کا عول ۱۰ تک طاق وجفت نہ آئے زیادہ آئے اور بارہ کا عول ۱۷ سے زیادہ آئے یا کم آئے مگر جفت عدد آئے اور ۲۴ کا عول سوائے ۲۷ کے کوئی اور عدد آئے تو سمجھ لو کہ مسئلہ ہی غلط ہے حصص دینے مین غلطی ہوئی ہوگی یا مسئلہ لگانے یا عمل کرنے مین۔

مثال[۱] عول ۶ تا ۷ — مسئلہ ۶ عول ۷

شوہر	دو بہنین
نصف	دو ثلث
۳	۴

مثال[۲] عول ۶ تا ۸ — مسئلہ ۶ عول ۸

شوہر	جدہ	دو بہنین حقیقی
نصف	سدس	دو ثلث
۳	۱	۴

مثال[۳] عول ۶ تا ۹ — مسئلہ ۶ عول ۹

شوہر	دو حقیقی بہنین	۲ اخیافی بہنین
نصف	دو ثلث	ثلث
۳	۴	۲

مثال[۴] عول ۶ تا ۱۰ — مسئلہ ۶ عول ۱۰

شوہر	حقیقی بہنین	جدہ	۲ اخیافی بہنین
نصف	دو ثلث	سدس	ثلث
۳	۴	۱	۲

مثال[۵] عول ۱۲ تا ۱۳ — مسئلہ ۱۲ عول ۱۳

زوجہ	جدہ	دو بہنین حقیقی
ربع	سدس	دو ثلث
۳	۲	۸

مثال[۶] عول ۱۲ تا ۱۵ — مسئلہ ۱۲ عول ۱۵

زوجہ	دو حقیقی بہنین	دو اخیافی بہنین
ربع	دو ثلث	ثلث
۳	۸	۴

مثال[۷] عول ۱۲ تا ۱۷ — مسئلہ ۱۲ عول ۱۷

زوجہ	مان	دو حقیقی بہنین	دو اخیافی بہنین
ربع	سدس	دو ثلث	ثلث
۳	۲	۸	۴

تصحیح کا بیان

تصحیح کی تعریف — **مسئلہ ۱۰۱۷** - تصحیح فرائض مین اُسے کہتے ہین کہ ایک کم سے کم ایسا عدد لیا جائے جس سے بلا کسر ورثا کو پورے سہام مل جائین۔

نسبتون کا بیان — **مسئلہ ۱۰۱۸** - تصحیح مسائل کے لیے یہ سمجھ لینا ضرور ہے کہ نسبتین کتنی ہین اعداد[۵] سہام و رؤس وغیرہ یا تو باہم متداخل ہونگے یا متماثل یا متوافق یا

[۵] وارثون کے اعداد کو عدد رؤس اور اُنکے حصون کے اعداد کو عدد سہام کہتے ہین۔

متباین -

نسبت تداخل کا بیان

مسئلہ ١٠١٩- اگر ایسے دو چھوٹے بڑے عدد ہون کہ اُنمین سے چھوٹے کو بڑے مین سے چند بار نکالین تو وہ بڑا عدد فنا ہو جائے (جیسے ٢ و ٤ یا ٣ و ٦ یا ٢ و ٨ یا ٤ و ٨ وغیرہ) تو کہا جائیگا کہ اُن دونون مین نسبت تداخل ہے -

نسبت تماثل کا بیان

مسئلہ ١٠٢٠- جب دو عدد باہم مساوی ہون (جیسے ٣ و ٣ و ٤ و ٤ وغیرہ) تو کہا جاتا ہے کہ اُنمین نسبت تماثل ہے -

نسبت توافق

مسئلہ ١٠٢١- ایسے دو عدد کہ جو نہ تو باہم متداخل ہون نہ متماثل لیکن کوئی تیسرا عدد ایسا ہو کہ جسپر یہ دونون پورے تقسیم ہو جاتے ہون (جیسے ٦ و ٩ کہ ٣ پر برابر تقسیم ہو جاتے ہین) تو کہا جائیگا کہ اُن دونون عددونمین نسبت توافق ہے اگر مقسوم علیہ[1] دونون عددون کا ٢ ہو تو کہا جائے گا کہ اُن دونون عددون مین توافق بالنصف اور اگر ٣ ہو تو توافق بالثلث اور اگر ٤ ہو تو توافق بالربع کہلائے گا وعلی ہذا- توافق بالسدس و توافق بالثمن وغیرہ وغیرہ-

وفق کی تعریف

مسئلہ ١٠٢٢- اگر توافق بالنصف ہو تو ہر عدد کا نصف وفق ہوا کرتا ہے (جیسے ٨ و ٦ مین بوجہ توافق بالنصف ٨ کا وفق ٤- اور ٦ کا ٣ ہے) اور اگر ثلث ہو تو اُسیطرح ہر عدد کا ثلث اور اگر ربع ہو تو ہر عدد کا ربع اُسکا وفق کہلاتا ہے وعلی ہذا القیاس توافق بالثمن وغیرہ کی حالت ہے-

نسبت تباین

مسئلہ ١٠٢٣- جب دو عدد اس طرح کے ہون کہ نہ تو اُنمین نسبت تداخل ہو نہ تماثل نہ توافق یعنی نہ وہ باہم برابر ہون نہ ایک دوسرے مین متداخل نہ کسی تیسرے عدد سے اُنکی تقسیم ممکن ہو (جیسے ٤ و ٥ و ٧ وغیرہ) تو کہا جائے گا کہ ان مین باہم نسبت تباین ہے-

تصحیح کا طریقہ

مسئلہ ١٠٢٤- تصحیح کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی ایک ہی فرقہ ورثا کے وہ سہام جو کہ مخرج سے انھین ملے ہون اُنکے اعداد رؤس پر برابر تقسیم نہ ہو سکین تو دیکھو کہ اُنکے عدد رؤس اور سہام مین کیا نسبت[2] ہے اگر نسبت تداخل یا توافق ہو تو عدد رؤس کے

---

[1] یعنی جسپر وہ دونون عدد تقسیم ہو جاتے ہین [2] جبکہ نسبت تماثل ہوگی تو زیادہ عمل کرنیکی ضرورت نہوگی ہر وارث کو اُسکا حصہ پورا ملجائیگا- اسیطرح جبکہ عدد سہام زیادہ ہون اور عدد رؤس کم اور اُنمین نسبت تداخل ہوگی تب بھی برابر تقسیم ہو جائیگی

وفق کو اور اگر نسبت تباین ہو تو کل عدد رؤس کو اصل مسئلہ یا مسئلہ عائلہ مین (جیسی
صورت ہو) ضرب کرین اور اُس سے عدد سہام کو بھی ضرب کرین اصل مسئلہ
(یا عول کا حاصل ضرب) مسئلہ قرار پائیگا اور اعداد سہام کا حاصل ضرب حصہ ورثاء
ہوگا جس سے برابر برابر ہر شخص کے سہام معلوم ہو جائینگے اگر وفق سے ہر ایک کے عدد سہام کو
ضرب دینے مین تکلف معلوم ہو تو یون بھی عمل معلوم ہو سکتا ہے۔ حاصل ضرب مسئلہ سے وہی ربع
یا نصف یا ثلث وغیرہ ورثاء کے حصص نکال لو اگر تمھین شک ہو کہ تمنے قاعدہ تصحیح مین غلطی تو
نہین کی تو آسان طریقہ تصحیح کے جانچنے کا یہ ہے کہ کل اعداد سہام کو جو بعد ضرب وغیرہ آئے ہین
جمع کرو اگر حاصل جمع تصحیح شدہ مسئلہ کے برابر ہو تو سمجھ لو کہ تمنے تصحیح کے عمل مین غلطی نہین کی
اگر برابر نہ ہو تو سمجھ لو کہ تمھارے عمل مین کہین نہ کہین غلطی واقع ہوئی ہے۔ دوسرا طریقہ
جانچ کا یہ ہے کہ وفق سے ہر عدد سہام کو جو ضرب دیا ہے اصل مسئلہ مصححہ سے حصص ربع یا ثلث
وغیرہ نکال کر دیکھو کہ وہ بھی ہر عدد سہام کے حاصل ضرب کے برابر ہے یا نہین۔ اگر برابر ہو تو
مسئلہ صحیح ہے ورنہ غلط مگر یہ طریقہ مسئلہ عائلہ مین نہین چل سکتا کیونکہ وہان اصل مسئلہ قائم نہین
رہا کرتا ہے اسکی تمثیلات کو غور سے دیکھو۔

ہدایت۔ نسبت تماثل کے لیے اور تداخل کی اُن شکلون کے لیے جنمین عدد سہام عدد رؤس سے
زائد ہون تمثیلات درج کرنے کی ضرورت نہین کیونکہ اُسمین سہام خود ہی ورثا پر برابر تقسیم
ہو جائینگے مثلاً ۳ وارث ہین اور ۳ ہی عدد سہام ہین تو ہر ایک کو ایک ایک مل جائے گا
اسی طرح جبکہ ۳ وارث ہون اور عدد سہام ۶ ہون تب بھی ظاہر ہے کہ ہر ایک کو دو سہام ملینگے
پس اسیوجہ سے اُن اشکال کی تمثیلات درج نہین کیجاتی ہین۔

نسبت تداخل کی مثال اصل مسئلہ کے ساتھ جبکہ ایک ہی فریق کے عدد رؤس پر عدد سہام پورے پورے تقسیم ہو سکتے ہون۔

مسئلہ ۱۰۲۵۔

مسئلہ ۶ × ۲ = ۱۲ مسئلہ تصحیح ۱۲ — وفق ۲

بیٹیاں	باپ	ماں
دو ثلث	سدس	سدس
۴ / ۸	۱ / ۲	۱ / ۲

اصل مسئلہ ۶ سے ہے ایک ایک ماں و باپ کو ملا ہے اور ۸ بیٹون کو ۴ سہام ملتے ہین مگر اسمین سے

[۵] عول شدہ۔

ہر ایک کو برابر نہین پہنچ سکتا لہذا آٹھ کے وفق ۲ کو اصل مسئلہ مین اور اعداد سہام مین ضرب دیا جس سے مسئلہ کی پوری تصحیح ہو گئی۔ اب ہم اپنے عمل کو جانچتے ہین کہ ہمارا یہ عمل صحیح ہے یا غلط۔ کل اعداد سہام حاصل شدہ ۲ و ۲ و ۸ ہین ان سب کا مجموعہ ۱۲ ہوتا ہے جو عدد مسئلہ مصححہ ہے جس سے معلوم ہوا کہ ہمارے عمل مین غلطی نہین ہے تاہم دوسرے طریقہ سے جانچتے ہین۔ اب مسئلہ ۱۲ قرار پایا ہے ۱۲ کا سدس ۲ ہوتا ہے جو والدین سے ہر ایک کو ملا ہے اور ۱۲ کا دو ثلث ۸ ہے اور وہی دختروں کے سہام ہین۔ لہذا ہمکو اپنے عمل کی صحت کا یقین ہو گیا۔

مسئلہ ۱۰۲۶

نسبت تداخل کی مثال عول کے ساتھ جبکہ ایک ہی فریق کے عدد روس پر عدد سہام پورے پورے تقسیم نہو سکتے ہون۔

مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ × ۲ = ۳۰ مسئلہ تصحیح ۳۰ — وفق ۲

زوج	ماں	باپ	۱۶ بیٹیاں
ربع	سدس	سدس	دو ثلث
۳/۶	۲/۴	۲/۴	۸/۱۶

اصل مسئلہ ۱۲ سے ہی آٹھ ۱۶ بیٹیون کو ۸ سہام ملتے ہین جو اُن پر پورے پورے تقسیم نہین ہو سکتے۔

۱۶ و ۸ مین نسبت تداخل ہے لہذا ۱۶ کے وفق ۲ کو مسئلہ عائلہ (یعنی ۱۵) مین ضرب کیا اور اُسی ۲ سے ہر فریق کے سہام کو ضرب کیا حاصل ضرب مسئلہ کا ۳۰ ہوا وہی اصل مسئلہ ٹھہرے گا اور حاصل ضرب اعداد سہام کا ۱۶ و ۴ و ۴ و ۶ ہے وہی ہر فریق کے سہام ہین۔ اب ہم اپنے عمل کو جانچتے ہین کہ صحیح ہے یا غلط تب ہم کل اعداد سہام حاصل شدہ یعنی ۶+۴+۴+۱۶ کو جمع کرتے ہین تو وہ ۳۰ ہو جاتے ہین جس سے ہمین معلوم ہوا کہ ہمارا عمل غلط نہین ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۷

نسبت توافق کی مثال اصل مسئلہ کیساتھ جبکہ ایک ہی فریق کے سہام عدد روس پر برابر منقسم نہ ہوں

مسئلہ ۶ × ۳ = ۱۸ تصحیح ۱۸ — وفق ۳

جدہ ۱	بیٹیاں ۶	چچا ۱
سدس	دو ثلث	عصبہ
۱/۳	۴/۱۲	۱/۳

اصل مسئلہ ۶ سے ہے ایک جدہ کا ایک اور ایک چچا کا ایک سہام تو اُن پر برابر منقسم ہے مگر ۶ دختروں کو ۴ سہام ملے ہین وہ اُن پر تقسیم نہین ہو سکتے غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ۶ و ۴ مین نسبت توافق ہے اور توافق بالنصف پس ہمنے عدد رؤس ۶ کے وفق ۳ کو اصل مسئلہ

اور اعداد سہام سے ضرب کیا اصل مسئلہ کا حاصل ضرب ۱۸ ہے وہی مسئلہ قرار پایا اور حاصل ضرب اعداد سہام ۳ و ۱۲ و ۳ ہے وہی اعداد سہام ہین جو ہر ایک پر برابر برابر منقسم بھی ہین یعنے ہر بیٹی کو ۲ سہام چچا کو ۳ جدہ کو ۳ سہام ملے ہین اور ان سب کا مجموعہ ۱۸ ہوتا ہے جو مسئلہ کے عدد کے برابر ہے معلوم ہوا کہ سوال صحیح ہے۔

نسبت توافق کی مثال عول کے ساتھ جبکہ ایک ہی فریق کے سہام اُسکے رؤس پر غیر منقسم ہون۔

مسئلہ ۱۰۲۸-

مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ × ۳ = ۴۵ — وفق ۳

زوج	ماں	باپ	۶ دختر
ربع	سدس	سدس	دو ثلث
۳/۹	۲/۶	۲/۶	۸/۲۴

اصل مسئلہ ۱۲ اسی ہے ہمین ۶ دخترونکو ۸ سہام ملے ہین ۸ سہام ہین سے ۶ کو برابر برابر سہام بلا کسر نہین ملسکتے۔ باقی ورثار کو چونکہ برابر سہام ملے ہین ان سے بحث نہین۔ ۸ و ۶ مین نسبت توافق بالنصف ہے لہذا ۶ کا وفق جو ۳ ہے اُس سے اصل مسئلہ ۱۵ کو ضرب کیا ۴۵ ہوے یہی مسئلہ قرار پایا پھر اسی تین سے ہر ایک کے سہام کو ضرب دیا تو ۹ و ۶ و ۶ و ۲۴ ہو گئے جو ہر ایک کے اعداد رؤس پر برابر تقسیم ہو جاتے ہین اور ہر دختر کو ۴ سہام والدین کو چھ چھ سہام زوج کو ۹ سہام ملتے ہین۔

نسبت تباین کی مثال اصل مسئلہ کے ساتھ جبکہ ایک ہی فریق کے سہام اُنکے عدد رؤس پر غیر منقسم ہون۔

مسئلہ ۱۰۲۹-

مسئلہ ۶ × ۵ = ۳۰ — تباین ۵

ماں	باپ	۵ دختر
سدس	سدس	دو ثلث
۱/۵	۱/۵	۴/۳۰

اصل مسئلہ ۶ سے ہے والدین کو ایک ایک اور ۵ دخترونکو ۴ سہام ملتے ہین جو اُنپر غیر منقسم ہین اور ۴ و ۵ مین نسبت تباین ہے لہذا ۵ سے (جو کہ عدد رؤس ہے) اصل مسئلہ ۶ کو ضرب کیا حاصل ضرب ۳۰ مسئلہ قرار پایا اور اسی پانچ سے اعداد سہام کو علحدہ علحدہ ضرب دینے سے ۲۰ و ۵ و ۵ حاصل ہوے جس سے ہر فرقہ کے ہر ایک وارث کو پورے پورے سہام مل سکتے ہین۔ یعنے ۲۰ پانچ پر برابر تقسیم ہون گے ہر ایک دختر کو ۴ سہام ملین گے۔

نسبت تبائن کی مثال عول کے ساتھ جبکہ ایک ہی فریق کے سہام عدد رؤس پر غیر منقسم ہون۔

مسئلہ ۱۰۳۰- مسئلہ ۶ عول ۷ × ۵ = ۳۵ تبائن ۵

حقیقی بہنین ۵	زوج
دو ثلث	نصف
۴ / ۲۰	۳ / ۱۵

اصل مسئلہ ۶ سے کیا گیا تھا اور ۷ تک عول ہوا۔ ۵ بہنون کو ۴ سہام ملے ہین جو اُنپر کسی طرح بے کسر تقسیم نہین ہو سکتے غور کرنیسے معلوم ہوا کہ ۵ و ۴ مین نسبت تبائن ہے لہذا ۵ (عدد رؤس) مسئلہ عائلہ کو ضرب دیا ۳۵ ہوے اور اسی ۵ سے عدد سہام کو ضرب دیا بہنون کو ۲۰ سہام ملے اور شوہر کو ۱۵ (جسکا مجموعہ ۳۵ ہے) اور یہ سہام اُنکے اعداد رؤس پر پورے پورے تقسیم ہوجاتے ہین یعنی شوہر کو ۱۵ سہام اور ہر بہن کو ۴ سہام ملینگے۔

ایک سے زیادہ فریق کے اعداد سہام اعداد رؤس پر تقسیم ہونیکی حالت مین تصحیح

مسئلہ ۱۰۳۱- اگر ایسی صورت ہو کہ ایک فرقہ سے زیادہ کے عدد سہام اُنکے اعداد رؤس پر برابر تقسیم نہ ہو سکتے ہون تو اُسکی تصحیح کا یہ قاعدہ ہے کہ ہر فرقہ کے عدد رؤس اور سہام کو دیکھو کہ اُسمین کیا نسبت ہے اور اسطرحپر کل اعداد رؤس و سہام کی نسبتون کا علحدہ علحدہ لحاظ کرکے اگر انمین نسبت تبائن ہو تو کل عدد رؤس کو اور اگر توافق یا تداخل ہو تو اُسکے وفق کو اور اگر تماثل ہو تو اُنمین سے ایک کو لے لین پھر ہر فریق کے عدد رؤس (یا اُسکے وفق) کا دوسرے فریق کے عدد رؤس (یا اُسکے وفق سے مقابلہ کرکے دیکھین کہ اُن مین باہم کیا نسبت ہے اگر اُن اعداد مین سے ایک یا بعض مین نسبت توافق ہو تو وفق کو اور تداخل ہو تو اُن مین سے جو بڑا ہو اُسے اور تبائن ہو تو اُن اعداد کو باہم ضرب کرکے حاصل ضرب کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین جو حاصل ہوگا وہی مسئلہ قرار پائیگا اور اسی طرح اُن اعداد کے حاصل ضرب کو ہر فریق کے عدد سہام مین ضرب دینے سے اُس فریق کا حصہ معلوم ہوگا۔

اگر اعداد روس (یا اُنکے وفق مین) باہم نسبت تماثل ہو تو اُنکو باہم ضرب کرنا ضرور نہین ہے صرف ایک عدد کو اصل مسئلہ مین ضرب دینے سے مسئلہ حاصل ہوگا اور ہر فریق کے عدد سہام مین ضرب دینے سے اُس فریق کا حصہ معلوم ہوگا۔

مسئلہ ۱۰۳۲- مثال نسبت تداخل جبکہ کئی فریق کے سہام اُن کے عدد رؤس پر غیر منقسم ہون۔

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۰۸

تداخل ۱۸

۳ جدہ	۹ بہنین	۱۸ چچا
سدس	دو ثلث	عصبہ
۱/۱۸	۴/۷۲	۱/۱۸

اصل مسئلہ ۶ سے ہوا ہے ۳ جدہ کو ایک سہام اور ۹ بہنون کو ۴ سہام اور ۱۸ چچا ہین اُن کو بقیہ ایک سہام ملا ہے کسی فریق پر اُسکے سہام بے کسر تقسیم نہین ہو سکتے۔ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ہر فریق کے عدد رؤس اور سہام مین نسبت تباین ہے لہذا کل اعداد رؤس معتبر رہے اب انہین باہم مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ۳ کا عدد ۹ مین داخل ہے اور نو ۱۸ مین داخل ہین لہذا ۱۸ اسی اصل مسئلہ کو ضرب دیا ۱۰۸ ہوے وہی مسئلہ مصحح ہے اور اسی ۱۸ سے ہر فریق کے سہام کو ضرب دینے سے ۳ جدات کو ۱۸ سہام (یعنی ہر ایک کو ۶ سہام) ملے اور ۹ بہنون کو ۷۲ سہام (یعنی ہر بہن کو ۸ سہام) ملے اور ۱۸ چچا کو ۱۸ سہام (یعنی ہر ایک کو ایک سہام ملے۔

نسبت تداخل کی مثال عول کیساتھ جبکہ کئی فرقون کے سہام اُن کے رؤس پر غیر منقسم ہون۔

مسئلہ ۱۰۳۳-

مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ × ۸ = ۱۲۰

تداخل ۸

۲ زوجہ	۲ حقیقی بہنین	۳۲- اخیافی بہنین
ربع	دو ثلث	ثلث
۳/۲۴	۸/۶۴	۴/۳۲

اصل مسئلہ ۱۲ سے ہے ۲ زوجات کو ۳ سہام اور ۲ بہنون کو ۸ سہام اور ۳۲- اخیافی بہنون کو ۴ سہام ملے ہین ۳ و ۲ مین نسبت تباین اور ۲ و ۸ مین اور ۳۲- اور ۴ مین نسبت تداخل ہی لہذا عدد رؤس زوجات (یعنے ۲) اور عدد رؤس حقیقی بہنون (یعنے ۲) اور وفق عدد رؤس اخیافی بہنون (یعنے ۸) کا باہم مقابلہ کیا ۲ و ۲ باہم متماثل ہین لہذا ایک ۲ کا عدد معتبر رہا ۲ و ۸ کا مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ ۲- ۸ مین داخل ہے لہذا ۸ معتبر رہا اُس سے عول مین ضرب دیا ۱۲۰ ہوے وہی مسئلہ ہے اور اُسی سے ہر ایک فریق کے سہام کو ضرب دیدیا تو زوجات کو ۲۴ سہام اور حقیقی بہنون کو ۶۴- اور اخیافی بہنون کو ۳۲ سہام پہنچے جو اُن کے عدد رؤس پر برابر تقسیم ہو جاتے ہین۔

نسبت توافق کی مثال اصل مسئلہ کیساتھ جبکہ کئی فریق کے سہام اُنکے عدد رؤس پر منقسم نہ ہون۔

مسئلہ ۱۰۳۴-

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۴۳۲۰

حاصل ضرب وفق ۱۸۰

۴ زوجہ	۶ چچا	۸ دختر	۵ جدات
ثمن	عصبہ	دو ثلث	سدس
۳/۵۴۰	۱/۱۸۰	۱۶/۲۸۸۰	۴/۷۲۰

اصل مسئلہ ۲۴ سی ہے ۴ زوجات کو ۳ سہام اور ۱۸ دخترونکو ۱۶ سہام اور ۱۵ جدات کو ۴ سہام اور ۶ چچا کو ایک سہام ملا ۳ و ۴ مین نسبت تبائن ہے لہذا ۴ معتبر رہا اور ا و ۶ مین بھی نسبت تبائن ہے لہذا ۶ معتبر رہا اور ۱۸ و ۱۶ مین نسبت توافق بالنصف ہے لہذا ۱۸ کا وفق ۹ معتبر رہا اور ۱۵۔۱ کا ۴ مین تبائن ہے لہذا ۱۵ معتبر رہا اب ۴ و ۶ و ۹ و ۱۵ کا باہم مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ ۴ و ۶ مین توافق بالنصف ہی ۶ کے وفق ۳ کو ۴ مین ضرب دیا تو ۱۲ ہوے ۱۲ و ۹ مین توافق بالثلث ہی لہذا ۹ کے وفق ۳ کو ۱۲ مین ضرب دیا ۳۶ ہوے ۳۶ و ۱۵ مین توافق بالثلث ہے ۱۵ کے وفق ۵ کو ۳۶ مین ضرب کیا ۱۸۰ ہوے اس سی اصل مسئلہ کو ضرب کیا تو ۴۳۲۰ ہوے پس یہی مسئلہ قرار دیا گیا پھر اس ۱۸۰ سے ہر فریق کے سہام کو ضرب دیدیا تو زوجات کو ۵۴۰ سہام اور چچاؤن کو ۱۸۰ سہام اور دخترون کو ۲۸۸۰ سہام اور جدات کو ۷۲۰ سہام ملے جو ہر ایک کے اعداد رؤس پر بے کسر تقسیم ہوجاتے ہین۔

توافق کی مثال عول کیساتھ جبکہ کئی فریق کے سہام انکے اعداد رؤس پر بے کسر تقسیم نہو سکتے ہون۔

مسئلہ ۱۰۳۵۔

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ التصحیح ۴۶۸

وفقوں کا حاصل ضرب ۳۶

۴ زوجہ	۶ حقیقی بہنین	۹ جدہ
ربع	دو ثلث	سدس
۳	۸	۲
۱۰۸	۲۸۸	۷۲

اصل مسئلہ ۱۲ سے ہے ۴ زوجات کو ۳ سہام اور ۶ حقیقی بہنون کو ۸ سہام اور ۹ جدات کو ۲ سہام ملے ۳ و ۴ مین نسبت تبائن ہے لہذا ۴ معتبر رہا اور ۸ و ۶ مین توافق بالنصف ہے لہذا ۶ کا وفق (یعنی ۳) معتبر رہا ۹ و ۲ مین تبائن ہے لہذا ۹ معتبر رہا جب ۴ و ۳ و ۹ کا باہم مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ ۴ و ۳ باہم متبائن ہین پس ہمنے انکو باہم ضرب دے لیا تو ۱۲ ہوے ۱۲ و ۹ مین توافق بالثلث ہے لہذا ۱۲ کو ۹ کے وفق (یعنی ۳) مین ضرب کرنیسے ۳۶ حاصل ہوے ۳۶ سی عول مین ضرب دیا ۴۶۸ ہوے یہی مسئلہ قرار پایا اور ۳۶ سے ہر ایک فریق کے سہام کو ضرب کردیا تو زوجات کو ۱۰۸ سہام اور بہنون کو ۲۸۸ سہام اور جدات کو ۷۲ سہام پہنچے جو اُن کے اعداد رؤس پر بے کسر تقسیم ہوجاتے ہین۔

نسبت تبائن کی مثال اصل مسئلہ کے ساتھ جبکہ کئی فریق کے سہام اُنکے عدد رؤس پر غیر منقسم ہون۔

مسئلہ ۱۰۳۶۔

مسئلہ ۲۴ التصحیح ۵۰۴۰

حاصل ضرب اعداد الرؤس ۲۱۰

۲ زوجہ	۶ جدہ	۱۰ دختر	۷ چچا
ثمن	سدس	دو ثلث	عصبہ
۳	۴	۱۶	۱
۶۳۰	۸۴۰	۳۳۶۰	۲۱۰

اصل مسئلہ ۲۴ سے ہے ۲ زوجات کو تین سہام ۶ جدات کو ۴ سہام ۱۰ دختروں کو ۱۶ سہام ۷۔ اعمام کو ایک سہام ملے ہیں جو انکے رؤس پر بے کسر تقسیم نہیں ہوسکتے۔ ۳ و ۲ میں تباین ہے لہذا ۲۔ معتبر رہا اور ۶ و ۴ میں توافق بالنصف ہے لہذا ۔۶ کا وفق ۳ معتبر رہا اور ۱۰ و ۱۶ میں بھی توافق بالنصف ہے لہذا ۱۰ کا وفق ۵ معتبر رہا اور ۷ و ایک میں تباین ہے لہذا ۷ معتبر رہا اب ۲ و ۳ و ۵ و ۷ کا باہم مقابلہ کرنیسے معلوم ہوا کہ سب اعداد باہم متباین ہیں پس ان سب کو باہم ضرب دیا تو حاصل ضرب ۲۱۰ ہوا اس سے اصل مسئلہ ۲۴ کو ضرب دیا تو حاصل ضرب ۵۰۴۰ ہوا وہی مسئلہ قرار پایا پھر اسی ۲۱۰ سے ہر ایک کے عدد سہم کو ضرب کیا تو زوجات کو ۶۳۰ سہام جدات کو ۸۴۰ سہام دختروں کو ۳۳۶۰ سہام اعمام کو ۲۱۰ سہام ملے جو ہر ایک کے عدد رؤس پر بلا کسر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

نسبت تباین کی مثال عول کے ساتھ جبکہ کئی فرقوں کے اعداد سہام انکے رؤس پر غیر منقسم ہوں۔

مسئلہ ۱۰۳۷۔

مسئلہ ۶ عول ۷ تصحیح ۷۳۵ — حاصل ضرب اعداد رؤس ۱۰۵

۳ جدات	۷ حقیقی بہنیں	۵ اخیافی بہنیں
سدس	دو ثلث	ثلث
۱ / ۱۰۵	۴ / ۴۲۰	۲ / ۲۱۰

اصل مسئلہ ۶ سے ہے ۳ جدات کو ایک سہام اور ۷ حقیقی بہنوں کو ۴ سہام اور ۵ اخیافی بہنوں کو ۲ سہام پہنچتے ہیں جو ہر ایک کے اعداد رؤس پر بلا کسر تقسیم نہیں ہوسکتے چونکہ ۱ و ۳ میں نسبت تباین ہے لہذا ۳ معتبر رہا اور ۷ و ۴ میں تباین ہے پس ۷ معتبر رہا اور ۵ و ۲ میں بھی تباین ہونے کی وجہ سے ۵ معتبر رہا اب ۳ و ۷ و ۵ کا مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی باہم تباین ہیں اسلیے ان سب کو باہم ضرب کر لیا تو حاصل ضرب ۱۰۵ ہوا ۱۰۵ اسے عول کو ضرب کیا تو ۷۳۵ ہوئے یہی مسئلہ قرار پایا اور اسی ۱۰۵ سے ہر فریق کے سہام کو ضرب کرنے سے جدات کو ۱۰۵ سہام حقیقی بہنوں کو ۴۲۰ سہام اخیافی بہنوں کو ۲۱۰ سہام پہنچے جو ان کے اعداد رؤس پر بے کسر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

ردکا بیان

رد کی تعریف

مسئلہ ۱۰۳۸۔ ردّ اسے کہتے ہیں کہ درصورت نہ ہونے عصبات کے بعد دینے حصص ذوی الفروض کے جو کچھ بچے وہ پھر ذوی الفروض کو دیدیا جائے۔

مسائل رد کے اقسام

مسئلہ ۱۰۳۹- مسائل رد[1] کی دو قسمین ہین-

۱- اول یہ کہ ذوی الفروض نسبی اور سببی ساتھ ہون یعنی احدالزوجین دیگر ذوی الفروض کے ساتھ ہون-

۲- دوسرے یہ کہ صرف ذوی الفروض نسبی ہی ہون- یعنے ورثا مین زوجین مین سے کوئی نہو-

اور یہ دونون قسمین دو حال سے خالی نہونگی-

ا- یہ کہ مستحق رد صرف ایک ہی فریق ہونگے- ۲- یہ کہ مستحق رد کئی فریق ہونگے-

رد کا طریقہ جبکہ مستحق رد ایک ہی فریق احد الزوجین کیساتھ ہو

مسئلہ ۱۰۴۰- جب ذوی الفروض نسبی اور سببی ساتھ ہون اور مستحق رد (یعنی ذوی الفروض نسبی کے) صرف ایک ہی فریق ہون (مثلاً صرف بیٹیان یا صرف بہنین یا صرف جدات وغیرہ) تو زوجین کو اُنکے اقل مخرج فرض سے حصہ دینے کے بعد جو کچھ بچیگا وہ ذوی الفروض کو دیدینگے جیسے

مسئلہ ۴

زوج	۳ دختر
ربع	دو ثلث
۱	۳

یہان اس قاعدہ کے عمل کی ضرورت باقی نہین رہی کہ جب ربع ساتھ بعض نوع ثانی کے ہو تو مسئلہ ۱۲ سے کیا جائے کیونکہ زوج مستحق رد نہین تو جو باقی مال رہیگا اُسکی مستحق مین بیٹیان ہونگی-

شناخت مسئلہ رد یا وغیرہ کا طریقہ-

مسئلہ ۱۰۴۱- اگر یہ خیال ہو کہ یہ کیونکر معلوم ہوگیا کہ اس مسئلہ مین رد کرنے کی ضرورت ہے اُسکے لیے یہ طریقہ ہے کہ حسب طریقہ معمولی مسئلہ کیا جائے (جیسے اس مثال مین ۱۲ سے کیا جاتا اور اُس سے ۳ سہام زوج کو اور ۸ سہام دخترون کو دیے جاتے) اور کل سہام کو جمع کر کے دیکھا جائے اگر سہام اصل مسئلہ کے برابر ہون تو سمجھ لیا جائے کہ مسئلہ عادلہ[2] ہے اور اگر زیادہ ہون تو سمجھ لینا چاہیے کہ مسئلہ عائلہ ہے اور اگر کم ہو تو جان لینا چاہیے

[1] رد ضد عول ہے کیونکہ عول مین سہام اصل مسئلہ سے بڑھ جانے کی وجہ سے مسئلہ کو بڑھا لیتے ہین اور رد مین سہام کم ہونیکی وجہ سے اصل مسئلہ کے عدد کو کم کر دیتے ہین-

[2] مسائل فرائض کی تین قسمین ہین فریضہ عادلہ- فریضہ عائلہ- فریضہ قاصرہ- عادلہ وہ ہے کہ کل سہام ذوی الفروض کا مجموعہ اصل مسئلہ کے برابر ہو اور عائلہ یہ ہے کہ سہام کا مجموعہ مسئلہ سے بڑھ جاے عول کرنے کی ضرورت ہو اور قاصرہ اُسے کہتے ہین کہ سہام کا مجموعہ مسئلہ سے کم ہو اور رد کرنیکی ضرورت ہو-

کہ مسئلہ قاصرہ ہے اور رد کی ضرورت ہے۔

ردکا طریقہ جبکہ مستحق ردکئی فریق احدالزوجین کے ساتھ ہون

مسئلہ ۱۰۴۲- اگر احدالزوجین کے ساتھ مستحق کے رد کئی فریق جمع ہون تو بعد دینے حصہ فرض احدالزوجین کے یہ تصور کیا جائے گا کہ متوفی کے صرف یہی لوگ وارث ہین اور باقی مال کو کل ترکہ قرار دے کے حسب حصص اُن وارثون پر تقسیم کی جائے اگر ترکہ کل ورثا۔ پر بلاکسر تقسیم نہ ہوسکتا ہو تو حسب قواعد تصحیح صحت کی جائے گی جیسے

مسئلہ ۴

زوجہ	جدہ	۲- اخیافی بہنین
۱	۱	۲

پہلے ہمنے اصل مسئلہ ۱۲ سے کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مسئلہ مین رد کرنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ ۳ سہام بچتے ہین تب ہمنے زوجہ کو اُسکے اصل مخرج[1] فرض سے اُسکا حصہ دیدیا باقی جو رہا اُسکو بقیہ مستحقین رد کے سہام کے لحاظ سے تقسیم کردیا یعنی جدہ کو ایک سہام اور بہنون کو ۲ سہام دیدیے۔ اس وجہ سے کہ اگر ہم صرف جدہ اور اخیافی بہنون کو وارث فرض کرکے مسئلہ کرین تو جدہ کو ۲ سہام اور بہنون کو ایک سہام ملتا ہے یعنی جدہ سے بہنون کو دوچند حصہ ملتا ہے لہذا ۳ سہام کو بھی اُسی ایک و دو کی نسبت سی ہمنے تقسیم کردیا۔

ردکا طریقہ جبکہ مستحق رد صرف ایک ہی فریق ذوی الفروض نسبی موجود ہون۔

مسئلہ ۱۰۴۳- جب مستحق رد صرف ذوی الفروض نسبی ہون تو اگر وہ ایک ہی فریق ہون تو مسئلہ اُنکے عدد رؤس سے ہوگا جیسے۔

مسئلہ ۳ رد ۲

۲ بیٹیان
دوثلث
۲

اصل مسئلہ تین سے ہی دو بنات کے دوثلث ہوتے ہین مسئلہ تین سے کرکے دو انھین دین تو باقی ایک رہتا تھا لہذا اُن کے عدد رؤس سے مسئلہ کردیا یعنی صرف ۲ سے مسئلہ کرکے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک سہام دیدیا۔

ردکا طریقہ جبکہ مستحق کئی فریق صرف ذوی الفروض نسبی ہون۔

مسئلہ ۱۰۴۴- جب کہ مستحق رد صرف ذوی الفروض نسبی کے کئی فریق ہون تو مسئلہ اُن سب کے سہام کے مجموعہ سے مسئلہ ہوگا

---

[1] یعنی جو اُنکا حصہ فرض معین ہے اُسکے مخرج مین سے وہی حصہ معینہ دیدیا جائے۔ جیسے ربع کا مخرج ۴ ہے ۴ میں سے ربع دیدیا جائے یا ثمن کا مخرج ۸ ہے ۸ سے ثمن دیدیا جائے۔

جیسے

مسئلہ ۶ رد ۵

۲ دختر	ماں
۴	۱

اصل مسئلہ ۶ سے کرکے ایک سہام ماں کو اور ۴ سہام دختروں کو دیے - باقی ایک بچتا ہے لہذا قاعدہ رد جاری کیا یعنی اُنکے سہام ۴ و ۱ کے مجموعہ ۵ سے مسئلہ کر دیا -

بصورت کسر پڑنیکے مسائل رد مین ایک فریق کے ساتھ کسطور پر تصحیح کی جائیگی -

مسئلہ ۱۰۴۵ - اگر مسائل رد مین کسر ہو یعنی بعد دینے حصہ احد الزوجین کے اُنکے اقل مخرج فرض سے جبکہ سہام باقی ورثاء پر بلحاظ اُنکے حصص کے بے کسر تقسیم نہ ہو سکین اور ورثاء کا صرف ایک ہی فریق ہو تو حسب قواعد تصحیح مسئلہ کی تصحیح کی جاوے گی یعنے دیکھنا چاہیے کہ عدد رؤس ورثاء اور عدد سہام مین کیا نسبت ہے اگر تبائن ہو توکل عدد رؤس کو اور درصورت توافق یا تداخل وفق عدد رؤس کو اصل مسئلہ ردیہ مین ضرب دین حاصل ضرب اصل مسئلہ قرار دیا جائیگا اور اسی عدد سے ہر ایک کے سہام کو ضرب کرنیسے ہر ایک کے سہام معلوم ہونگے -

مسئلہ ۴ تصحیح ۱۶

تبائن ہے

۴ دختر	زوج
دو ثلث	ربع
۳/۱۲	۱/۴

کئی فریقون کے ساتھ مسائل ردیہ مین تصحیح کا قاعدہ -

مسئلہ ۱۰۴۶ - اگر ایسی صورت ہو کہ بعد دینے حصہ احد الزوجین کے اُنکے اقل مخرج فرض سے سہام باقی ورثاء پر بے کسر تقسیم نہ ہو سکتے ہون اور ورثاء کے کئی فریق ہون تو وہی قواعد تصحیح کے لحاظ سے عمل کیا جائیگا یعنی اعداد رؤس کی نسبتون کو باہم دیکھینگے اگر اُن مین باہم نسبت تبائن ہو توکل اعداد کے باہم ضرب سے جو حاصل ہو اُسے اور اگر توافق ہو تو وفق اعداد کے حاصل ضرب کو اگر تماثل ہو تو اُن مین سے ایک کو اگر تداخل ہو تو اُنہین سے بڑے عدد کو مسئلہ مین ضرب کرنیسے مسئلہ کا عدد اور ہر ایک کے سہام مین ضرب کرنے سے ہر ایک کے سہام معلوم ہو جائینگے جیسے اس مثال مین عمل کیا گیا ہے -

مسئلہ ۴ تصحیح ۴۸

حاصل ضرب وفق ۱۲ -

۶ - اخیافی بہنین	۴ جدات	زوجہ
ثلث	سدس	ربع
۲/۲۴	۱/۱۲	۱/۱۲

جب سہام بلحاظ حصص ورثاء اُنکو نہ ملسکتے ہون تو کیا کیا جائیگا -

مسئلہ ۱۰۴۷ - اگر ایسی صورت ہو کہ بعد دینے حصہ

احدالزوجین کے باقی سہام ورثاء کے کئی فریقون کے حصص کے لحاظ سے انپین تقسیم نہین ہوسکتی ایسی صورت کے لیے یہ قاعدہ ہے کہ مجمع[۵۱] سہام اہل رد کو مخرج فرض احدالزوجین مین (یعنی جس سے مسئلہ ہوا ہو) ضرب دین حاصل ضرب سے تصحیح سب فرقون کے سہام کی بخوبی ہو جائے گی۔ مثال۔

مسئلہ ۸ × ۵ = ۴۰

زوجہ	۲ دختر	۲ جدہ
ثمن	دوثلث	سدس
۵	۲۸	۷

مخرج حصہ فرض زوجہ ہے اُس سے آٹھوان حصہ زوجات کو دینے کے بعد، بچے وہ دخترون اور جدات پر بہ لحاظ اُنکے حصص دوثلث وسدس یعنی ۱ و ۴ کی نسبت سے تقسیم نہین ہوسکتے یعنی جب ہم حسب قواعد مرقومۂ بالا صرف دخترون اور جدات کو وارث فرض کرکے مسئلہ کرتے ہین تو ۵ سے مسئلہ ہوتا ہے اور ۴ سہام دخترون کو اور ایک جدات کو ملتا ہے پس ہمنے مجموع سہام مستحقین رد (یعنے ۵) کو ۸ مین ضرب دیا ۴۰ ہوے اُنمین سے آٹھوان حصہ زوجہ کا (یعنے ۵ سہام) دیدینے کے بعد ۳۵ سہام باقی رہتے ہین اُنکو ہم عدد مسئلہ جدات وبنات (یعنی ۵) پر بہ لحاظ اُن کے سہام ۴ و ا کے تقسیم[۵۲] کرتے ہین تو دخترون کو ۲۸ سہام ملتے ہین اور جدات کو ۷ سہام۔ اب یہ امر کہ یہ سہام ان کے عدد روس پر پورے پورے تقسیم نہین ہوتے یا ہوتے ہین اسکے لیے ہم اوپر جو قاعدہ تصحیح بیان کرچکے ہین اگر ضرورت ہو تو اُسکے موافق باہم نسبتون کا لحاظ کرکے عمل کرلو۔

مسئلہ ۸ × ۳ = ۲۴

زوجہ	بیٹا	بیٹی
ثمن	عصبہ	عصبہ
۳	۱۴	۷

اسی قسم کی دوسری مثال جو روزمرہ پیش آتی ہے۔ زوجہ کو اُسکے فرض سے حصہ دینے کے بعد ۲۱ سہام بچ رہے اور بیٹے اور بیٹی کا علحدہ مسئلہ کیا تو ۳ سے مسئلہ ہوا یعنی بوجہ بیٹے کے بیٹی بھی عصبہ ہوگئی اور بیٹے کو جو حصہ ملا اُسکا مجموعہ ۳ ہوتا ہے اُنکے سہام کے مجموعہ (۳ سے) مسئلہ کیا گیا۔ اب یہان ۲۱ سہام ہین ۲۱-۳ پر کسیطرح تقسیم نہین ہوسکتے لہذا ۳ کو مخرج فرض زوجات یعنے ۸ مین

---

[۵۱] مجموع سہام سے وہ مجموعۂ سہام مراد ہے جو بصورت نہ ہونے احدالزوجین کے مسئلہ کرنیکی صورت مین انھین ملتے۔

[۵۲] یہ تقسیم اسطرح ہوگی کہ اُنکے سہام کو اس ۳۵ مین ضرب کرکے ۵ پر تقسیم کرینگے اسطرح کہ ۳۵ × ۴ = ۱۴۰۔ اور ۱۴۰ کو پھر ۵ پر تقسیم کرینگے ۱۴۰ ÷ ۵ = ۲۸ یہ ۲۸ حصہ دخترون کا نکلا اسیطرح ۳۵ کو ایک مین ضرب دیا تو ۳۵ حاصل ہوے اُسے ۵ پر تقسیم کردیا تو ۷ ملے یہ حصہ جدات کا ہے۔

ضرب دیا ۲۴ ہوئے یہی مسئلہ قرار پایا ۲۴ کا آٹھوان حصہ ۳ زوجہ کو دیدیا باقی ۲۱ رہے وہ اُسی قاعدہ مرقومہ بالا کے طریقہ سے بیٹی اور بیٹے پر تقسیم کردیا یعنی ۱۴ بیٹے کو اور ۷ بیٹی کو دیے۔

تخارج کا بیان

تخارج کی تعریف — **مسئلہ ۱۰۴۸**۔ تخارج اُسے کہتے ہین کہ کوئی وارث اپنے حصہ کے عوض مین کوئی خاص شئی لیکے اپنے حصہ سے دست بردار ہوجائے۔

تخارج کا قاعدہ — **مسئلہ ۱۰۴۹**۔ جب کوئی وارث اس طرح پر صلح کرے تو گو اُسے اُسکے بعد میراث سے حصہ نہین ملیگا مگر تصحیح مسئلہ کی بشمول اُسکے کیجائیگی تاکہ کسی اور وارث کے حصہ مین نقصان واقع نہ ہو۔ لیکن بعد تصحیح اُسکے حصہ کو خارج کرکے ترکہ کو باقی سہام پر تقسیم کرینگے۔ مثلاً

میت — مسئلہ ۱۲

زوجہ	مان	چچا
ربع	ثلث	عصبہ
۳	۴	۵

زوجہ نے اپنے حصہ کی بابتہ اسطرح صلح کی کہ منجملہ ترکہ کے صرف ایک جوڑی کڑون کی لینے کے بعد اپنے حصہ سے دست برداری کرلی۔ پس مسئلہ کی تصحیح ۱۲ سے کرکے اسمین سے اُسکا حصہ (یعنی ۳ سہام) نکال ڈالے باقی ۹ سہام رہے تو اب کل متروکہ مین سے کڑون کی جوڑی نکالنے کے بعد جو متروکہ بچیگا اُسکے ۹ سہام کیے جائینگے ۴ سہام مان کو اور ۵ سہام چچا کو ملینگے۔

مناسخہ کا بیان

مناسخہ کی تعریف — **مسئلہ ۱۰۴۹**۔ مناسخہ اُسکو کہتے ہین کہ کوئی وارث قبل تقسیم ترکہ کے مرجائے اور اُسکا حصہ اُسکے وارثون کی طرف منتقل ہو۔

مناسخہ کی شکلین — **مسئلہ ۱۰۵۰**۔ جب کئی پشت کے بعد تقسیم ترکہ ہو تو میت اول کے ورثا کی تصحیح کے بعد دوسری میت کا وہ حصہ جو اُسکو میت اول سے ملا ہو اُسکے ورثا پر تقسیم کیا جائیگا۔ اگر ایسی صورت ہو کہ میت ثانی کے ورثا بھی وہی لوگ ہون جو میت اول کے ہین تو میت اول کے مسئلہ کی تصحیح بغیر شمول میت ثانی کے کیجائیگی اور اس میت ثانی کے نام کے نیچے لفظ کان لم یکن لکھدیا جائے گا جیسے اس مثال مین زید دو بیٹے عمرو بکر اور دو بیٹیان

ہندہ وحمیدہ چھوڑکر مرا قبل تقسیم ترکہ عمرو مرگیا اور اُسکا سوائے ان بھائی اور بہنون کے اور کوئی وارث نہین ہے تو

مسئلہ ۴ زید

عمرو بیٹا	بکر بیٹا	ہندہ بیٹی	حمیدہ بیٹی
کان لم یکن	۲	۱	۱

اس صورت مین اسکا وجود معدوم خیال کرکے بکر وہندہ وحمیدہ پر للذکر مثل حظ الانثیین (یعنے ہر مرد کو ہر عورت سے دوچند) حسب معمول تقسیم کردی جائیگی۔

اگر ایسی صورت ہو کہ تقسیم ترکہ مین تغیر ہو تو میت ثانی کے ورثا کا مسئلہ علحدہ کرکے دیکھا جائے گا کہ جو کچھ اُسے میت اول سے ملا ہے وہ اس مسئلہ پر برابر تقسیم ہوجاتا ہے یا نہین اگر ہوجائے تو خیر ورنہ اگر مافی الید[1] میت ثانی کا اُسکے ورثا کے مسئلہ پر برابر تقسیم نہ ہوسکے تو دیکھنا چاہیے کہ اُن دونون عددون مین (یعنے عدد مافی الید اور عدد مسئلہ ورثا میت ثانی مین) کیا نسبت ہے۔ اگر نسبت توافق[2] ہو تو وفق مسئلہ کو اور اگر تباین ہو تو کل مسئلہ کو میت اعلی کے مسئلہ ورثا کے سہام مین سوائے سہام وارث متوفی کے ضرب کرین اور میت ثانی کے کل سہام (یعنے کل مافی الید) کو درصورت تباین اور درصورت توافق وفق مافی الید کو اُسکے ورثا کے سہام مین ضرب کرنے سے حاصل ضرب ہر وارث کا حصہ اُس تصحیح مسئلہ اعلی مین سے ہوگا جو بعد ضرب قرار پائی ہے۔

مثال

مسئلہ ۸ / ۲۴ / ۷۲

زید

زوجہ ہندہ	بیٹا ہندہ کی بطن سے خالد	بیٹا حبیبہ کی بطن سے بکر	بیٹا حبیبہ کی بطن سے ولید	بیٹی حبیبہ کی بطن سے سلمی
۱ / ۳ / ۹	۲ / ۶ / ۱۸	(۲)	(۲ / ۶)	۱ / ۳ / ۹

بکر — مسئلہ ۳ — فی یدہ ۲

حقیقی بھائی ولید	حقیقی بہن سلمی
(۲ / ۶)	۱ / ۳ / ۹

ولید — مسئلہ ۶ — فی یدہ ۱۰

بیٹی حمیدہ	بیٹی سعیدہ	بیٹی مجیدہ	بیٹی صالحہ	بہن حقیقی سلمی
۱ / ۵	۱ / ۵	۱ / ۵	۱ / ۵	۲ / ۱۰

[1] جو کچھ وارث کو اوپر کی میت سے ملا ہو اُسے مافی الید کہتے ہین۔
[2] اگر تداخل ہو اور تقسیم نہو سکے تو اُس کا حکم بھی نسبت توافق کا سا ہے۔

المبلغ
۷۲

الاحیاء

ہندہ	خالد	سلمیٰ	حمیدہ	سعیدہ	مجیدہ	صالحہ
۹	۱۸	۲۵	۵	۵	۵	۵

زید مورث اعلیٰ ہے جب وہ مرا تو اُس نے ایک زوجہ ہندہ اور ایک بیٹا خالد ہندہ کے بطن سے اور دو بیٹے بکر و ولید اور ایک بیٹی سلمیٰ دوسری زوجہ جیبہ کے بطن سے چھوڑی۔ حسب قاعدہ زوجہ کو اُسکے اقل مخرج فرض سے حصہ دینے کے بعد بقیہ ۷ سہام بیٹون اور بیٹی پر ایک و ۲ کے حساب سے تقسیم کر دیے جس سے زوجہ کو ایک سہام ہر فرزند کو دو سہام اور بیٹی کو ایک سہام ملا چونکہ بکر قبل تقسیم ترکہ مورث مر گیا لہذا اُسکے سہام اُسکے ورثاء ولید حقیقی بھائی اور سلمیٰ حقیقی بہن پر تقسیم کیے گئے (کیونکہ علاتی بھائی محروم ہوگا بوجہ ہونے حقیقی بھائی کے) تو مسئلہ ۳ سے ہوا دو سہام بھائی کو اور ایک سہام بہن کو ملا حالانکہ بکر کو مورث اعلیٰ سے کل دو ہی سہام ملے ہین پس ہمنے مخرج مسئلہ بکر (یعنی ۳) مین اور ما فی الید (۲) مین دیکھا کہ کیا نسبت ہے تو معلوم ہوا کہ نسبت تباین ہے پس ہمنے مسئلہ ثانی (یعنی ۳) کو مسئلہ اعلیٰ (یعنے ۸) مین ضرب کر دیا تو حاصل ۲۴ ہوے اور اسی ۳ سے میت اعلیٰ کے ورثاء کے سہام مین ضرب دیا تو اب ہندہ کے ۳ سہام خالد و ولید کے چھ چھ سہام سلمیٰ کے ۳ سہام ہو گئے۔ چونکہ ما فی الید اور مسئلہ مین تباین تھا لہذا ما فی الید سے میت ثانی کے ورثاء کے سہام مین ضرب دیدیا تو ولید کے ۴ سہام اور سلمیٰ کے ۲ سہام ہو گئے۔ اب اسکے بعد ولید مر گیا ہے جسکے ورثاء ۴ بیٹیان اور ایک حقیقی بہن موجود ہے (بوجہ بیٹیون اور حقیقی بہن کے علاتی بھائی کو کچھ نہ ملیگا) اسکا مسئلہ ۶ سے کیا گیا ایک ایک چار ون بیٹیون کو اور دو بہن کو (بوجہ عصوبت) ملے۔ اور ما فی الید ولید کا ۱۰ ہے (اسطرح پر کہ ۶ سہام میت اعلیٰ سے اور ۴ سہام میت ثانی سے) غور کیا تو معلوم ہوا کہ ۶ و ۱۰ مین توافق ہے اسلیے مخرج مسئلہ (یعنی ۶) کا وفق ۳ کو میت اولیٰ اور جمیع سہام ورثاء ماقبل مین علیحدہ علیحدہ ضرب کیا۔ میت اعلیٰ کے مسئلہ ۲۴ مین ضرب دینے سے ۷۲ ہوے یہی مسئلہ قرار پایا اور پھر اسی ۳ سے ورثاء ماقبل مین سے ہر ایک کے سہام موجودہ کو ضرب کیا تو ہندہ کے ۹ سہام اور خالد کے ۱۸ سہام اور سلمیٰ کے ۹ سہام ہو گئے پھر ما فی الید کے وفق سے اس میت حال کے ورثاء کے سہام مین علیحدہ علیحدہ ضرب دیدیا تو سلمیٰ بہن کو ۱۰ سہام اور ہر بیٹی کو پانچ سہام ملے۔ پس اسطرح پر مسئلہ ۷۲ سے کر کے موجودہ ورثاء کو مد الاحیاء کے نیچے لکھکر ہر ایک کا حصہ جو اُسے کسی میت سے ملا ہو جمع

کرکے اُسکے نام کے نیچے درج کر دیا ہے۔

تقسیم ترکہ مابین ورثا و قرضخواہان

ترکہ کو بلحاظ سہام تقسیم کرنیکا قاعدہ

مسئلہ ۱۰۵۱ - بعد معلوم ہونے سہام ورثا کے یہ دیکھنا ضرور ہے کہ بلحاظ اُسقدر سہام کے موجودہ متروکہ مین سے اُنکو کسقدر رقم یا جائداد دیجائیگی۔ اسکے لیے یہ لحاظ ضروری ہے کہ جب کوئی شخص روپیہ یا مال (جسکا حساب بہ اعتبار اُسکی قیمت کی روپیہ مین ہوسکے) چھوڑے تو غور کرنا چاہیے کہ اُس تعداد رقم اور تصحیح مسئلہ مین کیا نسبت ہے اگر مباینت ہو تو کل عدد روپیہ کو اور اگر موافقت ہو تو وفق عدد مال کو حصہ ہر فریق مین (اگر ہر فریق کا حصہ نکالنا منظور ہو ورنہ ہر فرد روس کے حصہ مین اگر ہر فرد کا حصہ نکالنا ہو) ضرب کرین اور حاصل ضرب کو عدد تصحیح یا اُسکے وفق پر (جیسی صورت ہو) تقسیم کرین خارج قسمت حصہ اُس فریق یا فرد کا ہوگا مثال تباین کی یہ ہے کہ ایک شخص مرا دو دختر اور ۲ چچا زاد بھائی چھوڑے اور کل ترکہ ۷؏ ہے۔

ترکہ ۷؏	مسئلہ ۳ تصحیح ۶	
	دو دختر	دو چچا کے بیٹے
	دو ثلث	عصبہ
	۲/۳	۱/۳
	۴؏ ۱۰ / ۸	۲؏ ۵ / ۴

مسئلہ کی تصحیح ۶ سے ہوتی ہے ۲ دخترونکو ۴ سہام اور بھائیون کو ۲ سہام ملے ہین - ۶ و ۷ مین تباین ہے لہذا ۷ کو دخترونکے سہام ۴ مین ضرب کرکے حاصل ضرب کو ۶ پر تقسیم کردیے ۴؏ ۱۰ / ۸ حاصل ہوے وہی انکا حصہ ہے (اگر ہر دختر کا حصہ معلوم کرنا ہوتا تو ہر دختر کے سہام (یعنی ۲) مین ۷ کو ضرب کرکے ۶ پر تقسیم کرتے) اسیطرح چچا کے بیٹون کے دو سہام کو ۷ سے ضرب کرکے ۶ پر تقسیم کر دیا خارج قسمت ۲؏ ۵ / ۴ ہوے یہی انکا حصہ ہے۔

مثال توافق کی بھی ویسی ہی ہے صرف ترکہ کا فرق ہے صورت اول ۷؏ تھا یہان ۱۴؏ ہے لہذا ۱۴ کے وفق ۷ کو ۴ مین ضرب کرکے حاصل ضرب ۲۸ کو وفق مسئلہ یعنے ۳ پر تقسیم کر دیا تو ۹؏ ۵ / ۴ حصہ دخترون کا نکلا اور اسی طرح ۷ کو ۲ مین ضرب کرکے حاصل ضرب ۱۴ کو ۳ پر تقسیم کردینے ۴؏ ۱۰ / ۸ چچا کے بیٹون کا حصہ نکلا

ترکہ ۱۴؏	مسئلہ ۳ تصحیح ۶	
	۲ دختر	دو چچا کے لڑکے
	دو ثلث	عصبہ
	۲/۳	۱/۳
	۹؏ ۵ / ۴	۴؏ ۱۰ / ۸

تقسیم ترکہ قرض خواہون مین بحساب رسدی۔

مسئلہ ۱۰۵۲۔ اگر ترکہ کو قرض خواہون مین بحساب رسدی تقسیم کرنا ہو تو قرض خواہ کو وارث اور قرض کو سہم وارث اور مجموعۂ قرضہ کو تصحیح مسئلہ قرار دیکر توافق وتباین وغیرہ پر (جیسی کہ صورت ہو) حسب قاعدہ مرقومۂ بالا عمل کرنے سے ہر قرضخواہ کا حصہ نکل آئیگا مثال یہ ہے کہ عبداللہ نے سہ متروکہ چھوڑا اُسکے تین قرضخواہ زید وعمرو وبکر اس تفصیل سے ہین کہ زید ےعہ اور بکر کے ےعہ اور عمرو کے سہ ہین تب ہمنے کل قرضہ کے مجموع (یعنی ۵۰) کو مسئلہ قرار دیا اور دیکھا کہ مقدار مال متروکہ اور عدد قرضہ مین کیا نسبت ہے تو معلوم ہوا کہ توافق ہے لہذا وفق متروکہ یعنے (۳) کو ہر شخص کے قرضہ مین ضرب کرکے وفق مجموع قرض (یعنے ۵) پر تقسیم کیا اسطرحپر کہ ۲۵ کو ۳ مین ضرب کیا ۷۵ ہوے ۷۵ کو ۵ پر تقسیم کیا ۱۵ حاصل ہوے وہی زید کا حصہ ہے اسیطرح عمر کے قرضہ ۱۵ کو ۳ سے ضرب کیا ۴۵ ہوے ۴۵ کو ۵ پر تقسیم کیا ۹ حاصل ہوے وہی عمرو کا حصہ ہے وعلی ہذا بکر کے قرضہ ۱۰ مین ۳ سے ضرب کرکے حاصل کو ۵ پر تقسیم کرنے سے ۶ حاصل ہوے وہ اُسکا حصہ ہوگا۔

کل ترکہ سہ	عبداللہ قرضہ کل ےعہ	
زید قرضخواہ ۲۵ روپیہ کا	بکر قرضخواہ ۱۵ روپیہ کا	عمرو قرضخواہ ۱۰ روپیہ کا
ےعہ	لعہ	سے

فرائض لکھنے کا قاعدہ

فرائض کے لکھنے کا طریقہ

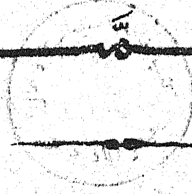
مسئلہ ۱۰۵۳۔ فرائض لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کی مد کھینچکر اُسکی اوپر بیچ مین نام میت کا لکھتے ہین اور اُسکے نیچے وارثون کو لکھکر اُنکے تلے اُنکے نام (اگر ضرورت ہو) لکھے جاتے ہین ہمیشہ پہلے ذوی الفروض کو لکھتے ہین بعد عصبات کو اور ذوی الفروض مین بھی زوجین کو سب سے پہلے لکھتے ہین۔ لفظ مسئلہ میت کے سرے پر لکھ کے اُس پر عدد مسئلہ لکھتے ہین اور ہر وارث کے نیچے اُن کے اعداد سہام کو لکھتے ہین۔

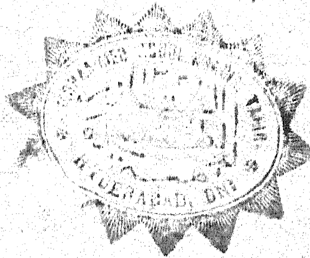
مناسخہ لکھنے کا قاعدہ

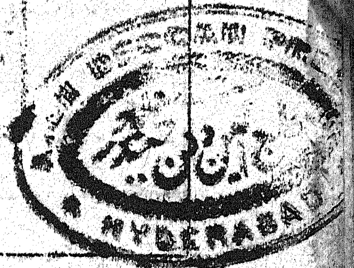
مسئلہ ۱۰۵۴۔ اگر مناسخہ ہو تو میت ثانی سے میت کے مد کے اخیر مین لفظ فی یدہ لکھکر اُسی کے عدد مافی الید کو لکھتے ہین اور جب میت اعلی یا ثانی کے ورثار کے سہام یا مسئلہ مین ضرب سے تغیر ہوتا ہے تو ایک لکیر کھینچکر مسئلہ کی

اوپر اور سہام کے نیچے) اُس عدد حاصل شدہ کو لکھتے ہین اور جو شخص اُن ورثا مین سے مرجائے اُسکے نام کے نیچے ایک لکیر قوس کی صورت کی کر دیتے ہین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُسکے بعد اُسکے عدد سہام پر ضرب وغیرہ کا عمل نہین کرتے ہین آخر مین مدالاحیا کھینچ کر زندہ ورثا کے نام اُنکے نیچے لکھکر جو کچھ ہر شخص کو مورثان بالا سے ملا ہو ہر ایک جگہ کے سہام کا مجموعہ اُنکے نام کے نیچے لکھتے ہین اور اُسکے بعد کل سہام زیر مدالاحیا کے مجموعہ کو الاحیا کے اوپر لفظ المبلغ لکھکے اُسکے نیچے لکھتے ہین اگر عدد المبلغ اور عدد مسئلہ مورث اعلی برابر ہو تو مسئلہ صحیح ہوگا ورنہ غلط فقط

تمت







رسید زر

نام	رقم
جناب منشی گیانی لال صاحب وکیل ہائیکورٹ - حیدرآباد	ملے
جناب منشی گھنشام داس صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد	لے
جناب مولوی سید زین العابدین صاحب وکیل ہائیکورٹ	لے
جناب مولوی محمد سعید الدین احمد صاحب وکیل ہائیکورٹ	لے
جناب مولوی سید خواجہ صاحب مقطعہ دار حیدرآباد -	لے
جناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب وکیل ہائیکورٹ -	لے
جناب گنگا دہر بلونت راؤ صاحب وکیل منصفی لاتور	معہ
جناب مولوی سید عزیز حسن صاحب وکیل ہائیکورٹ -	لے
جناب مولوی محمد مہتاب علیخان صاحب وکیل ہائیکورٹ	لے
جناب قاضی منیر احمد صاحب وکیل درجہ سوم پیٹھن	ملے
از صدر عدالت جاگیرات راجہ مہاراجہ شیوراج بہادر دھرم ونت	لے
جناب مولوی سید خواجہ حسن صاحب وکیل ہائیکورٹ -	لے
جناب بھگونت اننت راؤ جوشی صاحب وکیل جالنہ	معہ
جناب مولوی سید فخر الدین صاحب وکیل عدالت حیدرآباد	لے
جناب نرسنگ راؤ صاحب مختار تحصیل بھینسہ	ملے
جناب مولوی محمد مراد صاحب تاجر کتب حیدرآباد	لے
جناب بابو گیا پرشاد صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد	لے

نام	رقم
جناب نند راؤ صاحب وکیل منصفی آسٹی	ملے
جناب مولوی نواب میرزا صاحب وکیل ہائیکورٹ	لے
جناب مولوی سید محمد حسین صاحب وکیل عدالت ضلع اندور	معہ
جناب وینکٹ پاپیا صاحب وکیل ضلع ورنگل	معہ
جناب مولوی حسین الدین صاحب صیغہ دار منصفی جالنہ	معہ
جناب مولوی میر قمر الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ -	لے
جناب مولوی محمد امین الدین صاحب وکیل حیدرآباد -	لے
جناب مولوی روشن علی صاحب تاجر کتب بلدہ حیدرآباد	عہ
جناب مولوی سید حسن صاحب وکیل درجہ اول گلبرگہ	معہ
جناب لالہ لاجی صاحب مختار عام سمستان سرسلہ	معہ
جناب لالہ سے ہیہ تا بالا اکن صاحب وکیل عدالت حیدرآباد	لے
جناب کشن راؤ صاحب گرداور تحصیل ورنگل	لے
جناب مسٹر لیلا صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد	ملے
جناب مولوی سید خورشید احمد حسن صاحب وکیل ہائیکورٹ	لے
جناب راؤ گوبند راؤ صاحب پٹیل تحصیل بھینسہ	ملے
جناب مسٹر کرشنا چاریا صاحب وکیل ہائیکورٹ	لے
جناب تحصیلدار صاحب تعلقہ سلوڑ بابتہ پیشگی	ملے

فہرست کتب موجودہ مطبع آئین دکن حیدر آباد بیگم بازار

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت
شرح کشتی نشان (۲) ۱۳۰۳ف بر کاغذ اعلیٰ	لے	قانون مجموعہ بابتہ میعاد سماعت	۱۲
بر کاغذ ادنیٰ	۸	ایکٹ نمبر ۱ ضابطہ فوجداری	۸
کشتی نمبر ۳ ۱۳۰۳ف مع حوالہ دفعات ضابطہ [illegible] شرح	۱۲	ایکٹ ۵ ۱۲۹۶ تعزیرات سرشتہ	۸
خلاصہ غایۃ الاوطار شرط الامتحان وکالت درجہ سوم	۸	ایکٹ نمبر ۱۲ ضابطہ دیوانی	۸
خلاصہ دھرم شاستر گنگادھر	۸	ایکٹ نمبر ۱ ۱۲۸۷ قانون شہادت	۱۲
خلاصہ ضابطہ فوجداری یعنی ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء	۸	ایکٹ نمبر ۹ ۱۲۹۲ قانون معاہدہ	۱۲
خلاصہ ضابطہ دیوانی یعنی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء	۸	ایکٹ نمبر ۱ ۱۲۷۷ داد رسی	۶
خلاصہ جنرل جورس پروڈنس	۸	ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۸۲ء انتقال جائداد	۱۲
خلاصہ کشتی نمبر (۱۲)	۴	نظائر مجلس عالیہ عدالت اصل ابتدائے [illegible] جلد ۶ سالہ	[illegible]
خلاصہ قانون قواعد جنتری	۴	رسالہ یکسالہ کے بندوبست کورہ کے	[illegible]
کشتی نشان ۱۲ علاقہ مال گزاری	۴	نظائر ۱۳۰۱ف	[illegible]
کشتی نمبر ۱ علاقہ مال سررشتہ	۸	نظائر ۱۳۰۲ف	[illegible]
قانون جنتری علاقہ سرکار عالی مع قواعد	۸	رسالہ آئین دکن بابتہ ۱۳۰۲ف جلد ۱۲ رسالہ مع سالانہ فہرست	لے
قانون اسٹامپ علاقہ سرکار عالی مترجمہ	۸	" " " " ۱۳۰۳ف	لے
ضابطہ تشخیص اراضی	۴	برکات الائمۃ الطاہرین	۱۲
شاستر مولوی [illegible] احسن علی صاحب سابق ممبر مجلس عالیہ عدالت	۸	جنتری ۱۳۰۳ف اردو یا مرہٹی	۱
دستور العمل ناظم صوبہ ناظمان اضلاع و تعلقداران مترجمہ	۳	قانون قمار بازی	۴
دستور العمل کاغذ مہور عدالت مترجمہ	۳	قواعد اسٹامپ	۶
دستور العمل صفائی اندرون و بیرون بلدہ و دستور العمل صفائی		دستور العمل مجلس مالگزاری	۴
چادر گھاٹ مع دستور العمل نزول بلدہ	۸	دستور العمل [illegible] بحر و افتادہ اضلاع	۴
کشتی نشان ۷ فوجداری	۴	شرح قانون مجموعہ بابتہ میعاد سماعت	لے
جنتری ۱۳۰۳ف اردو	۱	ڈائری بابتہ ۱۳۰۶ف مجلد عمدہ / ابری / بلا جلد	[illegible]

المشتہر

خدا حسین [illegible] مالک مطبع آئین دکن حیدر آباد بیگم بازار